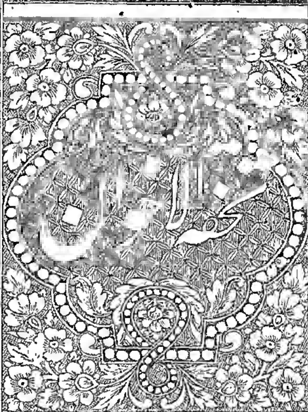
فہرست بعض مضامین تحفۃ الاخوان

سلم المسلمون من لسانه ويده



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی حلمہ بعد علمہ وعلی عفوہ بعد قدرتہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقیر محمد عبید اللہ گزارش خدمت بھائی مسلمانون کی کرتا ہی کہ یہ رسالہ قلیل العبارت کثیر الفوائد لائق مطالعہ کی ہی لیکن بعضی صاحب ایسی رسالون کو نہین دیکھتی بسبب اسکی کہ بعضی رسالون مین بعضی مضمون تعصب آمیز ہوتی ہین سو اس رسالہ کو انشاء اللہ تعالی تعصب سی خالی پاوینگی اور چاہیی تو یون کہ جس رسالہ مین مضمون تعصب آمیز پاوین اسکا بھی مطالعہ کرین اور خدا واسطی اسپر نظر فرماوین اور بعضی صاحب بسبب اسکی کہ کسی رسالہ مین کوئی مضمون اپنی سمجھ کی برخلاف پاتی ہین تو اوس سی نفرت کرتی ہین سو یہ بات خود تعصب ہی بلکہ چاہیی کہ بنظر تحقیق اور انصاف کی نظر فرماوین اور جو مضمون اپنا سمجھا ہوا برخلاف دلیلون شرعی کی اور غلط معلوم ہو اوسکو ترک کرین اور بعضی صاحب بسبب اسکی کہ خود اہل علم مین اپنی آپ کو حاجتمند دیکھنی ایسی رسالون کا نہین جانتی سو یہ بات پسندیدہ نہین ہے کیونکہ مصنف رسالہ کا حتی المقدور تلاش مسایل کی کتب دینی سی کرکی جمع کرتا ہی اور وہ مسایل ہر عالم کو مستحضر نہین ہوتی اس رسالہ کی دیکھنی سی معلوم ہوتی ہین اب گذارش

یہہ ہی کہ جوان صالح شیخ عبد الحق نی چند مسایل بہ نیت خیر جناب مولوی سید محمد نذیر حسین
صاحب کی خدمت مین پیش کئی جناب مولانا صاحب مد ظلہ نی اونکا جواب مختصر تحریر فرمایا
اس فقیر نی کتب فقہ اور اصول اور تفسیر اور حدیث وغیرہ کی عبارات محقق اور صحیح کی
ساتہہ تحریر مولانا صاحب کو مدلل اور موئید کر دیا اور بعض عبارات کہ بہت طویل تہے
اونکو مختصر کر کی لکہا ہی اور اصل عبارت مین اپنا تصرف نہین کیا اور مضمونکو فوت ہونے
نہین دیا اور نام رکہا اس رسالہ کا **تحفة الاخوان** امید کہ ناظرین بنظر انصاف و
تحقیق اول سی آخر تک اس رسالہ کو نظر فرماوین اور اس خیر خواہ دعا گو کو اور سایل
اور مجیب کو اور تمام مومنین اور مومنات کو دعای خیر سی یاد فرماوین **آغاز سوال**
بعد حمد و صلوٰة فقیر عبد الحق بزبان مقال و دیگر مسلمانان اطراف و جوانب بلسان حال
در خدمت سید العلما سند الفقہا حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی
گذارش می نماید کہ درین زمان بسبب شرارت نفس و شیطان اختلاف عجیب و فساد و عناد
و بغض میان مسلمانان هر روز نزدیک افتادہ لہذا الصدق نیت و طلب فایدہ مسلمین و صلاح
بین الناس چند مسایل بزبان ہندی بجناب عالی گذرانیدم امید کہ جواب آن ارقام
فرمایند و مہر خود بران ثبت نمایند انشاء اللہ تعالی موجب بسیار فواید دین خواہد شد و غرض
این فقیر از استفسار این مسایل آنست کہ بکسی مجادلہ و مکابرہ نماید بلکہ محض برای
فائدہ مسلمانان استفسار کردہ شد و اجر کم علی اللہ انشاء اللہ تعالی انتہی **ف** جو مسئلہ
کثیر المنفعت اور کثیر الوقوع اور ضروری ہو اوسکا پوچہنا اپنی واسطی یا اورون کی تعلیم کی
لئی بہ نیت خالص موجب ثواب عظیم ہی جیسا کہ حضرت جبرئیل ع نی واسطی تعلیم مسلمانون کے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا یا محمد اخبرنی عن الاسلام الحدیث اور جیسا کہ
حضرت معاذ رض نی عرض کیا یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة و یباعدنی من النار
الحدیث اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی واللہ فی عون العبد ما کان العبد

فی عون اخیه المسلم ومن سلک طریقا یلتمس فیه علما سهل الله له به
طریقا الی الجنة الحدیث کذا فی المشکوة فی باب العلم وایضا فیه ان الله
وملئکته واهل السموات والارض حتی النملة فی جحرها وحتی الحوت
لیصلون علی معلم الناس الخیر وایضا فیه نضر الله عبدا سمع مقالتی فحفظها
ووعاها واداها الحدیث اور جس امر کی ضرورت نہو محض قیل وقال کیواسطے کسی
نیت فاسد سے جیسے کسی کی ذلیل کرنیکو یا اپنی فضیلت مارنی کو یا عبث جھگڑا کرنیکو پوچھا جاوی
تو نہایت برا اور وبال ہی وقد نقل المناوی فی شرح الجامع الصغیر عن افاضل
الصحابة انهم اذا سئلوا عن شیء قالوا اوقع فان قیل نعم افتوا والا قالوا
دعه حتی یقع وقال الحافظ العسقلانی فی فتح الباری کره جماعة من
السلف السوال عما لا یقع لما یتضمن من التکلف والتنطع والرجم بالظن
من غیر ضرورة وفی شرح الاربعین للهیثمی قد بالغ قوم فقالوا لا یجوز
سوال العلماء فی نازلة الا بعد وقوعها وایضا فی شرح الجامع الصغیر
للمناوی التوسع فی البحث عما لا یقع وکثرة الخصومة والجدال فیه
حتی یتولد منه الاهواء والبغضاء ویقترن بذلک نیة العلو والمباهاة
قد ذمه العلماء ودلت السنة علی قبحه انتهی کذا فی الرسالة المدنیة
وقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم من طلب العلم لیجاری به العلماء او
لیماری به السفهاء او یصرف به وجوه الناس الیه ادخله الله النار
کذا فی المشکوة فی کتاب العلم وایضا فیه من تعلم علما مما یبتغی به
وجه الله لا یتعلمه الا لیصیب به عرضا من الدنیا لم یجد عرف
الجنة یوم القیامة یعنی ریحها وایضا فیه عن معاویة قال ان النبی
صلی الله علیه وسلم نهی عن الاغلوطات انتهی اور واسطے اپنی خلاف

اور فساد اور عناد اور بغض اور مجادلہ اور مکابرہ اور مغالطہ کا یہہ حال ہی کہ
خاص فرقہ اہل سنت مین بعضی آپس مین ایکدوسری کی ساتہہ اتنی دشمنی رکہتی ہین کہ
کسی بدمذہب اور فاسق بلکہ کافر کی ساتہہ نہین کہتی چنانچہ شیعہ لوگ شیطان اور
دجال اور ابولہب اور ابوجہل کی برائی کیطرف اتنا متوجہ نہین ہین جیسا کہ حضرت
ابوبکر رض اور حضرت عمر رض وغیرہما کیطرف متوجہ ہین جیساکہ فرمایا شیخ عطار رح نی ع
از زبانت بت پرستان رستہ اند وایا از تو صحابہ خستہ اند اور فرمایا سعدی
رح نی ع چنین گفت درویش صادق نفس ندیدم چنین بخت برگشتہ کس
کہ کافر بکارش ایمن نشست مسلمان زجور زبانش نرست ایساہی
اب بعضی اہل سنت کا حال ہی کہ دو تو گروہ مخالف کہ ایک محمدی اور دوسرا حنفی
مشہور ہی اور حقیقت مین دو نو محمدی اور حنفی ہین کیونکہ جتنی مسایل مذہب حنفی
کو استعمال کیا تو اسی نیت سی کیا کہ یہہ مسایل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
کلام پاک سی نکلی ہین تو وہ محمدی ہوا اور محمدی لوگ کہ صدہا مسایل اجتہادے
مذہب حنفی کی لیتی اور عمل کرتی ہین وہ حنفی بہی ہوئی سو کوئی محمدی ایسا متعصب
ہی کہ حنفیون کو بسبب تعصب تقلید اونکی کہتا ہی حنفی سکہہ اور حنفی مشرک اور
کوئی حنفی ایسا متعصب ہی کہ محمدیون کو کہتا ہی سرنگی اور لامذہب تو انکا لقب ہے
ٹہرا ایساہی مولانا نذیر حسین صاحب مدظلہ نی نقل فرمایا کہ عظیم آباد کی طرف بعضے
جاہل کہتی ہین جنہی سا ہی سرک لاشک فیہ یعنی حنفی شافعی ہونا شرک ہی اسمین
کچہہ شک نہین ایک روز ایک شخص نی کہا کہ اب محمدی خالص بن جاؤ حنفیت
کو کوئین مین ڈالو اور کوئی فقہ کی کتابون کو برا کہتا ہی بعضی ایک فصل مشکوۃ
کی پڑہی نہین اور مجتہدین پر طعن کرتی ہین اور بعضی حنفی صاحبون کا یہہ حال ہی
کہ آپ صدہا کلام خلاف طریقہ حضرت ابوحنیفہ رض کی کرین جیساکہ نماز اور روزہ مین

سستی کرنا اور زکوٰۃ نہ دینا اور باوجود فرض ہونے کی حج کو نجانا بیاہ شادیون
مین ناچ باجے آتش بازی ساچق بہاجی سہرا اور قبرون پر بدعات اور رسومات اور
چاندی کی زیور اور ریشمی کپڑے مردون کو پہنتی اور نمازون کا قضا کرنا اور ماتم
مین عورتون کا برس دن یا مہینے سوگ رکھنا اور نوحہ اور بیان کرنا وغیرہ ایسی امور
لیکن اگر کوئی شخص کہ اوسکے نزدیک رفع یدین اور آمین جہر کا سنت ہونا حدیث
سے ثابت ہو چکا بہ نیت ادای سنت اسپر عمل کرے اس عمل کو خلاف حنفیت سمجھکر
کہتے ہین کہ ہاتہون کو ہلاتا ہے جیسا کہ کتا دم کو ہلاتا ہے ایک شخص نے آمین پکار کر
کہی دوسرا بولا وہ کتا ہوگا اور بعضے طالب علم آمین جہر والون کو کوکی کہتے ہین اور
کوئی ایک نیا فرقہ ہے ہندون مین اور جو کوئی رسول اللہ صلعم کا فعل سمجھکر کبھی کبھے
رمضان شریف مین آٹھہ رکعت تراویح بقرأت طویل ادا کرے اوسکو گمراہ جانتے ہین
حالانکہ یہہ لوگ بموجب وصیت حضرت ابو حنیفہ رض کی بھی حنفیت سے خارج نہین ہوتے
اونکی خود وصیت ہے کہ جب حدیث صحیح پاؤ وہی میرا مذہب ہے اوسپر عمل کرو بلکہ
بموجب قول حضرت ابو حنیفہ کی جو کوئی حدیث صحیح پاوے اور اوسپر عمل نکرے وہ شخص
مذہب حنفی سے خارج ہو جاتا ہے چنانچہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اگر فرضا کسی
مسئلہ مین کوئی مذہب حنفی سے خارج بھی ہوا تو کیا حرج ہے دین اسلام اور مذہب
اہل سنت سے تو خارج نہین ہوا کسی فاسق فاجر بے نماز مانع زکوٰۃ شراب خوار زناکار
رشوت خوار ربا خوار کنجر شراب کش تعزیہ دار گور پرست بت پرست سے ایسے
دشمنی نہین جیسی حدیث پر عمل کرنیوالون سے ہے بلکہ کوئی متعصب اہل علم فتوا دیتا
ایسی شخصون کو بستیون والے اپنی مسجدون مین دخل نہ دین اور انکا لحاظ نہین کرتا
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ الآیۃ اور کوئی
کہتا ہے کہ ایسی شخصون کی ضیافت نکرنا چاہیے اور نہین ڈرتا کہ مبادا اس آیت کریمہ

کا مصداق ہوا اور وہی کلمہ الَّذِینَ یَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ
اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا الآیۃ اور بعضی ہوا ہی حنفی مذہب کی اور مذہبون کو نہایت
ہی قبیح جانتی ہین اور طرفین کی متعصبون کی یہانتک نوبت پہونچی کہ ایکدوسرکی
صورت سے بیزار السلام علیک اور مصافحہ ترک غیبت کا بازار گرم بغض وعناد شعار
جھگڑا ناحق مروج کہ ایسی امور بالاتفاق حرام ہین نہ حدیث مین جائز ہین اور حنفی
مذہب مین بالکل اختلافی مسائل کہ اکثر اختلاف انکا مستحبات اور مکروہات مین ہی ونپر
جھگڑتی اور لڑتی ہین اور ایک دوسری پر جھوٹی نالشین کرتی ہین ؎ حرص و
عداوت وحسد وکینہ وریا این جملہ شد حلال محبت حرام شد شیخ عبد الحق سائل
ان مسائل کی کہ اللہ تعالیٰ انکو جزای خیر دی مرد نیت بخیر اور معتدل المذہب
اور دونو گروہ کی خیر خواہ ہین انکو دونو گروہ کی متعصب بدی سی یاد کرتی ہین
بعضے حنفی متعصب انکو لامذہب کہتی ہین اور بعضی محمدی متعصب انکو آدہا کوڑہی
کہتی ہین خیر یہہ ضرورت اللہ جلشانہ کی رضامندی درکار ہی ؎ نیاساتی از
جانب ہیچکس ٭ بروجانب حق نگہدار وبس چو راضی شد از بندۂ یزدان
پاک گر اینان نگردند راضی چہ پاک اللہ تبارک وتعالیٰ ہدایت کری ہم سب
کو کہ ایک دوسری سی دشمنی نرکہین اور بغض اور عداوت اور غیبت اور جھگڑا
ناحق وغیرہ کہ یہہ امور بالاتفاق حرام ہین انسی توبہ کرین اور اختلافی مسائل مین
جسکو جس عالم دیندار کی قول پر زیادہ اعتماد ہو اوسپر عمل کرین اور آپس مین محبت
اور پیار رکہین اور موت اور قبر اور قیامت کو یاد رکہین اور آپس مین اتفاق کرکے
بڑی بڑی کام دینی جیسی دفع شرک اور بدعت اور ادای نماز اور زکوٰۃ اور روزہ
رمضان اور حج اور حاجت روائی مساکین اور صاحب حاجات کی اور نکاح بیوگان اور
ادای جمعہ وعیدین اور اصلاح بین الناس اور تعمیر مساجد ومدارس اور اشاعت

علوم دین وغیرہ امور خیر مین کوشش کرین اس مقام مین اگر کوئی صاحب
یون کہی کہ ہمکو دوسری شخص پر امر خلاف شریعت دیکھکر غصہ آجاتا ہی تو اوسکا جواب
یہہ ہی کہ اوس دوسری شخص کو چاہیی کہ تم پر بہی ایسا ہی غصہ آوی یعنی جیسا کہ تم اونکی
عمل کو خلاف شریعت جانتی ہو بسبب اسکی کہ تمہاری مذہب کی خلاف ہی اسیطرح
تمہارا عمل اوسکی مذہب کی خلاف ہی اور جب ایسا ہو تو خوب ہی جوتی چلی نعوذ باللہ
منہا اور جان لو کہ جو کوئی کسی عالم کی فتوی پر عمل کرتا ہی وہ خلاف شرع نہین ہی صحابہ
اور تابعین اور مجتہدین رح اور اونکی شاگردون اور مقلدون مین سیکڑون مسایل مین
اختلاف رہا ایک دوسری کو خلاف شریعت نہین جانتا تہا اور ایک دوسری پر غصہ نہین
ہوتا تہا میزان الشعرانی مین ہی صـــ ۵۱ وقد وقع الاختلاف بین الصحابة فی الفروع
وہم خیر الامة وما بلغنا ان احدا منہم خاصم من قال بخلاف قولہ ولا عاداہ ولا نسبہ الی خطاء
ولا قصور نظر اور اوسی مین ہی صـ ۹۵ الجدال فی الشریعة من بقایا النفاق بلکہ
بعض اوقات کسی مسئلہ مین صحابہ کرام نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اختلاف کیا
اور حضرت اون پر غصہ نہین ہوئی بلکہ خوش رہی چنانچہ انشاء اللہ تعالی کچہہ اسکا بہی
بیان ہوگا بیچ تائید مسئلہ اور مسئلہ کے اور حضرت ابو حنیفہ رح کبہی اپنی شاگردون پر
غصہ نہین ہوئی کہ تم مسایل مین ہم سی اختلاف کیون کرتی ہو آپ تبلائیی کہ تم صاحب
اس غصہ مین عامل بالحدیث ہو یا مقلد حضرت ابو حنیفہ رح کی اور جاننا چاہیی کہ جتنی
مسائل اختلافی مین دونو گروہ کی متعصب بی تحقیق اور بلا تامل جہگڑتی لڑتی ہین اصل
اون سب کی کل تین مسئلی مین ایک یہہ کہ جب مخالف مسئلہ فقہ کی حدیث صحیح یاد ہوے
کس پر عمل کری دوسرا یہہ کہ ہر مسئلہ مین تقلید معین ایک ہی مذہب کی واجب
ہی یا نہین تیسرا یہہ کہ سوای چار مذہب مشہورہ کی اوروں کی تقلید بہی جایز ہی
یا نہین سو ان تینون مسائل مین بڑی اکابر علماء اہل سنت بلکہ خاص حنفی مذہب کی

علما کو اختلاف ہی چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالہ مین اسکا بیان ہوگا پہر جبکہ
ایک شخص کا عمل مطابق قول کسی عالم دیندار اہل سنت کی ہوا وسکو بدمذہب جاننا
اور اوس سی دشمنی رکہنا گویا حقیقت مین اوس عالم دیندار کو برا اور بدمذہب
جاننا ہی نعوذ باللہ منہا تان لعبد تحقیق تمام جی الوسع کی کسی عالم کی قول پر
گمان خطا کار رکہنا اور اوس قول کو قبول نکرنا یہ امر برا نہین ہی بدمذہب
جاننا اور چیز ہی اور ظن خطا کار رکہنا اور چیز حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ اور
مجتہدینؒ بہت مسائل مین دوسری حضرات کو خطا پر جانتی تہی نہ بدمذہب اور
دوستی دشمنی نہین رکہتی تہی جیسا کہ حضرت شافعیؒ نی باوجود مخالفت کی
صدہا مسائل مین حضرت ابو حنیفہ سی فرمایا کہ سب فقہا فقہ مین ابو حنیفہ کا کنبا
ہین اور فرمایا حضرت احمد حنبلؒ نی ما صلیت صلوٰۃ منذ اربعین سنۃ خلف
الشافعی الا وانا ادعو للشافعی کذا فی الاحیاء وکذا قال یحیی بن سعید اور
حضرات ایک دوسیری مقلدون کی اعمال کو صحیح جانتی تہی جیسا کہ علامہ شرنبلالی
حنفی نی نقل کیا سید بادشاہ شارح تحریر سی بیچ عقد فریدکی ان مالکا لم یقل ان
من قلد الشافعی فی عدم الصداق ان نکاحہ باطل ولم یقل الشافعی ان من قلد مالکا
فی عدم الشہود ان نکاحہ باطل کذا قال اکمل صاحب العنایہ فی کتاب التقریر بلکہ
خود ان حضرات کی شاگرد خاص بہت مسائل مین مخالف تہی اپنی اوستادون کی
نہ دشمن اور بی عقیدت اور بی ادب اور نہ اوستاد دوستی بیزار تہی چنانچہ انشاء اللہ
تعالیٰ بیان ہوگا ایسا ہی اب علما کو چاہیی کہ اگر کوئی انکی قول پر اعتماد نکری اور
دوسری عالم کی فتوی پر عمل کری سات کو برا نجانین بلکہ اپنی معتقدون کو فرما دین
کہ تمکو جس مسئلی قیاسی اختلافی مین جس عالم کی قول پر اعتماد اور حسن ظن زیادہ ہو
اوسکی قول پر عمل کرو اور صورت اختلاف مین ایک عالم دوسری عالم کو مخطی جانی نہ

نہ فاسق اور گمراہ چنانچہ مولانا سید نذیر حسین صاحب نے لکہا ہی بیچ جواب رسالہ ادر مسئلہ کی اور اگر کسی مسئلے مین ایک مولویصاحب دوسرے مولویصاحب کی خطا معلوم کرین بیچ وعظ یا فتوی وغیرہ کی تو ظاہر مین ذکر نکرین بلکہ تنہائی مین سمجہا دین اور اگر اونکی سمجہہ مین نہ آوی تو اس خلاف کے دفع کرنیکو اونپر جبر نکرین بلکہ عوام الناس سی کہدین کہ اس مسئلہ مین ہمارا اور اونکا اختلاف ہی اور اس اختلاف کا کچھ مضائقہ نہین اور اگر اپنی خطا معلوم ہو تو بلا تامل قبول کرین ایکدفعہ مولانا سعادتعلی صاحب سہارنپوری مرحوم نی مولانا نوازش علیصاحب ساکن ہاپڑی مرحوم سی کہا ایسی وقت مین کہ اوسوقت صرف یہ فقیر اونکی خدمت مین حاضر تہا کہ فلانا مسئلہ عدت کی باب مین جو آپنے لکہا ہی میری نزدیک وہ روایات مرجوع ہی مولانا نوازش علی صاحب نی الفور رغبت نفس سے کہا کہ میری تحریر کی کاغذ کو پہاڑ ڈالیے اور مسئلہ صحیح لکہہ دیجیے مین اوسپر اپنی مہر کر دونگا اور ایکدن مولانا مظفر حسین صاحب مرحوم کاندہلہ والی نی ایک طالب علم سی کہا کہ فلانی مسئلہ مین مجکو بعد تحقیق کے مولانا سعادتعلی صاحب سے معلوم ہوا کہ تمہارا قول حق ہی اور مین خطا پر تہا اور مولانا ممدوح نی نقل کیا کہ مولوی عبد الحلیم صاحب مسافر وارد دہلی کہ عالم باحدیث تہی ایکدفعہ مناظرہ مین کتاب سی اونکو اپنی خطا معلوم ہوئی اوسوقت مجکو اونکی چہرہ پر نہایت ہی بشاشت معلوم ہوئی مین نی سبب خوشی کا پوچہا فرمایا کہ نہایت خوشی کی بات ہی کہ بندہ اپنی خطا پر مطلع ہو جاوی اور حافظ عبد اللہ صاحب ساکن بگیدہ نی نقل کیا کہ مولوی محمد رمضان مرحوم ساکن ہم اور مولوی محمد بخش صاحب مرحوم ساکن سنام مین ایک مسئلہ مین مناظرہ تہا دوسری دن مولوی محمد رمضان صاحب نے اوس مجمع مین آکی ہی فرمایا کہ لوگو جس مسئلہ مین کل ہم گفتگو کر رہی تہی رات مجکو اوسمین اپنی خطا ظاہر ہو گئی اور ایسا ہی جناب مولوی

قطب الارشاد صاحب اور مولوی محمد شاہ مرحوم ساکن بود ہیانہ کا حال دیکھا کہ
اپنی خطا کا مجمع مین اقرار کرتی تہی اور ایسا ہی حال حضرات مجتہدین کا تہا کہ
مسائل مین اپنی قول سی رجوع اور اقرار خطا کا کیا اور ایسا ہی منقول ہی بارہا
حضرت عمر رضا اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ سی اونچاہیی کہ ایک عالم دوسری عالم کا
وعظ سننی سی منع نکری کیونکہ مقصود رواج دینا امر دین کا ہی نہ ظاہر کرنا اپنی فضیلت
کا اور نہ حاصل کرنا شرف اور مال و نام آوری کا حدیث شریف مین آیا ہی ما
ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لہا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ
رواہ الترمذی والدارمی کذا فی المشکوۃ فی کتاب الرقاق اگر کوئی مسئلہ اپنی کو تحقیق
معلوم نہو صاف کہدین کہ مین نہین جانتا بزرگان دین حتی المقدور مسئلہ کا حوالہ
دوسرے ایسے علما پر کردیتی تہی جو اونسی بہتر جاننی والی ہی بلکہ بعض وقت بعض مسئلہ
مین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہی فرمادیتی تہی کہ مجکو اسبات کا علم نہین
چنانچہ انشاء اللہ تعالی ان امور کا مذکور ہوگا پہر جواب مسئلہ کی اس رسالہ مین
ایکدفعہ مینی کئی مسئلے مولوی مظفر حسین صاحب سے پوچہی مجکو اپنی ساتہہ سہارنپور
کو لیگئے تاکہ اون مسائل کا جواب مولانا سعادتعلی صاحب و مولانا حافظ احمد علی صاحب
سی حاصل کرادین ایکدفعہ ایک مسئلہ کی تحریر مین نی مولوی سعادتعلی صاحب سے
چاہی فرمایا کہ اس کام کی ہمت اللہ جل شانہ نی مولوی نذیر حسین صاحب کو دی ہے
ایکدن مولانا حافظ احمد علی صاحب ظلہ کی خدمتمین بعض مسائل تقلید مین گفتگو تہی
فرمانی لگی کہ ان مسائل مین ہمکو مولانا نذیر حسین صاحب کے بات کا جواب نہین آتا
اون کی جواب مین ہم چپ ہوجاتی ہین مولانا محمد قاسم صاحب ظلہ کی بہت عادت
ہی یہ کہدینا کہ ہمین اس مسئلہ کو نہین جانتا اور برادرم مولانا محمد حسین فقیر مد ظلہ نی
بارہا اس فقیر کو خجالت دی جب کسینی اونسی کچہہ پوچہا یہ فرمایا اس سی پوچہو ایکدفعہ

لودہیانہ مین کئی واعظ خیر خواہ خلایق موجود تہی جناب مولانا علاء الدین قدس سرہ
سی لوگون نی خواہش وعظ کی کری فرمانی لگی سہ چو کاری بفضولی برآید
مرادر وی سخن گفتن نشاید اور مولانا حافظ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ ساکن بریچہ
کا یہہ حال تہا کہ جب تلک کوئی اور واعظ اور مفتی دیندار موجود ہوتا ہرگز وعظ
کہنی اور فتوی دینی پر راضی نہوتی تہی اور چاہیی کہ اس حوالہ سی یہ نیت نہو کہ فلانا
عالم اول جواب اس مسئلہ کا لکہے اور مین اوسکی خطا کو پکڑون اور اوسکو بدنام
کرون بلکہ یہ نیت ہو کہ سائل اپنی مراد کو پہنچی کہین سی پہنچی اگر ایسا ہی حال ہو
عوام اور علما کا تو انشاء اللہ تعالے کیا ہی خیر اور برکت اور بہتری ہو دنیا اور
آخرت کی آور ایسا ہی حال تہا سلف صالح کا چنانچہ انشاء اللہ تعالی اس رسالہ
مین بیان ہوگا لیکن جو مسئلہ کہ ہر مذہب مین متفق علیہ ہو جیسا کہ جہوٹ اور غیبت
اور حسد اور بغض اور شراب خواری اور زنا اور مزامیر اور معازف کا بجانا اور سننا
اور تعزیہ اور شدہ اور علم اور جہڑی کا پوجنا اور بنانا اور رشوت لینا اور بیگانا
حق دبالینا اور بدعات اور رسوم کا پابند ہونا اور سوای اسکی ایسی کام کہ کسی مذہب
مین درست نہین ہین ایسی امور مین اگر کسی مولوی کو برخلاف نصوص اور ساری
مذہبون کی پاوین یا وہ نام ہی کا مولوی ہو بدون علم اپنی رائی سی فتوی دیتا
ہو یا ظاہر فاسق یا مفسد یا طماع اور مداہن ہو تو لوگون کو اوسکی فتوی پر عمل
کرنیکی اور اوسکی صحبت اختیار کرنیکی ہرگز اجازت ندین بلکہ بطور شائستہ کہ نوبت
فساد تک نہ پہنچی مناظرہ کر کی ایسی شخص کو ملزم کرنا چاہیی لیکن اس مناظرہ مین
شرط ہی کہ نیت بخیر ہو یعنی ریا اور تکبر اور خود نمائی سی خالی ہو اور کوئی غرض
فاسد نہو لیکن اکثر مناظرہ مین نیت خیر کم ہوتی ہی اور اگر ہوتی بہی ہی تو جہگڑی
کیوقت ریا آجاتی ہی اور اپنی بات کا پچ پڑجاتا ہی اور نوبت بلند آوازی

اور فساد تک پہنچتی ہی اور طرفین بندہ جاتی ہین بہتر یہی ہی کہ جہگڑی مناظرہ سی
بچین لیکن لوگون کو اوس مفسد بدعتی سی بی اعتقاد کر دینا چاہیی اور اگر بہت
ضرورت ہو مناظرہ ہی کرنا چاہیی لیکن جن شرطون سی کہ مذکور ہنوا احیاء العلوم مینے
دریافت کرنا چاہیی کہ مناظرہ مین کتنی آفات کا خوف ہی اور فتوی دینی مین
علماء سلف کا کیا حال تہا بہر صورت مقصود یہہ ہی کہ ایسےمین فساد اور نزاع اور
بغض و غیبت اور چغلی اور عداوت اور جہگڑا نا حق کہ ایسی امور بالاتفاق حرام
ہین ہرگز ہرگز نہ کہنا چاہیی اور متفق ہو کر رسوم خیر کو رواج دینا اور بدعات اور
رسوم بد کو مٹانا اور باوجود اختلاف مسائل کے ایسےمین خوش دل اور ایک دوسری کے
خیر خواہ رہنا چاہیی نہ یہ کہ ایسےمین پہوٹ کہ اکثر بدعتیون اور بدمذہبون کہ مخالفۂ
بن جاوین چنانچہ اب بعضی بدعتی یہ حال دیکہکر کہتی ہین ۔ چو دشمن بدشمن
شود مشتغل ۔ تو با دوست بنشین بآرام دل ۔ اب سب بہائیون کی خدمت مین یہ عرض ہی
کہ اس نزاع کو مختصر کرو اور درپی ہدایت خلق اللہ کے ہو اور متفق ہو کر بدعات اور
امور شنیعہ کہ بالاتفاق ممنوع ہین اونکی رد مین کوشش کرو اللہ تعالی فرماتا ہی ۔
ولا تنازعوا فتفشلوا و تذہب ریحکم ۔ یعنی آپسمین مت جہگڑو پہر بزدل ہو جاوگی
اور تمہاری ہوا جاتی رہیگی واللہ الموفق ۔ **مسئلہ** ہم یقینا جانتی ہین کہ اللہ تعالی
نی ہمکو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا حکم دیا ہی لیکن جو مسئلہ
قرآن شریف اور حدیث شریف سی اچہی طرح معلوم نہوا اوسمین کسی مجتہد خاص کی
تقلید کرنا جائز ہی یا نہین **جواب** جائز بلکہ لازم ہی جس مقام مین اور مذہب
کی کتبین اور کتاب صحیح حدیث موجود نہون انتہی **تائید** نقل کیا حضرت شاہ ولی اللہ
نی بیچ رسالہ انصاف کی نہر الفائق سی فاذا کان انسان جاہل فی بلاد الہند
وما وراء النہر ولیس ہناک عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کتاب من کتب ہذہ المذاہب

وجب علیه ان یقلد لمذهب ابی حنیفة ویحرم علیه ان یخرج من مذهبه لانه حینئذ یخرج عن عنق
ربقة الشریعة ویبقی سُدی مهملا بخلاف ما اذا کان فی الحرمین فانه یتیسر له هناک
معرفة جمیع المذاهب انتهی ف مذہب حنفی سے نکلنا حرام ہے بسبب اسکے کہ اور مذہب
کی روایت اور حدیث نہین ملتی جیسا کہ عبارت گذشتہ سے ظاہر ہے اور جبکہ ملی
تو حرام نہین آور رسالہ دافعۃ البلوی مین بمہر مفتی صدر الدین صاحب مرحوم
اور مولوی سید نذیر حسین صاحب اور مولوی علیم الدین صاحب عظیم آبادی اور
مولوی قطب الدین خانصاحب اور مولوی حفیظ اللہ خانصاحب اور مولوی
محمد اسد علی صاحب اور سید محمد ہاشم صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب اور خواجہ
ضیاء الدین صاحب مزین اور مرقوم ہے کہ ایک شخص تقلید ائمہ مجتہدین کی مثل
حضرت ابو حنیفہ رحمہ وغیرہ کی عبادات اور معاملات مین کرتا ہے اس عقیدہ سے کہ
یہ لوگ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی علماء اور بیان کرنیوالی سنت نبوی
کی ہین اور انکا اتباع صرف بقصد اتباع جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کی کرتا ہے اور انکو متبوع مستقل نہین جانتا اور بسبب کم علمی اپنی کی اور میسر نہونی
اسباب تحقیق کی مفصل دلیلین مسائل معمولہ کی نہین جانتا اور بسبب حسن ظن کے
بیچ حق امام متبوع اپنی کی اوہام ہی تقلید پر اکتفا کرتا ہے آیا یہ تقلید جائز ہے یا نہین
اور اس مقلد کی اعمال صحیح اور مقبول ہین یا نہین الجواب تقلید مذکور جائز ہے
اور اس مقلد کی اعمال و عبادات صحیح اور مقبول ہین لیکن اس شخص کو چاہیے
کہ نظر اوپر اسباب تحقیق کی رکھی بارادہ اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہی
اتفقوا علی جواز التقلید للمجتہدین مع العلم بان المجتہد یخطئ ویصیب مع الاستشراف
لنص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسئلة والعزم علی انه اذا ظهر حدیث صحیح خلافه فلا
فیه ترک التقلید واتبع الحدیث کذا فی حجة اللہ البالغة آور اور بھی رسالہ مین الیسی مقالات

حققین لکہاہی کہ ان کو مشرک اور بدعتی کہنا بہت برا ہی اور انکے پیچھے نماز درست ہی
بلا کراہت انتہی اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صفحہ ۱۵۹ انہا ان ہذہ المذاہب الاربعۃ
المدونۃ المحررۃ قد اجتمعت الامۃ او من یعتد بہ منہا علی جواز تقلیدہا الی یومنا ہذا و
فی ذلک من المصالح ما لایخفی الخ اور اوسی کتاب مین ہی ۱۹۱ لکن لما لم یکن لہ
علم بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا بطریق الجمع بین المختلفات من کلامہ ولا بطریق
الاستنباط من کلامہ اتبع عالما راشدا علی انہ مصیب فیما یقول ویفتی ظاہرا متبع سنۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان خالف ما یظنہ اقلع من ساعتہ من غیر جدال ولا
اصرار فکیف ینکرہ احد مع ان الاستفتاء والافتاء لم یزل بین المسلمین من عہد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وانہ الخ اور اوسی مین ہی ۱۵۳ فان اقتدینا بواحد منہم فذلک لعلمنا
بانہ عالم بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ فلا یخلو قولہ اما یکون من صریح الکتاب والسنۃ او
مستنبطا عنہما الی ان قال فہذا ایضا معزی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولکن فی
طریقہ ظنون ولولا ذلک لما قلد مومن مجتہدا الخ اور صراط مستقیم تصنیف مولانا
محمد اسماعیل مرحوم مین ہی در اعمال اتباع مذاہب اربعہ کہ رائج در تمام اہل اسلام
است بہتر وخوب است الخ ف ان مسائل مرقومۃ الصدر سے معلوم ہوا کہ اس
وقت چارون مذہب مشہورہ کے تقلید کی جائز ہونی پر اتفاق ہی سب یا اکثر مسلمانونکا
اور اسمین بڑی مصلحت ہے اور یہ کہ در صورت میسر آنی کتب مذاہب کے یا روایت صحیح
کی کسی کتاب معتبر سی جس مجتہد کی تقلید کرنی جائز ہی اور در صورت نملنی سوای
کتب اور روایات ایک مذہب کے اوسی ایک مذہب کی تقلید لازم ہی اور یہ کہ
علما کا اتفاق ہی تقلید کی جائز ہونی پر اور یہ کہ حضرات مجتہدین کی تقلید اس
نیت سی ہی کہ یہ حضرات بیان کرنیوالی سنت نبوی کی ہین اور اونکی مسائل نکالی
ہوئی مین کتاب ودرست ہے اور یہ کہ جس مسئلہ مین حدیث صحیح پاوی اوسمین تقلید کو

ترک کری حدیث پر عمل کری اور یہ کہ مولانا سید نذیر حسین صاحب مد ظلہ اور دوسرے
علماء دہلی کی منکر تقلید نہین ہین جیسا کہ گمان فاسد بعضی صاحبونکا ہی البتہ معلوم
ہوتا ہی کہ جو علماء دین کہ منکر وجوب تقلید ایک مذہب معین کی ہین لوگون نے
اونکو منکر تقلید مطلق کا سمجھہ رکہا ہی جیسا کہ منکران مقرر کرنی روز سیوم و چہلم کو منکر
ایصال ثواب اور منکران ہئیت ختم مروجہ کو منکر درود و فاتحہ اور مانعان گور
پرستی کو منکر کرامات اولیا سمجھہ لیا ہی واللہ اعلم بالصواب البتہ بعضی عوام الناس
اور بعضی طالب علم متعصب بیچ اختلافی مسائل کے آپسمین ناحق دشمنی اور جھگڑا
اور فساد رکہتی ہین اور کچھہ کچھہ بیہودہ الفاظ بولتی ہین سو بعضی لوگ اون عوام
کی حرکات کو خواص کے ذمہ لگا کر اونکی غیبت کرنی لگتی ہین اور یہانتک نوبت
پہنچی کہ جناب مولانا قطب الدین خانصاحب اور مولانا سید نذیر حسین صاحب کے
غیبت کرنی لگی مسلمانون کو چاہیی کہ علما کا احسان مانین اور جانین اونکے
وجود کو غنیمت سمجھین علم پڑہانا خصوص علم حدیث کو رواج دینا یہانتک کہ ہمنی
اور ولایت مین حدیث نی رواج پایا اور حدیث کی کتابون کو صحیح اور محشا کرکی چہاپنا
اور فتوی لکہنا اور دین کی کتابون کو ہماری زبان مین ترجمہ کرکی آسان کر دینا
اور وعظ کہنا اور قضایا کو فیصل کرنا اور سوا اسکے کتنی احسان ان علما کی ہیں
مین اور ہر مسئلہ مین خطا سی معصوم ہونا کسی عالم کی شان نہین **فائدہ** کسی محمدی سنی سلیم الطبع کو
نفس تقلید سی انکار نہین لیکن بعضی صاحبونکو لفظ تقلید سی انکار ہی وہ اپنی تئین مقلد نہین کہتے اور
سنی اور غیر مقلد کہلاتی ہین اسواسطی کہ تقلید سی مراد ہی تقلید ایک مذہب معین
کی چنانچہ میزان الشعرانی مین ایک جگہہ اس بات کا اشارہ ہی اور یہ صاحب
پابند مذہب معین کی ہین نہین پہر مقلد کہان ہوئی یا اسواسطی کہ تقلید کہتی ہین
کسیکے قول قبول کرنیکو بدون دلیل کے جیسا کہ کتب اصول مین ہی اور حضرات ائمہ

مجتہدین کی قول پر عمل کرنیکی دلیل ہے آیت کریمہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم
لا تعلمون تو ان حضرات کی قول پر عمل کرنا تقلید ہوا یا اسواسطی کہ تقلید کی
حقیقت ہے عمل کرنا اوپر قول اوس شخص کے جسکا قول حجت شرعی نہو جیسا کہ
عقد الفرید میں ہے التقلید عمل بقول من لیس قولہ احدی الحجج الاربعۃ الشرعیۃ بلا حجۃ
منہا اور تحریر اور شرح تحریر میں ہی التقلید العمل بقول من لیس قولہ احدی الحجج بلا
بالاعتماد علی فائدۃ الخ اور حضرات مجتہدین کا قول ادلہ اربعہ شرعیہ میں سے
ہی اور سپر عمل کرنا تقلید ہوا سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہ بات ٹھیک ہے ہم
اس امر میں نزاع نہیں کرتی کیونکہ محض نزاع لفظی ہی اور حضرات ائمہ مجتہدین
کی قول پر عمل کرنا اور اونکی تعظیم اور فضیلت بہر صورت ہماری اور
تمہاری نزدیک ثابت ہی لیکن بعض اہل اصول نے عمل بقول مجتہدین کو لفظ
تقلید سی تعبیر کیا ہی اور آیۃ کریمہ فاسئلوا اہل الذکر دلیل کلی ہی مجتہدوں کے قول
عمل کرنیکی اور دلیل ہر مسئلہ جزئی کی عمل کرنیوالی کو معلوم نہیں ہوتی تو اس
سبب سے وہ مقلد ہوا اور انکار لفظ تقلید سی عوام الناس کو وحشت پیدا ہوتی
ہی سو اسواسطی آپ صاحب ہی وقت پوچھنی کسیکے کہ تم مقلد ہو یا نہیں اگر
فرما دیا کریں کہ مسائل قیاسی اجتہادی میں ہم مقلد ہیں تو کچھہ مضایقہ نہیں اور
مسئلہ اصول کا بھی بیان کر دیا کریں اور بعضی شخص بسبب بی علمی اور کم نظری
کے یا بسبب تعصب کے مطلق تقلید سی انکار کرتی ہیں اور فقہ کو پسند نہیں
کرتی ایسی لوگ بالاتفاق غلطی پر ہیں اور اونکی بعضوں کے قول یہاں نقل
کیے جاتی ہیں قولہم ہم مذاہب کو نہیں جانتی ہم محمدی ہیں سو اسکا جواب
یہہ ہی کہ بیشک تم مذاہب کو نہیں جانتی ہو بسبب نہونی علم کی اور ہم بھی محمدی
ہیں اور محمدی کہلانا ہمارا فخر ہی للہ تعالی ہم اور تم اور سبکو محمدی ہی رکھے

اور محمدی ہی ہاری اور محمدی ہی اوہماوی اور جو کوئی اس لقب سے گھبراوی
تو اپنی سمجھ ہی لیکن اب جان لو کہ مذہب اوسکو کہتی ہین کہ جو مسئلہ قرآن اور
حدیث سی اچھی طرح ظاہر ہنوا اور ہمین مجتہدون نی قیاس صحیح کو خرچ کیا جسکو
سمجھ مین جسطور آیا وہی اونکا مذہب ہے اور ہمکو اور تمکو کہ طاقت قیاس کرنیکی
نہین ایسی مسائل مین ضرور ہوا کہ اونکی پیروی کرین اور چونکہ اون بزرگون
نی ایسی مسائل کو حضرت محمد صلعم کی کلام مبارک سی نکالا ہی اسواسطی اونکی
پیروی کرنیوالا بہی محمدی ہی ہوتا ہی **قولہم** ابوحنیفہ رض کو قیاس کرنی پر اگر بروز
قیامت کی دن پرسش ہوگی تو کیا جواب دینگی **جواب** اگر پرسش ہوگی
تو ایک جواب حضرت معاذ رض دینگی وہی جواب حضرت ابوحنیفہ رض دینگی
مشکوۃ شریف مین ہی عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ
الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان
لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی
سنۃ رسول اللہ صلعم قال اجتہد برأیی ولا آلو قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی بہ رسول اللہ
رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور قیاس کرنا دوسری صحابہ رضی اللہ
عنہم سی بہی منقول ہی فرمایا مولانا اسمعیل شہید مرحوم نی ایضاح الحق کے
مسئلہ ثانیہ احکام مستنبطہ مجتہدین سابقین خواہ باین وجہ باشد کہ فلان امر
واجب ہست یا مندوب یا مباح یا مکروہ یا حرام یا باین وجہ باشد کہ فلان امر برای
فلان امر ست یا شرط او یا مبنیت مکمل او یا سبب او یا لازم او یا اثر او یا ثمرہ او یا منافی
او یا عوض او و امثال آن و مراد از امر ہمہ ازانکہ از جنس عقاید عقلیہ
باشند یا امور قلبیہ یا افعال جوارح از عبادات یا عادات یا از معاملات ہمہ از

قبیل بسبحہ حکمیہ است ہرگز در قسمی از اقسام بدعت داخل نیست چہ حکم مذکور
از قبیل محدثات اصلا نیست چہ جائیکہ از بدعات باشد انتہی اور قیاس مجتہدین
قرآن شریف سے بہی ثابت ہوتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی ولو ردوہ الی الرسول
والی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم الایہ **قولہم** ابوحنیفہ رح کی تقلید کرنا
کس آیت اور حدیث سے ثابت ہی **جواب** تقلید خاص حضرت ابوحنیفہ رح کی
کسی آیت اور حدیث سے ثابت نہین مگر فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اور اتفاق ہی جمہور اہل سنت کا اسپر کہ حضرت ابوحنیفہ رح بہی اہل ذکر سے
ہین اور چونکہ اس ملک مین اکثر مسائل قیاسی انہین کی مذہب کی پائی
جاتی ہین اسو اسطی اونپر عمل کیا جاتا ہی **قولہم** مجتہدون نی اختلاف
کرکی دین کو متفرق کر دیا اور اللہ تعالی فرماتا ہی ان الذین فرقوا دینہم وکانوا
شیعا لست منہم فی شئ **جواب** اس آیہ کریمہ مین اختلاف اصول یہود و
نصاری کا مراد ہی نہ اختلاف فروع اہل امت کا بلکہ حدیث شریف مین ہی
اختلاف امتی رحمۃ وکان الاختلاف علی من قبلنا عذابا او قال ہلاکا ۂ
کذا فی المیزان الشعرانی صفحہ ۴۵ اور یہہ اختلاف فروع صحابہ کرام رض مین بہی تہا
بلکہ کسی مسئلہ مین حضرت کی سامنی صحابہ مین اختلاف ہو جاتا تہا اور حضرت
صلعم خوش رہتی تہی چنانچہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی پہر صحابہ کرام رض
ملکون اور شہرون مین متفرق ہو گئی اور اونسی تابعین نی فیض حاصل کیا
اور اونسی اور مجتہدون نی حاصل کیا پہر جس شہر مین تابعی یا اور مجتہد
پیشوا ہوا اوسیکا مذہب جاری ہوا اور ان حضرات نی جو اختلاف کیا
سو اسو اسطی کہ جو مسئلہ قرآن اور حدیث سے اچہی طرح اونپر منکشف نہوا یا حدیث
نہ ملی ناچاری کو اوسمین قیاس صحیح کو خرچ کیا کسی نی کچہہ سمجہا اور کسی نی کچہہ

19

پہر ہر مجتہد کو اوسکی اجتہاد پر انشاء اللہ تعالی ثواب ہی ملیگا کذا فی الرسالۃ الانصاف
تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم اور اوسی رسالہ مین ہی ہیچ قصہ
تحصیب یعنے نزول فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ابطح کے وقت کوچ
کے مناسی طرف مکہ کے کہ حضرت ابوہریرہ رض اور ابن عمر رض نے یون سمجہا کہ
یہان اوترنا سنت ہی سنتون حج کے سے اور حضرت ابن عباس رض اور عائشہ رض
نے یون سمجہا کہ یہہ امر اتفاقی تہا اور رمل یعنی اکڑ کر چلنا طواف مین اکثر اہل علم
نے یون سمجہا کہ سنت ہی اور حضرت ابن عباس رض نے سمجہا کہ سنت نہین حضرت
نے ایک ضرورت کیواسطے کیا تہا کہ مشرک کہنے لگے تہی کہ حطمتہم حمّی یثرب اور حضرت
صلعم کا حج شریف بعضی صحابہ نے سمجہا کہ تمتع تہا اور بعضون نے سمجہا کہ قران تہا
اور بعضون نے سمجہا کہ افراد تہا اور حدیث شریف ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ
علیہ نقل کیا اسکو حضرت ابن عمر رض نے اور حضرت عائشہ رض نے یون فرمایا
کہ ابن عمر رض کو اسمین سہو ہوا کہ میت پر رونیکو سبب عذاب میت کا اور حکم عام
سمجہا بلکہ گذری حضرت صلعم ایک عورت یہودیہ پر کہ اوسکی گہر والی اوسپر روتی تہی
آپ نے فرمایا کہ اوسپر روتی ہین اور وہ اپنی قبر مین عذاب پاتی ہی اور حضرت
کا کہڑا ہونا واسطے جنازہ یہودی کی کسی نے یون سمجہا کہ ملائکہ کی تعظیم کی لیے
ہی اور عام ہی کہ جنازہ مومن کا ہو یا کافر کا اور کسی نے یون سمجہا کہ موت
کی ہول سے ہی اور کسی نے یون سمجہا کہ حضرت یہودی کی جنازہ کیواسطے
کہڑی ہوئی بسبب مکروہ جاننے اسبات کی کہ یہودی نبی صاحب کے سر سی
اونچا ہو اور یہہ کہڑا ہونا خاص ہی کافر کے جنازہ کی لیے اور حضرت نے متعہ
کی اجازت دی سال خیبر مین پہر منع فرمایا پہر اجازت دی سال اوطاس
مین پہر منع فرمایا ف فقیر مولف کہتا ہی کہ حضرت ابن عباس رض نے ایسا

قول سی رجوع فرمایا چنانچہ صحیح ترمذی مین ہی روی عن ابن عباس شی من
آبر خصۃ فی المتعۃ ثم رجع عن قولہ حیث اخبر عن النبی صلعم الخ آور اکثر نی یہہ سمجھا کہ
اجازت تہی اباحت کی آور منع فرمانا منسوخ فرماتا ہی آور منع فرمایا حضرت نی
مُنہ کرنیسے طرف قبلہ کے بیچ استنجا کی بعضون نے اس حکم کو عام اور غیر منسوخ
سمجھا اور جابر رضہ نی حضرت کو دیکہا ایک برس پہلی وفات شریف کی کہ رو بقبلہ
بول کرتی تہی اونہون نی پہلی حکم کو منسوخ سمجھا اور ابن عمر رضہ نے حضرت کو دیکہا
قضا حاجت کرتی پشت بقبلہ اونہون نی اس امر کے ساتھہ سے قول کو رد
کیا اور بعضون نی دونون روایتون کو جمع کیا حضرت شعبی وغیرہ نی یون سمجھا
کہ منع ایسا امر سے خاص ہے میدان مین اور جب حاطہ مین ہو تو مضایقہ نہین
خواہ رو بقبلہ ہو یا پشت بقبلہ اور بعضون نی یون سمجھا کہ منع حکم عام ہی وجائز
ہونا شاید خاص ہے واسطے رسول کریم صلعم کے انتہی اور وجوہ اختلاف کی
مفصل دیکہنا چاہو تو رسالہ انصاف اور حجۃ اللہ البالغہ مین دیکہنا چاہیی صفحہ ۸۴ سے
حد ۹۴ تک اور یہہ بہی جان لینا چاہیی کہ اگر اختلاف مع الایتلاف ٭
ہو اوس سی تفرقہ ہرگز نہین ہوتا تفرقہ جب ہوتا ہی کہ اختلاف ٭ ٭ ٭
مع الاعتساف ہو اور ہر فرقہ اپنی اپنی مذہب پر ایسی اڑین کہ وقت ملنی حدیث
کی کہین یہ حدیث ہماری مذہب کی نہین فلانی مذہب کی ہی ہمکو اسپر عمل نہین
جائز جیسا کہ بعضے کہتے ہین کہ مشکوۃ شریف مین شافعی مذہب کی حدیثین ہین
یا یون اعتقاد رکہین کہ جو کوئی چند مسائل مین حنفی مذہب پر عمل کر چکا اوسکو
دوسری مسائل مین بہی شافعی رض وغیرہ کی قول پر عمل درست نہین اور جو کوئی
چند مسائل مین شافعی کے مذہب پر عمل کر چکا اوسکو کسی مسئلہ مین ابو حنیفہ رح وغیرہ
کی قول پر عمل جائز نہین سو ایسی باتین حضرات مجتہدین نی ہرگز ہرگز نہین فرمائین

اور ان متعصبون کی ایسی حرکات سی حضرات مجتہدین پر اعتراض نہین وارد ہوسکتا

قولہم حنفی شافعی کہلانا کچہہ ضرور نہین بلکہ محمدی کہلانا چاہیے کیونکہ اللہ نے ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیا ہی نہ شافعی اور حنفی وغیرہ ہونیکا

جواب بلاشک یہ بات سچ ہی لیکن جو شخص کہ مسائل قیاسی حنفی یا شافعی یا اور مذہب کی عمل مین لاتا ہو اوسکو اگر کوئی پوچہی کہ تم قیاسی مسائل کسکی استعمال کرتی ہو اوسوقت اوسکی جواب مین اگر کہا جاوی کہ قیاسی مسائل مین فلانی فلانی مذہب پر میرا عمل ہے تو اسمین کیا قباحت ہے اپنا لقب محمدی ٹہرانا ایمان کی بات ہی لیکن حنفیون اور شافعیون وغیرہ کو محمدیت سی باہر نکالنا نہ چاہیے کیونکہ یہہ لوگ جو تقلید حضرت ابو حنیفہ رح اور دیگر حضرات مجتہدین کی کرتی ہین محض اسیواسطی کہ یہہ مجتہدین بیچ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بیان کرنیوالے ہین تو سب محمدی ہوئی **قولہم** حافظ ابن حزم رح نی تقلید کو حرام کہا ہی جواب حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ تک. فما ذہب الیہ ابن حزم حیث قال التقلید حرام الخ انما یتم فیمن لہ ضرب من الاجتہاد ولو فی مسئلۃ واحدۃ وفیمن ظہر علیہ ظہورا بینا ان النبی صلعم امر بکذا ونہی عن کذا وانہ لیس بمنسوخ وفیمن یکون عامیا ویقلد رجلا من الفقہاء بعینہ ویری انہ یمتنع من مثلہ الخطاء وان ما قالہ ہو الصواب البتۃ واضمر فی قلبہ ان لا یترک تقلیدہ وان ظہر الدلیل علی خلافہ وفیمن لا یجوز ان یستفتی الحنفی مثلا فقیہا شافعیا وبالعکس ولیس محل فیمن لا یدین الا بقول النبی صلعم ولا یعتقد حلالا الا ما احلہ اللہ ورسولہ ولا حراما الا ما حرم اللہ ورسولہ لکن الخ انتہی مختصرا غایۃ الاختصار **قولہم** سعدی رحمہ اللہ نی کہا ہی ع عبادت بتقلید گمراہی است ٭ خنک رہروی را کہ آگاہی است **جواب** حضرت سعدی خود مقلد مین امام شافعی رح کی مقلد کی قول کو دلیل لاتی ہو عدم تقلید پر اور سعدی

کی قول کی بہی کچھہ تاویل ہوگی جیسے کہ ابن حزم رح کے قول کی ہی یا مراد ہی
تقلید سے کی نہج شناخت اللہ اور رسول کے کیونکہ ایمان تقلیدی بعضون کے
نزدیک معتبر نہین ہے جیسا کہ کہا ہے ؎ تحقیق طلب دین تقلید ۔ کفرست
بہ نزد اہل توحید ۔ یا یہہ کہ تحقیق بہر صورت تقلید سے بہتر ہے اور تقلید بہ نسبت
تحقیق کے گراہی ہے **قولہم** حضرت ابو حنیفہ رح نے حدیث کو نقل نہین کیا
جواب عدم نقل سے عدم علم ثابت نہین ہوتا اور یہی بہت مجتہدین نے
حدیث کو نقل نہین کیا **قولہم** حنفی مذہب کی موید اول تو کوئی حدیث ہی
نہین اور جو ہی بہی تو ضعیف ہی **جواب** اگر زیادہ نہین تو موطا امام محمد
اور فتح القدیر شیخ ابن ہمام کی مطالعہ فرمائیے پہر کہنا کہ کوئی حدیث اس مذہب کے
موید ہی یا نہین اور بعضی حدیث اول زمانہ مین قوی ہوتی ہتی پہر بعد مدت
کے بسبب کثرت راویون کے ضعیف ہو جاتی ہی محدثین اس قاعدہ کو خوب
جانتے ہین چونکہ حضرت ابو حنیفہ کا زمانہ بہ نسبت بہت محدثون کے اول ہی
تو یہہ بہی احتمال ہے کہ بعض حدیث ابو حنیفہ رح کے نزدیک صحیح ہون اور اون
کے نزدیک بسبب داخل ہونی کسی راوی ضعیف کے سلسلہ حدیث مین ضعیف ہون
بعضی حدیث کسیکے نزدیک ضعیف ہوتی ہی اور کسیکے نزدیک قوی جسکو ۔
جیسے راویون سے پہنچی ویسی ہی حدیث ہوئی اور ہم یہہ نہین کہتے ہین کہ
اول سے آخر تک سب اقوال فقہاء حنفیہ کے معتبر ہین بلکہ بہت اقوال بعضی متاخرین
اور متعصبین کے لچر اور بے سند ہین چنانچہ محقق حنفیہ بہی اون اقوال کو ہرگز
نہین مانتی اور اسطرح کے اقوال ہر مذہب مین ہوتی ہین **قولہم** حضرت ابو حنیفہ
کی تصنیف کوئی کتاب نہین **جواب** حضرت ابو حنیفہ رح کے اقوال جو
اونکے شاگرد امام محمد رح نے اونسے سنکر کتابون مین لکہی تو سند پائی گئی چنانچہ

۲۳

صحابہ رضہ کی تصنیف بہی کوئی کتاب موجود نہین ہے لیکن اقوال ان حضرات کے
کتابونمین مندرج ہین **قولہ** اب ابوحنیفہ رح کہان ہین کہ اونسے مسئلے پوچہین
ہمکو تو عالمون ہی سے پوچہ لینا کفایت کرتا ہے **جواب** یہہ بات ٹہیک ہے لیکن
علما بہی جب بعضے مسئلہ قران وحدیث سے دریافت نہین کر سکتے ہین تو کتب فقہ
سی دریافت کرکے تقلید حضرت ابوحنیفہ رح یا اور کسی مجتہد کی کرتے ہین سوال
ایسے تمام مسائل مین ایک ہی مجتہد کی تقلید لازم ہے یا یہہ بہی جائز ہے کہ ایک
مسئلہ مین ایک مجتہد کی اور دوسرے مسئلہ مین دوسری مجتہد کی **جواب** دونو
طرح جائز ہے - ہل یقلد غیرہ فی غیرہ المختار نعم لما علم من استفتائہم مرۃ واحدا
غیرہ کذا فی مسلم الثبوت والتحریر للشیخ ابن الہمام وغیرہما واللہ اعلم بالصواب
حاشیہ اور تیسیر شرح تحریر مین ہی وہل یقلد غیرہ ای غیر من قلدہ اولاً فی شی
فی غیرہ ای غیر ذلک الشی کان یعمل اولاً بقول ابی حنیفۃ وثانیاً فی آخر بقول
مجتہد آخر المختار کما ذکرہ الآمدی وابن الحاجب نعم للقطع بالاستقرار التام بانہم ای
المستفتین فی کل عصر من زمن الصحابۃ وہلم جراً کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ
غیرہ غیر ملتزمین مفتیاً واحدا وشاع وتکرر ولم ینکر انتہی اور تیسیر شرح تحریر مین ہے
وہل یقلد غیرہ ای غیر من قلدہ اولاً فی حکم ای غیر الحکم الذی عمل بہ اولاً المختار
فی الجواب نعم یقلد غیرہ فی غیرہ تقدیر الکلام المختار جواز التقلید لغیرہ فی غیرہ
بالاستقرار بانہم ای المستفتین فی کل عصر من زمن الصحابۃ کانوا یستفتون مرۃ واحدا
من المجتہدین ومرۃ غیرہ ای غیر المجتہد المذکور حال کونہم غیر ملتزمین مفتیاً واحدا
وشاع ذلک من غیر نکیر انتہی اور مسلم مین ہی ولو التزم مذہباً معیناً کمذہب ابی حنیفۃ
وغیرہ فہل یلزمہ الاستمرار علیہ فقیل نعم لان الالتزام لا یخلو عن اعتقاد حقیتہ
فیہ وقیل لا اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالے ولم یوجب علی احد ان یتمذہب

بمذہب رجل من الائمۃ الخ اور تقریر شرح تحریر مین ہی اذ لا واجب الا ما اوجبہ
اللہ تعالےٰ ورسولہ ولم یوجب اللہ ورسولہ علی احد من الناس ان یتمذہب
بمذہب رجل من الائمۃ فیقلدہ فی دینہ فی کل ما یاتی ویذر دون غیرہ وتہزا
لیس بلازم حتے یجب الوخار الخ کذا فی فتوی مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالی
ف بعضے صاحب کہتی ہین کہ اس مقام مین واجب سے مراد فرض ہی اور
ہم جو تقلید مذہب معین کو واجب کہتے ہین وہ واجب اصطلاحی فقہا ہی سو
اسکا جواب ہی کہ حکم واجب کا مانند حکم فرض کے ہے یعنی اوسکے عمل کرنی پر
ثواب اور ترک کرنی پر عذاب لیکن فرض کا منکر کافر اور واجب کا منکر فاسق
ہی جیسا کہ نقل کیا مصنف مدار الحق نے خلاصہ سی صفحہ ۱۰۳ مین پس کس دلیل
شرعی سی یہہ حکم نکلا کہ تقلید مذہب معین واجب اور تارک اوسکا مستحق عذاب
الہی کا ہی اور عبارات کتب اصول سی کہ بیان ہوچکین اور انشاء اللہ تعالےٰ
ہونگی کسیطرح اوسکا وجوب ثابت نہین ہوتا بلکہ تقلید غیر معین ثابت ہوتی ہی اور
جبکہ ائمہ اصول نے عدم وجوب تقلید معین کو باتفاق عمل صحابہ رض اور تابعین ثابت
کیا تو پہر کون شخص ہے کہ اتفاق ان حضرات کو ترک واجب قرار دی اور منتہی
الحصول مین ہی ہل یقلد المقلد العامل بمذہب فی حکم غیرہ فی غیرہ المختار نعم للقطع
بان المستفتین من عصر الصحابۃ رض وہلم جرا کانوا یستفتون مرۃ واحدا واخری
غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا وشاع ذلک ولم ینکر فکان اجماعا علی ان التزام
مذہب معین غیر لازم انتہی وقال الشرنبلالی فی العقد الفرید محصل ما ذکرناہ انہ
لیس علے الانسان التزام مذہب معین انتہی وہکذا فی رد المحتار انتہی کذا فی الفتوی
المذکور اور طوالع الانوار حاشیہ در المختار مین ہی منقول حضرت ابو المعانی سے
رحمۃ اللہ علیہ سی جنکا انتقال سنہ ہجری مین ہوا وجوب تقلید مجتہد معین لا تجب علیہ

لا من جہتہ الشرعیۃ ولا من جہۃ العقل کما ذکرہ الشیخ ابن الہمام من الحنفیۃ فی
فتح القدیر و فی کتابہ مسمّٰے بتحریر الاصول ولعدم وجوبہ صرح الشیخ ابن الحاجب
بعبد السلام فی مختصرہ منتہی الاصول من المالکیۃ والمحقق عضد الدین من
الشافعیۃ وذکر ابن امیر الحاج فی التحبیر شرح التحریر ان القرون الماضیۃ من
العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم او مفت تقلید رجل واحد بحیث لا یحکم ولا
یفتی فی شیٔ من الاحکام الا بقولہ انتہی ما فی الطوالع اور فرمایا حضرت بحر العلوم
نے شرح مسلم میں ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فایجابہ
تشریع جدید اور فرمایا امام نووی نے روضہ میں الذی یقتضیہ الدلیل انہ لا یلزمہ
التمذہب بمذہب بل یستفتی من شاء ولکن من غیر تلقط الرخص ولعل من منعہ لم
یثق بعدم تلقطہ انتہی اور تحبیر ابن امیر الحاج حنفی میں ہے لا یلزم احدا ان
یتمذہب بمذہب احد من الائمۃ بحیث یاخذ باقوالہ کلہا ویدع اقوال غیرہ کما قد
شاہ اور فرمایا امام ابو شامہ نے بیچ خطبہ کتاب اصول کے ینبغی لمن اشتغل بالفقہ
ان لا یقتصر علے مذہب امام ویعتقد فی کل مسئلۃ صحۃ ما کان اقرب الی الادلۃ
من الکتاب والسنۃ المحکمۃ انتہی کذا فی فتوی مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالی
اور آخر کتاب مختتم الوصول میں مرقوم ہے قال القرافی انعقد الاجماع علی ان من
اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر واجمع الصحابۃ رض ان من استفتی
ابا بکر وعمر رض فلہ ان یستفتی ابا ہریرۃ رض ومعاذ ابن جبل رض وغیرہما فمن ادعی رفع
ہذین الاجماعین فعلیہ البیان اقول وانت تعلم ان اجماع الصحابۃ لا یحتمل
النسخ باجماع آخر الخ من صلیہ اور رسالہ تقلید میں معیار حق سے منقول ہے اجماع
الصحابۃ بمنزلۃ آیۃ من کتاب اللہ والسنۃ المتواترۃ فیکفر جاحدہ الخ بعض
صاحب کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رض مجتہد نہتھے سو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت

ابوہریرہ رض بیشک فقیہ مجتہد مفتی حافظ حدیث اور خواص صحابہ سے تھے اور تھا
اونکا فتوی معتبر خیر القرون مین شرح مسلم مین ہی فان ابا ہریرة فقیہ مجتہد لا
شک فی فقاہتہ فان کان یفتی من النبی صلعم ولقد کان ہو یعارض قول ابن
عباس مع فتواہ کما روی فی الخبر الصحیح انہ خالف عن ابن عباس فی عدة الحامل
المتوفی عنہا حیث حکم ابن عباس ما بعد الاجلین و حکم ہو بوضع الحمل کان سلمان
یستفتی عنہ اور زمان سابق مین جو مجتہد ہوتا تہا فتیا لیتا حجة البالغہ مین ہے
وکان لا یتولی القضاء والافتاء الا المجتہد اور مین پوچھتا ہون معترض صاحب سے
کہ آیا حضرت معاذ بھی مجتہد تھے اور فتاوی عالمگیری مین ہی وفی نوادر داود
ابن رشید رض عن محمد رح فی رجل لیس بفقیہ ابتلی بنازلة فی امرأة فسال عنہا
فقیہا فافتاہ بامر من تحریم او تحلیل فعزم علیہ وامضاہ ثم افتاہ ذلک الفقیہ
بعینہ او غیرہ من الفقہاء فی امرأة اخری لہ فی تلک النازلة بخلاف ذلک
واخذ بہ وعزم علیہ وسعہ الامران جمیعا ولو کان ہذا الرجل سال بعض الفقہاء
عن نازلة فافتاہ بحلال او حرام فلم یعزم علی ذلک فی زوجتہ حتی سال فقیہا
اخر فافتاہ بخلاف ما افتاہ الاول فامضاہ علی زوجتہ وترک فتوی الاول
وسعہ ذلک ولو کان امضی قول الاول فی زوجتہ وعزم علیہ فیما بینہ وبین امرأتہ
ثم افتاہ فقیہ اخر بخلاف ذلک لا یسعہ ان یدع ما عزم علیہ ویاخذ بفتوی
الاخر قال محمد وہذا کلہ قول ابی حنیفة وابی یوسف وقولنا انتہی من عینیہ

ف بعضے صاحب نوادر کی روایت کو قبول نہین کرتی سو اسکا جواب ہے
کہ نوادر کی وہی روایت نا مقبول ہے جو خلاف ظاہر الروایت کی ہو نہ وہ
روایت کہ موافق اصول شرعی کے اور کتب مشہورہ مین منقول ور دوسرے
روایت کی مطابق ہو اور رسالہ تنویر الحق مطبوعہ دفعہ اول مین اس عبارت کے

یون تاویل کی کہ وسعۃ الامران سے مراد ہے نفاذ اوس
حکم کا اور نفاذ حکم سے جواز لازم نہین آتا اور دوسرے فقیہ سے مراد ہی مجتہد
فی المذہب ہے نہ مجتہد مستقل سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اس عبارت سے نفاذ حکم
ہرگز نہین معلوم ہوتا بلکہ لفظ امران کا اشارہ ہی طرف تحلیل اور تحریم کی
اور نفاذ حکم سائل کے منہی عنہ مین ہرگز نہین اور فقیہ آخر سے مجتہد فی المذہب
کے خاص کرنی کی سند کسی کتاب معتبر سے چاہیے بلکہ حضرت شیخ عبد الحق رح شرح
سفر السعادت مین یون لکھتے ہین واین طریقہ متاخران ہست وشک نیست
کہ این طریقہ مضبوط تر ومحکم تر ہست وگویند طریقہ پیشینیان برخلاف این بود
ایشان تعیین مذہب اتباع مجتہد واحد را از واجبات نمیدانستند مجتہد از اہل
باجتہاد خود بود وسبیل عوام رجوع بایشان بی آنکہ التزام متابعت احدی
کنند وانکار بر دیگری نمایند ہے ودر مسائل نوشتہ اند کہ اگر مردی را در ماده
واقعہ افتاد وحکم آنرا از مفتی پرسید بجانبی از حل وحرمت حکم کرد وبحکم وی
عمل نمود ووقت دیگر بازنی دیگر ہمان واقعہ رو نمود وبہ مفتی دیگر کہ بعد از
مفتی اول ہست رجوع آورد ووی برخلاف فتوی اول حکم کرد اگر باین زن
دیگر معاملہ بحکم این مفتی دیگر کند جائز باشد ہرچند واقعہ یکے ہست آن زن
مثلاً بحکم مذہب اول حلال بود واین بحکم مذہب ثانی حرام ولیکن در یاده یک زن
درست نبود این بجہت فرقی دیگر ہست کہ یک شخص محل حرمت وحلت نتواند
بود انتہی ملخصاً اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نی کتاب تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ و
التصوف مین یون فرمایا وہذا کلہ دلیل علی انہ یجوز الرجوع من فقیہ الی فقیہ وان
یکون الشخص حنفی المذہب فی المسئلۃ وشافعی المذہب او غیرہ فی اخرٰی کذا فی
المعایر **ف** اگر کوئی کہے کہ حضرت شیخ نی اس مقام مین طریقہ متاخرین یعنی

تقلید مذہب معین کو ترجیح دی ہی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت شیخ لی تقلید
معین کو مضبوط تر اور محکم تر لکہا ہے اس سے وجوب نہین نکلتا اور حضرت
شیخ رحمہ محض مقلد ہین اور منصب انکا محض نقل کردینا طریقہ متقدمین اور
متاخرین کا ہے نہ محاکمہ اور اجتہاد اور سلف صالح کے طریقہ سے کسکا طریقہ
محکم تر اور مضبوط تر ہوگا اور حضرت شیخ کی ترجیح برخلاف طریقہ سلف صالح
کی کسطرح قبول ہو اور حضرت شیخ خود از راہ انصاف کے درباب تقلید غیر معین
فرما چکے وہذا القول اقرب الی الانصاف چنانچہ آگے بیان ہوتا ہی انشاء اللہ
تعالے بلکہ سفر السعادت اور عالمگیریہ کی عبارت سے رجوع تقلید سی بعد العمل بہی
جائز معلوم ہوا چنانچہ یہی ہی قول حضرت ابوحنیفہ اور یوسف اور محمد کا اور
وجوب تقلید مذہب معین پر سب متاخرین کا بہی اتفاق نہین ہی بلکہ محققان
متاخرین بہی تقلید غیر معین کو جائز رکہتے ہین چنانچہ عقد الجید مین ہی ودہب
الاکثرون الی جوازہ منہم الامدی وابن الحاجب وابن الہمام والنووی واتباعہم
کابن حجر والرملی وجماعات من الحنابلۃ والمالکیۃ ممن یفضی ذکر اسمائہم الی
التطویل وہو الذی انعقد علیہ الاتفاق من مفتی المذاہب الاربعۃ من المتاخرین
واستخرجوہ من کلام اولئکہم الخ سوا اسکے ان مین مخالفت بعض متاخرین کی
معتبر نہین ہے چنانچہ ہدایہ مین ہی وفیما اجتمع علیہ الجمہور لایعتبر مخالفۃ البعض وذلک
خلاف لیس باختلاف والمعتبر الاختلاف فی الصدر الاول اور حجۃ اللہ البالغہ کے
صفحہ ۱۰۴ و قال لم یزل الناس یسئلون من اتفق من العلماء من غیر تقلید لمذہب
ولا انکار علی احد من السائلین الی ان ظہرت ہذہ المذاہب ومتعصبوہا من المقلدین
فان احدہم یتبع امامہ مع بعد مذہبہ عن الادلۃ مقلدا لہ فیما قال کانہ نبی ارسل
وہذا نای عن الحق وبعد عن الصواب لا یرضی بہ احد من اولی الالباب وقال الامام

ابو شامہ نے ینبغی لمن اشتغل بالفقہ ان لا یقتصر علی مذہب امام الخ اور ہمیارمین شرح
تحریر تصنیف سید بادشاہ سے نقل کیا افتی الشیخ المتفق علی علمہ وصلاحہ
العلامۃ عزالدین ابن عبدالسلام فی فتاواہ لا یتعین علی العامی اذا قلد اماما
فی مسئلۃ ان یقلدہ فی سائر مسائل الخلاف لان الناس من لدن الصحابۃ
الی ان ظہرت المذاہب یسئلون فیما یسنح لہم العلماء المختلفین من غیر نکیر
انتہی مختصراً اور اوسیمین ہے منقول تحریر ابن ہمام سے وہل تقلید غیرہ فی
غیرہ المختار نعم للقطع بانہم کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ غیر ملتزمین مفتیا
واحدا الخ اور اوسکی شرح مین سید بادشاہ نے لکھا ہے ولم یوجب علی احدان
یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فیقلدہ فی کل ما یاتی ویذر غیرہ الخ اور کہا
ابن حاجب نے بیچ مختصر الاصول کے وفی مثلہ آخر المختار جوازہ اور کہا قاضی
عضدالدین نے اوسکی شرح مین واما فی حکم مسئلۃ اخری فہل یجوز لہ ان یقلد
غیرہ المختار جوازہ لنا القطع بوقوعہ فی زمن الصحابۃ رضی اللہ عنہم فان الناس فی
کل عصر یستفتون المفتین کیف ما اتفق ولا یلتزمون سوال مفت وقد شاع و
تکرر ولم ینکر الخ اور اوسیمین ہی مسلم الثبوت سی وہل تقلید غیرہ فی غیرہ المختار نعم
الی ان قال ولم یوجب علی احدان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ الخ اور
شرح مسلم سے المختار نعم ان شاء اللہ لما علم من استفتائہم مرۃ اماما واحدا ومرۃ اخری
اماما غیرہ من غیر نکیر من احد فصار اجماعا متواترا وہذا البحث لا مجال للممارات فیہ
الی ان قال اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالی والحکم لہ ولم یوجب علی احدان
یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ الخ اور مغتنم الحصول سے ولم یوجب علی احدان
یتمذہب بمذہب امام بعینہ الی ان قال بل لا یصح للعامی مذہب ولو تمذہب بہ
لان المذہب انما یکون لمن لہ نوع نظر واستدلال ومعرفۃ باقوال ائمۃ الاحکام

واما من لم يتاہل لذلک وقال انا حنفی او شافعی کان لغواً کقولہ انا فقیہ او نحوی
الخ اور عقد الجید مین ہے بیچ حق عالم صاحب نظر کے کہ مذہب اختیار کرنا جسکو
پہنچتا ہے بسبب حصول غلبۂ ظن فضلیت ایک امام کے اذا اراد ہذا المتجران
یعمل فی مسئلہ بخلاف مذہب امامہ مقلدا فیہا لامام آخر ہل یجوز لہ ذلک اختلفوا
فیہ فمنعہ الغزالی وشرذمة وہو قول ضعیف عند الجمہور لان مبناہ علی ان الانسان
یجب علیہ ان یاخذ بالدلیل فاذا فات ذلک بجہلہ بالدلیل قمنا اعتقاد فضلیة
امامہ مقام الدلیل فلا یجوز لہ ان یخالف الدلیل الشرعی ورد بان اعتقاد فضلیة
الامام علی سائر الائمة مطلقا غیر لازم فی صحت التقلید اجماعاً لان الصحابة و
التابعین کانوا یعتقدون ان خیر ہذہ الامة ابوبکر ثم عمر رض وکانوا یقلدون فی
کثیر من المسائل غیرہما بخلاف قولہما ولم ینکر علی ذلک احد فکان اجماعاً علی ما
قلناہ وذہب الاکثرون الی جوازہ وہو الذی انعقد علیہ الاتفاق من مفتی المذاہب
الاربعة من المتاخرین انتہی مختصراً اور ایضاح الحق تصنیف مولانا محمد اسمعیل شہید
مرحوم میں ہے وتقلید شخصے معین از مجتہدین ومشایخ در ارکان دین نہ بلکہ
ہمینقدر کافی است کہ وقتی کہ حاجتے پیش آید از کسی از ایشان استفسار کردہ
شود الی ان قال وعنوان وشعار خود محمدیت خالصہ وتسنن قدیم باید داشت
نہ تمذہب بمذہب خاص وانسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ مذاہب وطرق را مثل
دکاکین عطاران باید شمرد الخ اور تنویر العینین مین ہی وقد غلی الناس فی التقلید
وتعصبوا فی التزام تقلید شخص معین حتی منعوا الاجتہاد فی مسئلہ ومنعوا تقلید غیر
امامہ فی بعض المسائل الخ اور معیار الحق مین نقل کیا تحصیل التعرف فی معرفة
الفقہ والتصوف تصنیف شیخ عبد الحق رح سے فکان طریق المتقدمین انہم لا یرون
التزام مذہب معین الی ان قال وہذا القول قرب الی الانصاف والعدل انتہی مختصراً

الله حجة الله البالغة میں ہے صفحہ ۱۵۲ منقول بحر الرائق سے ان کان عامیا
لیس له مذہب معین فمذہبه فتوی مفتیه کما صرحوا به فان افتی حنفی اعاد العصر
والمغرب وان افتاه شافعی فلا یعیدہما ولا عبرة برأیه وان لم یستفت احدا
وصادف الصحة علی مذہب مجتهد اجزأه ولا اعادة علیه اور صراط مستقیم
مولانا اسمعیل شہید مرحوم میں ہے تمہید ثانی در اعمال تابع مذاہب اربعہ کہ رائج
در تمام اہل اسلام است بہتر و خوب است لیکن بعد پیغمبر صلے الله علیه وسلم تعلیم
مسلک شخص از مجتہدین ندارند بلکه علم نبوی منتشر در آفاق گردیده بموجب
مقتضای وقت بہر کس رسیده و بعد از انکه کتب مصنف شده جمعیت آن
علوم ظاہر گشته الخ اور حجة الله البالغة میں ہے صفحہ ۱۵۹ اعلم
ان الناس کانوا قبل المأة الرابعة غیر مجمعین علی التقلید الخالص لمذہب واحد
بعینه الخ اقول وبعد القرنین حدث فیہم شئ من التخریج غیر ان اہل المأة
الرابعة لم یکونوا مجتمعین علی التقلید الخالص علی مذہب واحد والتفقه له والحکایة
لقوله کما یظہر من التتبع بل کان فیہم العلماء والعامة وکان من خبر العامة
انہم کانوا فی المسائل الاجماعیة التی لا اختلاف فیہا بین المسلمین او جمہور المجتہدین
لا یقلدون الا صاحب الشرع وکانوا یتعلمون صفة الوضوء والغسل والصلوة
والزکوة ونحو ذلک من آبائہم او معلمی بلدانہم فیمشون حسب ذلک واذا وقعت
لہم واقعة استفتوا فیہا ای مفت وجدوا من غیر تعیین مذہب وکان من خبر الخاصة
انه کان اہل الحدیث منہم یشتغلون بالحدیث الخ فان لم یجد فی المسئلة ما یطمئن به
قلبه لتعارض النقل وعدم وضوح الترجیح ونحو ذلک رجع الی کلام من مضی من
الفقہاء فان وجد قولین اختار اوثقہما سواء کان من اہل المدینة او من
اہل الکوفة وکان اہل التخریج منہم یخرجون فیما لا یجدونه مصرحا ویجتہدون

فی المذہب وکان ہولاء ینسبون الی مذہب اصحابہ فیقال فلان شافعی فلان
حنفی وکان صاحب الحدیث ایضاً قد ینسب الی احد المذاہب لکثرۃ موافقتہ
کالنسائی والبیہقی ینسبان الی الشافعی وکان لایتولی القضاء ولا الافتاء
الا مجتہد ولا یسمی الفقیہ الا المجتہد ثم من بعد ہذہ القرون کان ناس اٰخرون ذہبوا
یمیناً وشمالاً وحدث فیہم امور منہا الجدال والخلاف فی علم الفقہ الخ ومنہا انہم
اطمئنوا بالتقلید ودب التقلید فی صدورہم دبیب النمل وہم لایشعرون وکان
سبب ذلک تزاحم الفقہاء وتجادلہم فیما بینہم الخ وایضاً جہل رؤس الناس و
استفتاء الناس من لا علم لہ بالحدیث ولا بطریق التخریج کما تری ذلک ظاہراً
فی اکثر المتاخرین وقد نبہ علیہ ابن الہمام وغیرہ وفی ذلک الوقت یسمی
غیر المجتہد فقیہاً ومنہا ان اقبل اکثرہم علی التعمقات فی کل فن الخ انتہی مختصراً
اور میزان حضرت عبد الوہاب شعرانی میں ہے مطبوعہ دہلی صفحہ ۴۴ و ۴۵
لیطابق قوالی تقلید ہم بین قولہم باللسان ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من
ربہم وبین اعتقادہم ذلک بالجنان الخ ایضاً صفحہ ۵ فمن قوی منہم من حیث
ایمانہ وجسمہ خوطب بالعزیمۃ والتشدید الوارد فی الشریعۃ صریحاً او المستنبط منہا
فی مذہب ذلک المکلف او غیرہ ومن ضعف منہم من حیث مرتبۃ ایمانہ او
ضعف جسمہ خوطب بالرخصۃ والتخفیف الوارد کذلک فی الشریعۃ صریحاً او
المستنبط منہا فی مذہب ذلک المکلف او مذہب غیرہ الخ ایضاً صفحہ ۱۴
وکان الامام ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی یقول ولم یبلغنا عن احد من الائمۃ
انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب معین لایری صحۃ خلافہ بل المنقول عنہم تقریرہم
الناس علی العمل بفتوی بعضہم بعضاً لانہم کلہم علی ہدی من ربہم وکان یقول
ایضاً لم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احداً

من الامۃ بالتزام مذہب معین لا یری خلافہ و ما تاکب الا لان کل مجتہد مصیب انتہی ونقل العراقی الاجماع من الصحابۃ رضی علی من استفتی ابا بکر و عمر رضی وقلدہا فلہ بعد ذلک ان یستفتی غیرہما من الصحابۃ رضی ولیعمل بہ من غیر نکیر واجمع العلماء علی من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء بغیر حجر ومن ادعی دفع ہذین الاجماعین فعلیہ الدلیل انتہی والامام الآتانی من الائمۃ المالکیۃ یقول یجوز تقلید کل من اہل المذاہب فی النوازل الخ ایضاً صفحہ ۴۸ وفی الحدیث اختلاف امتی رحمۃ وکان الاختلاف علی من قبلنا عذاباً او قال ہلاکاً انتہی ومعنی رحمۃ ای توسعۃ علی الامۃ ایضاً صفحہ ۴۷ فالعاقل من اقبل علی العمل باقوال جمیع الائمۃ بانشراح صدرہ لانہا کلہا لا تخرج عن مرتبتی المیزان تخفیف و تشدید اور حجۃ اللہ البالغہ میں ہی صفحہ ۱۲۵ وسئل الامام الحجندی عن رجل شافعی المذہب ترک صلوۃ سنۃ او سنتین ثم انتقل الی مذہب ابی حنیفۃ کیف یجب علیہ القضاء القضی اما علی مذہب الشافعی او علی مذہب ابی حنیفۃ فقال علی ای المذہبین قضی بعد ان یعتقد جوازہا **ف** واجب ہونی تقلید معین ایک مذہب پر کوئی دلیل شرعی قایم نہین ہی لیکن بعض صاحب جمع اوسکی وجوہ بیان کرتی ہین بعض اونمین سے یہان نقل ہوتی ہین ازانجملہ **قولہم** اجماع امت ہے شرقاً و غرباً تقلید مذہب معین پر تو اسکا **جواب** یہی کہ اسکو اجماع نہین کہتے بلکہ عمل در آمد ہی اور رواج ہے اکثر ملک اور شہرو ن کا اور اس عمل درآمد اور رواج سے واجب ہونا نہین نکلتا اور کسی کا مروج ہو جانی سے واجب نہین ہو جاتا چنانچہ ہر قوم اور ہر شہر اور ہر ملک مین بیاہ شادی مین کسیکے برتنے کپڑے لباس مین جدا جدا رواج ہوتا ہے بلکہ اکثر مرد اور عورتون کو رواج و رسم کا چھوڑنا نفس پر بہت ناگوار ہوتا ہی

یہان کلام دلیل شرعی مین ہی نہ رواج مین اجماع کی تعریف یہ ہی کہ وہو
اتفاق المجتہدین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر علی امر نقل کیا اوسکو رسالہ
تنقید مین عضدی سے اور معیار مین تنقیح سے نقل کیا الرکن الثالث الاجماع
وہو اتفاق المجتہدین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر علی حکم شرعی اور
فرمایا مولانا عبد العزیز ملتانی نے اپنی کتاب یاقوتہ مین الاجماع ہو اتفاق
المجتہدین فی عصر علی حکم الجواب ثابت کرنا چاہیے کہ یہ اجماع کس زمانہ مین ہوا اور
اگر فرضًا اس امر کو اجماع ہی مقرر کیا جاوے تو اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
ہوچکا ہی اوپر عدم وجوب تقلید معین کے جیسا کہ کتب اصول سے بیان
ہوچکا سو اجماع خیر القرون کو کوئی اجماع منسوخ نہین کرسکتا چنانچہ نقل کیا
صاحب تنقید نے عضدی سے الاجماع لا ینسخ ولا ینسخ بہ اور اوسمین ہی منقول
ہو دن سی اما اجماع الصحابۃ بمنزلۃ آیۃ من کتاب اللہ والسنۃ المتواترۃ
فیکفر جاحدہ ثم اجماع المتاخرین علی احد اقوال السلف بمنزلۃ الصحیح من الاحاد
اور مختصر الاصول مین ہی اقول و انت تعلم ان اجماع الصحابۃ لا یحتمل النسخ
باجماع آخر **قولہم** اگر تقلید جائز نہوتی تو صدہا اولیا اللہ اور بزرگان
دین کہ مقلد تھے گمراہ ہوئے **جواب** جو کوئی کہتا ہی کہ تقلید جائز نہین
وہ گمراہ ہی دعوی یہہ ہی کہ تقلید مذہب معین کی واجب نہین سو یہہ امر
عمل صحابہ اور تابعین سے ثابت ہوچکا اور تقلید ایک مذہب معین کے اگر
واجب ہوتی تو صحابہ اور تابعین تارک واجب ہوتی **قولہم** بڑے بڑے
اولیا اللہ مثل حضرت جنید اور حضرت غوث الاعظم اور بہاؤ الدین
نقشبند اور حضرت نظام الدین اولیا اور حضرت بابا فرید اور حضرت
قطب الدین بختیار اور حضرت معین الدین اور حضرت شاہ مدار اور حضرت

حاجی مخدوم چراغ ہند اور حضرت سلطان اشرف وغیرہ ساری لوگون نے
خاص ہون یا عام بموجب حکم اللہ عز وجل و رسول صلعم کے اسی چارون مذہب
سی ایک ہی مذہب اختیار کیا اور ہمنی جب سی ہوش سنبھالا اپنی ملک کے
ساری عالم اور مفتی اور مرشد درویش اور خواص وعوام لوگون کو حنفی مذہب
پہ پایا دوسری مذہب کا لاگ یہان نہ دیکھا اور چارون مذہب حق ہین
اور چارون مذہب کی چار مصلے مکہ معظمہ مین ہین انتہی مختصرا کذا فی
الرسالۃ اطمینان القلوب **جواب** اس بات سی واجب ہونا تقلید
ایک مذہب کا نہین ثابت ہوتا بعضے صاحب ایک مذہب کی تقلید کرتی
ہین لیکن اس تعیین کو واجب نہین جانتی اور یہہ سب حضرات خود
مقلد تہی مقلد کا قول فعل تقلید کی باب مین سند نہین ہوسکتا دلیلین
شرعی چار ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور سب کے بعد قیاس صحیح
مجتہد کا کہ مستنبط ہوتا ہی ان تینون سی کوئی دلیل لاتی ہو تو ان چارون
دلیلون سی لاو اور اعتقاد واجب ہونی تقلید معین مذہب والحمد کا ہے
تو دلیل چاہیی کتاب اور سنت اور اجماع سی چنانچہ شرح مسلم مین ہے
ثم القیاس مظنون الافادۃ ولا یحصل بہ الیقین عند الجمہور فلا یثبت بہ العقائد
اور ہم کہتے ہین کہ حضرت حسنین اور حضرت عباس اور حضرت سلمان فارسی
اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت معاذ اور حضرت ابوذر اور حضرت جابر
اور حضرت انس اور حضرت سعد ابن معاذ اور حضرت سعد ابن عبادہ اور
حضرت اسید ابن حضیر اور حضرت خالد اور حضرت عکرمہ اور حضرت عمار
اور حضرت سعد ابن ابی وقاص اور حضرت عمران ابن حصین اور حضرت
کعب ابن مالک رضی اللہ عنہم اور سوای انکی بہت صحابہ کرام کہ سب

اولیا سی اشرف ہین اونہون نی ایک مذہب معین اختیار نہین کیا بلکہ
صحابہ کرامؓ مین بہی دو طرح کی آدمی تہی خواص اور عوام سو عوام جو متمسک
تہی خواص سے پوچہہ لیتی بدون قید اور تعیین شخص معین کی اور اگر
کہو کہ او سو قتمین مذہب کب تہی سو اوسکا جواب یہ ہی کہ جو مسئلہ قران اور
حدیث سی ظاہر ہوا اوسمین قیاس صحیح کرکے اوسکو نکالنا اسکو مذہبا
کہتے ہین سو یہہ بات صحابہ کرامؓ مین موجود تہی اور اگر اونکی زمانہ مین
مذہب اور تقلید نہوئی تو مذہب اور تقلید بدعت ٹہرا اور یہہ جو تمنی
کہا کہ ان اولیا اللہ نی بموجب حکم اللہ اور محمد صلعم کے ایک ہی مذہب
اختیار کیا یہان اللہ کی حکم سی اگر حکم ایجادی مراد ہی تو تمہاری مطلب
مفید نہین کیونکہ جو کچہہ بہلا برا ایمان کفر ہی تو سب اسی حکم سی پیدا ہوئے ہیے
اور سب کا خالق اور موجد اللہ ہی اور اگر حکم ایجابی مراد ہی تو بتلاؤ کہ
کونسی آیت یا حدیث ہی جسمین سی واجب ہونا مذہب معین کا نکلتا ہی
اگر ثابت کردوگی تو ہمکو قبول حق مین انکار نہین اور تمہاری ہوش سنبہالنے
کے زمانہ کی سند نہین ہوسکتی سند صحابہ کبارؓ کے زمانہ کی ہی اور اس زمانہ
کی کسی عالم اور قاضی اور مفتی اور درویش اور مرشد اور خواص اور عوام اکا
فعل حجت نہین ہوسکتا حجت شرعی جو ہین سو بیان ہوچکین اور ہمنے
جب سی ہوش سنبہالا تحقیقاً یہی دریافت کیا کہ صحابہؓ اور تابعینؒ کی
زمانہ مین کہ بموجب حدیث کی سب زمانون سی بہتر ہین کسی مفتی اور قاضی
اور درویش اور مرشد اور خواص اور عوام کو مقید اور واجب سمجہنی والا
ایک مذہب معین کا نہ پایا اور تمنی چارون مذہب کو برحق کہا زبان سی
لیکن بموجب عمل کے ایک کو حق اور تین کو ناحق ٹہرا رکہا ہی اور ہم کہتی ہین

کہ یہہ چارون مذہب اور سوای انکی اور صدہا مذہب کہ جنکے مسائل اب
نہایت کمیاب ہین سب برحق ہین اور احتمال خطا کا ہر مذہب کے اقوال مین
ہوتا ہی اور چارون مصلونکا ہونا کہ معظمہ مین کچہہ دلیل شرعی نہین ہی
بادشاہون کے زمانہ مین لوگون نی بموجب چار مذہب مشہورہ کی چار
مصلے بنا دیی ہین کسیکا قول فعل حجت نہین ہوسکتا اور لکہا ہی حضرت
مولانا شاہ عبد العزیز رح نی تفسیر عزیزی مین ماتحت اس آیۃ کریمہ کی وما اللہ
بغافل عما تعملون یعنے و نیست خدای تعالی غافل از آنچہ میکنید از جہت
کہ استقبال قبلہ نمائید نماز شما عند اللہ صحیح است و ثواب از جناب او بر آن
موعود و محتمل است کہ این جملہ برای تخویف و تہدید باشد یعنی و خدای تعالی
بیخبر نیست از آنچہ در زمان آیندہ عمل خواہید کرد و از راہ بدعت یک یک جہت را
از جہات کعبہ تقسیم خواہید نمود و در ترجیح و تفضیل جہت مختارہ خود ہر کس سخنے
خواہد آورد مثلاً حنفیہ جہت جنوب را اختیار خواہند کرد و امام ایشان جانب
شمال کعبہ خواہد استاد و در مقام فخر خواہند گفت کہ قبلہ ما قبلہ ابراہیمی است
زیرا کہ آنجناب جانب میزاب متوجہ میشد و شافعیہ جہت غرب را اختیار
خواہند کرد و امام ایشان در شرق کعبہ خواہد استاد و در مقام فخر خواہند
گفت کہ ما استقبال باب کعبہ می نمائیم و قبلہ ما قبلہ منصوصہ است کہ واتخذوا
من مقام ابراہیم مصلی و علی ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجیح جہات
خود ہمین قسم نکات خواہند آورد و لیکن اینہمہ نکات شعریہ است و نزد
اہل دین قابل التفات نیست انتہی صفحہ ۳ مطبوعہ مطبع محمدیہ **قولہم**
حضرت سید احمد صاحب نے حنفی مذہب کا فخر کیا اور فرمایا کہ حنفی مذہب
اللہ کی یہان ایسا مقبول ہی کہ حنفی لوگون سی بڑی بڑی خدمتین لیتا ہی

مثلاً غلبہ اسلام کہ بادشاہ بخارا اور سندا اور توران اور روم حنفی مذہب ہے اور
خدمت حرمین شریفین حنفی بادشاہ کی ذمہ پر ہی **جواب** حنفی مذہب کے
اچھی ہونیمین کلام نہین لیکن اس غلبہ اور خدمت حرمین شریفین کے
ہونیسی اور مذہبونکا باطل اور مرجوح ہونا اور تقلید معین کا واجب ہونا
ثابت نہین ہوتا غلبہ اور ترجیح مسئلہ کی موقوف ہی مطابق ہونی پر ساتھ
کتاب اور سنت کی اور ہم بہی فخر کرتی ہین ساتھ اپنی پیشواؤن کی ولا ساتھ
امام ابحنیفہ رح کی اس وجہ سی کہ جس وجہ سی حضرت سید صاحب نے فخر کیا
اور حضرت امام شافعی کی ساتھ اس وجہ سی کہ وہ مطلبی ہین اور تمام اہل
عرب کہ ہمسایہ بیت اللہ اور بیت الرسول کی ہین اونہین کی مذہب کی
مسائل اجتہادی پر عامل ہین اور حضرت امام احمد کی ساتھ اسوجہ سے
کہ اونکو مسائل قیاسی اجتہادی مین ظاہر نص کی بہت رعایت ہی اور
حضرت امام مالک کے ساتھ اسوجہ سی کہ وہ خاص حضرت رسول صلعم کی شہر
کے رہنی والے ہین اور سوای انکی اور ایمہ مجتہدین اہل سنت کی ساتھ
کہ جنہون نی مسائل دینی آیات قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سی نکالے
اور مثل معتزلیون اور شیعیون اور خارجیون وغیرہ بدمذہبون کی اپنی راے
اور ہواے نفس کے تابع نہین ہوی اور نصوص کو قیاس پر مقدم کیا
اور ہم فخر کرتی ہین ساتھ حضرت امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ محدثین
کی جنہون نی حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت
حفاظت سی محفوظ رکہی اور قوی کو ضعیف سی جدا کیا اور ہم فخر کرتی
ہین حضرت ابو الحسن اشعری اور ابو منصور ماتریدی وغیرہ پیشوایان
علم عقاید کی ساتھ اور حضرت حسن اور جنید اور محمد غزالی اور حضرت

سید عبد القادر جیلانی رح وغیرہم پیشوایان علم تصوف کی ساتھہ کہ جنہون نے
علم سلوک اور اخلاق کی مسائل مطابق کتاب اور سنت کی بیان فرمائی
اور ہم فخر کرتی ہین سب حافظان اور قاریان قرآن مجید کی ساتھہ کہ
جنہون نی اللہ جلشانہ کی کلام پاک اور اوسکی صحت الفاظ کی محافظت
کرکے اللہ تعالی کی نائب اور مصداق اس آیت کی ہوئی وانا لہ لحافظون
اور ہم فخر کرتی ہین سب اولیاء اللہ کی ساتھہ کہ اس مذہب اہل سنت و
جماعت نی ساتھہ اونکی تقوی اور طہارت کی فروغ پایا بلکہ سب سے زیادہ
فخر کرتی ہین ساتھہ خلفاء راشدین اور صحابہ اور تابعین رض کے کہ جنکا قول
و فعل سب کو سند ہی اور ہم اور یہہ سب حضرات ممدوحین فخر کرتی ہین ساتھہ
اسبات کی کہ امت مین ہوئی حضرت رسول کریم صلعم کی کہ سید الانبیا اور
ختم المرسلین اور اول شفیع یوم الدین اور اشرف مخلوق رب العالمین ہین
صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین **قولہم** اگر مذہب معین ہو تو خوف
ہی تلفیق مین پڑنی کا اور تلفیق بالاتفاق باطل ہی **جواب** صحابہ کرام
اگر تلفیق کو جائز رکھتے تھی تو اب بھی جائز ہی اور اگر باطل جانتی تھی تو
تو اس امر کو اول ثابت کرو پہر جہان تلفیق لازم آتی ہو اوس امر سی
احتراز کرنا چاہیی کیونکہ تلفیق ہر مقام مین لازم نہین آتی اور تلفیق کی
جائز اور باطل ہونے مین متاخرین کو بھی اختلاف ہی طحطاوی مین ہے
منہ وان الحکم الملفق باطل بالاجماع اور اوسی مین ہی قولہ باطل با
لاجماع لعلہ لم یعتبر القول بجوازہ اور اوسی مین ہی لان لا یلزم تلفیق وہو
باطل خلافا لابن ہمام افادہ ابو السعود اور معیار مین نقل کیا قول صاحب
بحر کا رسالہ بعد الوقف لا علی وجہ الاستدلال سی وما وقع فی اخر التحریر

من منع التلفیق فانما عزاہ الی بعض المتاخرین ولیس ہذا المذہب انتہی اور
قول ملا فروخ حنفی مکی کا قول سدیدیہ مین قد استفاض عند فضلاء العصر منع
التلفیق فی التقلید وذلک بان یعمل مثلا فی بعض اعمال الطہارۃ والصلوۃ
او احدہما بمذہب امام وفی البعض بمذہب امام آخر ولم اجد علی امتناع
ذلک برہانا بل قد اشار الی عدم منعہ المحقق ابن الہمام وانہ لم یدرما منع
منہ ونقل منع التلفیق من بعض المتاخرین الخ **قولہم** مسلم مین ہی ولو حکم
بخلاف اجتہادہ کان باطلا اتفاقا الخ پہر جب کہ مجتہد کو اپنی مذہب کی
خلاف پر عمل جائز نہوا تو اونکی مقلد کو بہی نچاہیے **جواب** مقلد کو مجتہد
پر قیاس کرنا نچاہیے اور اوسکے بعد مسلم مین مذکور ہی ولا یجوز لہ التقلید
مع اجتہادہ اجماعا یہان یہہ نہین کہا لا یجوز لہ التقلید مع تقلیدہ اور مختصر
الاصول مین مختصر سی نقل کیا ولو حکم المقلد بخلاف اجتہاد امامہ جری علی جواز
التقلید غیرہ کذا فی المعیار **قولہم** اگر تقلید مذہب معین کی نہو تو خوف ہی کہ عوام
لوگ ہر مذہب کی رخصتین یعنی آسان مسئلے جو نفس کے موافق ہون اختیار
کرلین اور یہ امر ممنوع ہی بالاجماع **جواب** آسان مسئلے ہر مذہب مین
ہوتی ہین مقید مذہب معین کا بہی اپنی مذہب سی آسان مسئلے اختیار کر
رہی اور آسان مسئلے کسی نیت فاسد سی اختیار کرنا برا ہی اور واسطی سہولت
یا بچائی دین کی ہو تو کیا حرج ہی اور فرضا اگر آسان مسلونکا اختیار کرنا
برا بہی ہو تو یہہ لازم نہین کہ جو کوئی تقلید معین نکری وہ ضرور آسان سے
مسئلہ اختیار کر لیگا اور حضرت امام عبد الوہاب شعرانی قوی کی واسطی آسان
مسلون سی منع کرتی ہین اور ضعیف کیواسطے آسان مسلون پر عمل کرنا پسند
کرتی ہین خواہ کسی مذہب کی ہون جیسا کہ بیان ہو چکا اور میزان الشعرانی میں

ہی صفحہ ۲ مطبوعہ دہلی و لذلک صح لک القول بان اللہ تعالیٰ لم یکلف عبادہ
بما لیشق ابدا بل دعا صلی اللہ علیہ وسلم علی من شق علی امتہ لقولہ صلی اللہ علیہ
وسلم اللہم من ولی من امور امتی شیئا فرفق بہم فارفق اللہم بہ ومن شق علی
امتی فاشقق اللہم علیہ الخ اور صفحہ ۱۰ مین لکن شان اہل المذاہب اذا عملوا با
لرخصۃ یعملون بہا وعندہم منہا خطر وضیق فی نفوسہم لعدم معرفتہم توجیہا
وموافقتہا للکتاب والسنۃ بخلاف صاحب ہذہ المیزان فانہ یعمل بہا مع
انشراح القلب لمعرفۃ توجیہا وموافقتہا للکتاب والسنۃ الخ اور لکہا جناب
مولوی بشیر الدین صاحب نے بیچ فتوی اپنی کی کہ تتبع الرخص یعنی آسان
مسئلون پر عمل کرنے سے اگر مقصود نقض قضائی قاضی ہو تو جائز نہین اور اگر
مقصود اوس سی سہولت اور تخفیف ہو تو جائز ہی چنانچہ تصریح اوسکی کی
ہی امام قرافی نی اور اسیکی طرف مائل ہی کلام شیخ تقی الدین اور شیخ
عز الدین عبد السلام کا اور تحریر ابن ہمام مین ہی وتخریج منہ جواز اتباع
رخص المذاہب ولا یمنع منہ مانع شرعی الخ اور نقل کیا سید بادشاہ نی شرح
تحریر مین مدخل سے قول عمر بن عبد العزیز کا ما یسرنی ان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم لم یختلفوا لانہم لو لم یختلفوا لم تکن رخصۃ الخ اور جامع صغیر سی عن عمر مرفوعا
افضل امتی الذین یعملون بالرخصۃ اور اوسی مین ہی وما نقل عن ابن عبد البر انہ
لا یجوز للعامی تتبع الرخص اجماعا فلا نسلم صحۃ النقل منہ ولو سلم فلا نسلم دعوی
الاجماع الخ اور کہا محب اللہ نی شرح مسلم مین اذ فی تفسیق تتبع الرخص عن
احمد روایتان فلا اجماع ولعل روایۃ التفسیق انما ہو فیما اذا قصد التلہی فقط
لا غیر انتہی اور اوسی مین ہی لکن شرط لابد ان لا یکون اتباعہ للرخص للتلہی کعمل
حنفی بالشطرنج علی رای الشافعی قصدا الی اللہو وکشافعی شرب المثلث

للتلہی ۔ وہذا حرام بالاجماع لان التلہی حرام بالنص القاطعۃ فافہم انتہی
ہکذا فی المعیار اور عقد الجید مین ہی منقول قنیہ سی ثم ینبغی للمفتی ان یفتی
الناس بما ہو اسہل علیہم کذا ذکرہ البزدوی فی شرح الجامع الصغیر ینبغی للمفتی
ان یاخذ بالایسر فی حق غیرہ خصوصا فی حق الضعفاء لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام
لابی موسی الاشعری ومعاذ حین بعثہما الی الیمن یسرا ولا تعسرا اور فرمایا
مولانا قطب الدینخان صاحب مدظلہ نی بیچ کتاب مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ
شریف کی باب الاعتصام مین **ف** حضرت نی ایک چیز کی یعنی روزہ مین
اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر مین روزہ افطار کیا یہ رخصت کی بات ہی
اور معنی اخیر حدیث کی یہ کہ مین باوجود کمال تقوی اور ڈرنی کی عمل رخصت
پر کرتا ہون یہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنی مین
بڑی بڑی حکمتین ہین ظاہر کرنا عجز کا ہی اور ضعف بشریت کا اور رفع شکست
نفس کی اسی لیی حضرت نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی کہ عمل
کیا جاوی رخصتون پر یعنی آسانیون پر جیساکہ دوست رکھتا ہی کہ عمل
کیا جاوی عزیمتون پر یعنی اولی چیزون پر انتہی ما فی مظاہر حق **ف**
رخصت پر عمل کرنا جب جائز ہے کہ وہ رخصت برخلاف ادلہ اربعہ شرعیہ کے
نہو اور اوس عمل مین کسی کی حق تلفی لازم نہ آوی اور دن رات ہر وقت
ہر مسئلہ مین رخصتون ہی پر عمل کرنا اپنا شیوہ نکری **قولہم** یہ زمانہ فساد کا ہے
اس زمانہ مین یہی مصلحت ہے کہ تقلید معین مذہب حنفی کی ہو **جواب** کیا
مصلحت ہوگی زیادہ اس سے کہ اللہ تعالی سیرت صحابہ ہمکو نصیب کرے
مشکوۃ شریف کی باب الاعتصام مین ہی وعن ابن مسعود قال من کان
مستنا فلیستن بمن قدمات فان الحی لا یؤمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کانوا فضل ہذہ الامۃ ابرہا قلوبا واعمقہا علما واقلہا تکلفا
اختارہم اللہ لصحبۃ نبیہ واقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم علی آثارہم
وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم اور فساد کے
زمانہ مین تو بہت ہی ضروری عمل کرنا اون امور پر کہ مطابق سنت کے ہون
حدیث شریف مین آیا ہی من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مأۃ شہید
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا
فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ
وایاکم ومحدثات الامور المحدثات اور حدیث مین آیا ہی وتفترق امتی علی
ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ
قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی اور فرمایا اللہ تعالی نے والذین اتبعوہم
باحسان رضی اللہ عنہم اور ہماری سی مصلحت کے نوبت یہان تک پہنچی کہ
امر مصلحتے امر شرعی بن گیا اور حضرت امام شافعی وغیرہ کی مذہب پر عمل
کرنیکو لوگ ایسا برا جاننے لگے جیسے معتزلی اور خارجی کو واللہ کہ یہ بات
تجربہ کو پہنچی ہے اور بعضون کی نوبت کفر تک پہنچی ایکدفعہ تیرہٹہ مین ایک
شخص معہ ایک مجمع کے جہگڑتی ہوی میری پاس آئی ایک کہتا تہا کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام اعظم سے پہلے ہوئی مین اور
دوسرا کہتا تہا کہ حضرت امام اعظم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلے
ہوئی ہین چونکہ مدار فیصلہ کا اس فقیر کی زبان پر تہا جب حق الامر بتلایا
گیا قبول کیا اور ایسا ہی قول ایک اور شخص کا سنا گیا کہ پوچہتا تہا کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ہوئی یا حضرت امام اعظم رح اور تعصب یہانتک
بڑہ گیا کہ خاص مکہ معظمہ مین دیکہا گیا کہ ہزار ہا لوگ حنفی مذہب ترک وغیرہ

بیٹھی رہتی ہین جماعت مین نہین ملتی منتظر جماعت حنفی کی رہتی ہین یہ تو حال
ہی عوام کا اور بعضی خواص سے نے اپنی تصنیفات مین لکھہ دیا کہ حنفی اگر شافعی
ہوجاوی تعزیر دیا جاوی اور شافعی حنفی ہوجاوی تو خلعت پاوی اور
کسینے لکھا کہ شافعی مذہب کے بیٹی لی لین اپنی اوسکو ندین اور اسطرح کی بہت
واہیات لکھے ہین اللہ تعالی تعصب سے بچاوی اور جو لوگ کہ خلاف طریقہ
سلف صالح کے کسی امر کو مصلحت قرار دیتی ہین انہیں کی حق مین حضرت
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی احیاء العلوم مین بیچ شناخت علماء
آخرت کی فلا ینبغی ان یکترث بمخالفۃ اہل العصر فی موافقۃ اہل عصر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فان الناس راؤا رأیا فیما ہم فیہ لمیل طباعہم الیہ ولم تسمح
نفوسہم بالاعتراف بان ذلک سبب الحرمان عن الجنۃ الی ان قال ان رجلا ہیج
فی ہذہ الدنیا بین مترف یدعوہ الی دنیاہ وصاحب ہوا یدعوہ الی ہواہ
قد عصمہ اللہ منہا یجی الی السلف الصالح یسال عن افعالہم ویقتص آثارہم متعرض
لاجر عظیم فکذلک فکونوا انتہی منظر رایمیغنے تو مصلحت یہی ہی کہ ہر جگہ روایات
معتبرہ ہر مذہب کو رواج دیا جاوی لیکن چونکہ تقلید معین مذہب واحد کے
اور تقلید غیر معین دونو جائز ہین تو اسمین گنجایش ہے کہ جیسا موقع حال
آدمیونکا اور وقت اور مکان کا ہو بموجب اوسکی عمل کیجیے اور مفسدہ سے
بہت بچنا چاہیے اور علما کو مصلحت اور تالیف قلوب اور موقع کی بہت ہی
رعایت چاہیے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ الایہ اور وعظ
اور ترغیب مین امور عظیمہ کا بیان مقدم رکھنا چاہیے اور یہ بھی لحاظ ضرور ہے
کہ مداہنت نہو جاوی اور سنت نبوی نہ مٹ جاوی اور جس مسئلہ کا ذکر آجاوے
تو نرمی اور شایستگی سے صاف صاف رست رست بیان کر دینا چاہیے اور

تقلید کی باب مین عوام الناس کو زیادہ نہین اتنا ترجمہ شا سب ضرور
سمجھا دینا چاہیے کہ حضرات ائمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی عالم
ہین اور اونکی مذہب جدی جدی دین نہین ہین بلکہ اسی دین مین
داخل ہین جو مسئلہ قرآن اور حدیث سی ظاہر ہوا اوسمین مجتہد نی قیاس
کیا جو اُسکی سمجھہ مین آیا وہی اوسکا مذہب ہوا یا جسنے جو حدیث حضرت کے
بروایت معتبر پائی اوسپر عمل کیا وہی اوسکا مذہب ہوا اور اسیواسطے
ان مذہبون مین اختلاف ہوا کہ کسیکی سمجھہ مین کچھہ آیا اور کسیکی کچھہ اور
امام مجتہد اہل سنت باوجود اختلاف کی سب ہدایت پر ہین کہ مسائل
قیاسی سب کے سنت سی نکالی گئی ہین اور ان سب کا قول مقبول اور
معمول ہے کسی ایک خاص کی تقلید واجب نہین اور سوای حنفی مذہب کے
اور کسی مذہب کی کتاب یہان ہی نہین اسواسطی اکثر مسائل مین حنفی
مذہب پر عمل ہی اور جو مسئلہ قرآن اور حدیث سی ظاہر نہین تھا اوسمین ہم
لوگون کو ان بزرگون کی تقلید ضروری ہی اور امام مجتہد بہت ہوئی ہین
لیکن مشہور اور محفوظ ان چارون کی مذہب رہی ہین آور اس مصلحت
کی باب مین کچھہ اور بھی مذکور ہوگا بیچ آخر تاکید جواب مسئلہ کے انشاء اللہ
تعالی **قولہم** نہونی تقلید مذہب معین مین انتشار امور دین کا ہی و تقلید
معین موجب انتظام امور دین کا ہی **جواب** صحابہ کرام کی زمانہ مین کہ سب زمانون
سی بہتر ہے تقلید غیر معین تھی اگر اسمین انتشار امور دین ہوتا اس سے
منع فرماتی اور اوس زمانہ سی بہتر انتظام دین کا کب ہوگا **قولہم** کیمیای
سعادت مین ہی کہ اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ جو کوئی برخلاف اجتہاد
امام اپنی کی عمل کری گنہگار ہے اور ایسا ہی ہی احیاء العلوم مین [illegible]

۴۶

ہی قول حضرت ابوالبرکات اور بعض دوسری علما کا جواب حضرت مصنف
کیمیای سعادت کا قول عام نہین بلکہ خاص اوس شخص کے حقمین ہے جسکے
نزدیک ایک مجتہد کا افضل ہونا اور مجتہدون پر ثابت ہو چنانچہ فرمایا اوسی
مقام مین وچون ظن او این باشد کہ مثلا شافعی فاضل ترست او را در
مخالفت وی ہیچ عذر نباشد جز مجرد شہوت انتہی سو اس فضلیت کے ثابت
ہونیکو دلیل کی سمجھہ چاہیے عوام لوگ دلیل کو کیا جانین اور فرمایا احیاء
العلوم مین ولان الذی ادی اجتہادہ فی التقلید الی شخص راہ افضل
العلماء لمن لہ ان یاخذ بمذہب غیرہ الخ اور یہ قول بھی حضرت امام غزالی اور
ابوالبرکات رح وغیرہ کا مخالف ہی جمہور کی چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہ بھی جان
لینا چاہیے کہ واجب جاننا تقلید معین مذہب واحد کا اور اس قول کا جواب
عقد الجید سے بھی بیان ہو چکا اذا اراد ہذا المتبحر الخ پھر یہ قول حضرت امام کا
کہ اتفاق ہی علما کا اسپر الخ کہان ثابت ہوا اور حضرت امام احیاء العلوم
مین خود فرماتی ہین ہیچ بیان علامات علمای آخرت کے ومنہا ان یکون
شدید التوقی من محدثات الامور فلا یغرنک اطباق الخلق علی ما احدث
بعد الصحابۃ ولیکن حریصا علی التفتیش من احوال الصحابۃ وسیرتہم واعمالہم الی ان
قال واعلم تحقیقا ان اعلم اہل الزمان واقربہم الی الحق اشبہہم بالصحابۃ
واعرفہم بطریق السلف فمنہم اخذ الدین ولذلک قال علی خیرنا اتبعنا لہذا
الدین لما قیل لہ خالفت فلانا فلا ینبغی ان یکترث بمخالفۃ اہل العصر فی موافقۃ
اہل عصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور رد المحتار مین ہی منقول فتاوی
ابن حجر فقیہ سے والاصح انہ یتخیر ای شاء ولو مفضولا وان اعتقدہ ذلک الخ
اور مغتنم الوصول مین بھی ہیچ بحث تقلید کی تقلید المفضول مع وجود الافضل

فی العلم جائز عند الاکثر وعلیہ الحنفیۃ والمالکیۃ واکثر الشافعیۃ واحمد فی روایۃ
وممنوع عند کثیر وعلیہ ابن شریح والقفال المروزی وابن السمعانی واحمد فی
روایۃ وفی التحریر ہذا الدلیل متوقف علی انہ کان افتاء المفضول بحلتے
خلاف الکل واثبات ہذا لیس بالسہل انتہی مختصرا **قولہم** جب کہ تمنی ایک
مسئلہ ایک مذہب کا پسند کیا اور دوسری کا ناپسند کیا تو تم ہی مجتہد ہو
جواب جب کہ تمنی تمام ایک مذہب کو واسطے تقلید کی پسند کیا اور دوسرے
ناپسند کیا تو تم بڑی ہی مجتہد ہوئی کہ ہزارہا مسئلونکو پسند اور ہزارہا کو ناپسند
کیا اور حق تو یہ ہی کہ عوام الناس کو پسند اور ناپسند کی کیا سمجھ ہی مفتی
سی مسئلہ پوچھا عمل کر لیا قال ابن الھجر رایت المحقق ابن الہمام صرح بما یویدہ
حیث قال فی شرح الہدایۃ ان اخذ العامی بما یقع فی قلبہ انہ صواب اولی
وعلی ہذا اذا استفتی المجتہدین فاختلفا علیہ الاولی ان یاخذ بما یمیل الیہ قلبہ
منہما وعندی انہ لو اخذ بقول الذی لا یمیل الیہ جاز لان میلہ وعدمہ سواء
والواجب علیہ تقلید مجتہد وقد فعل انتہی کذا فی المعیار نقل من رد المحتار قال
الطحطاوی ولیس المراد انہ یکلف کل مقلد اعتقاد خطاء المجتہد الاخر الذی
لم یقلدہ لان تقلید واحد منہم انما یسوغ لقدر ضرورۃ التقلید وہی کون المقلد
لیس من اہل النظر فی الادلۃ لاستنباط الاحکام الظنیۃ فیقلدہ فی العمل او
ایسا ہی فرمایا ملا فروخ مکی نے بیچ قول سدید کی اور ملا علی قاری نی
بیچ شرح عین العلم کی بیچ تخلیہ قول نسفی کی اور معتقم میں ہی بیچ فصل تعارض
کی ان لکل سلم تمام الدلیلین فیجب التحری کیف لا وقد ورد استفت قلبک انتہی
اور عقد الجید میں ہی فکان وظیفتہ ان یسال فقیہا ما حکم رسول اللہ فی مسئلہ
کذا وکذا فاذا اخبر تبعہ الخ یعنی بے علم کا یہ وظیفہ ہی کہ عالم سی پوچھ لی کہ رسول اللہ

صنفم فلانی فلانی مسئلہ مین کیا حکم فرمایا ہی جب عالم حکم کری اوسکا اتباع کرکر
قولہم اللہ تعالی فرماتا ہی یوم ندعوا کل اناس بامامہم اس سی بہی معلوم
ہوتا ہی کہ امام ایک ہی چاہیے جسکی تقلید خاص کیجاوی اور قیامت کہ
اوسی کی ساتہہ پکارا جاوی **جواب** اس آیت سی واجب ہونا تقلید
معین ایک مجتہد کا ہرگز نہین معلوم ہوتا بلکہ امام کا لفظ کئی معنون کا
احتمال رکہتا ہی اور اسکی معنی تفسیر موضح القران مین یون لکہی ہین جسدن
ہم بولاوینگے ہر فرقہ کو ساتہہ اوسکے سردار کے اور تفسیر جلالین مین یون ہے
بامامہم نبیہم فیقال یا امت فلان او بکتاب اعمالہم یا صاحب الخیر یا صاحب
الشر اور تفسیر بیضاوی مین یون ہی بامامہم من ائتموا بہ من نبی او مقدم
فی الدین او کتاب او دین وقیل بکتاب اعمالہم التی قدموہا فیقال یا صاحب
کتاب کذا ای ینقطع علقۃ الانساب وتبقی نسبۃ الاعمال وقیل بالقوی الحاملۃ
لہم علی عقایدہم وافعالہم وقیل بامہاتہم جمع ام کخف وخفاف والحکمۃ فی ذلک
اجلال عیسی علیہ السلام واظہار شرف الحسن والحسین علیہم السلام وان لا تفتضح
اولاد الزنا **قولہم** علماء حرمین شریفین کا فتوی ہی وجوب تقلید معین پر اور
حدیث شریف مین آیا ہی ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرہا
الحدیث رواہ الترمذی وان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرہا
متفق **جواب** ساری علماء حرمین شریفین کا فتوی اس امر پر نہین ہے
بلکہ محقق علماء وجوب کی قایل نہین اور زمانہ صحابہ رض اور تابعین رح مین کہ
خیر القرون ہین علماء حرمین شریفین قایل وجوب تقلید معین کی نہتی چنانچہ
کتب اصول سے بیان ہوچکا اور فرمایا حضرت محمد غزالی رح فی احیاء العلوم
لا ینبغی ان یکترث بمخالفۃ اہل العصر فی موافقۃ اہل عصر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الخ اور مشکوٰۃ اور مدارج الحق اور ترمذی سے نقل کیا گیا روایت حضرت
عمر رضی سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکرموا اصحابی
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب انتہی اور علماء حرمین شریفین
کہ اللہ تعالیٰ ان کی قدر و منزلت زیادہ کرے انہیں دین کی کتابوں سے
سند پکڑتے ہیں جنکی روایات صحیح بیان ہو چکیں اور تحقیق مسائل کے
خاص علمای حرمین شریفین پر موقوف نہیں ہے کیونکہ حضرت ابو حنیفہ اور
ابو یوسف اور محمد اور احمد ابن حنبل رضی اور سوای انکے اور بہت مجتہد مستقل
اور مجتہد فی المذہب ہیں کہ ان میں سب مکی اور مدنی نہیں ہیں چنانچہ بہت
علمای حرمین شریفین خود ان حضرات کے مقلد ہیں اگر یہی ہوتا کہ سوای علمای
حرمین شریفین کے کسی کا قول قابل اعتماد کے نہیں تو ان حضرات کے مذہب
سب باطل ہوتے حق تو یہ ہے کہ سند مسئلہ کی کتاب اور سنت اور کتب معتبر
فقہ اور اصول سے چاہیے خواہ کہیں کا عالم بیان فرماوے مکی ہو یا مدنی یا
کوفی ہو یا بخاری یا بغدادی یا فارسی یا ہندی یا اور کوئی حضرت ابو ہریرہ رضی
سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلعم نے لو کان الدین عند الثریا
لذہب بہ رجل من ابناء فارس رواہ مسلم کذا فی مدارج الحق اور بخاری کی حدیث
شریف یوں ہے لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من فارس انتہی کذا فی
التنویر اور معجم کبیر میں ہے لو کان الایمان معلقا بالثریا لا ینالہ العرب لنالہ رجال
من فارس انتہی کذا فی رسالۃ فضائل ابی حنیفہ رح اور حدیث لیارز الی المدینۃ
کے معنی یہ نہیں ہیں کہ سوای حجاز اور مدینہ کے کہیں دین اور ایمان اور تحقیق
مسائل کا باقی نرہیگا کیونکہ اللہ کے فضل سے یہ امور ہر ملک میں موجود ہیں
بلکہ اس حدیث شریف کے معنی مولانا قطب الدین خان صاحب نے مظاہر حق میں

باب الاعتصام کی فصل اوّل مین یون لکھی ہین **ف** مشابہت دی حضرت
نی لوگون کی بھاگنی کی مخالفون کی آفات سی اور ثابت رہنی اونکی ایمان
پر ساتھ سانپ کی اسلیئے کہ سانپ بہ نسبت اور جانورون کی بہت بھاگتا
ہی اور بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہی اور مشکل سے نکالا جاتا ہی اور یہ خبر
دی ہی حضرت نی ابتدای ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جسوقت کہ مسلمان کم ہونگی
پس سمٹیا وینگی مدینہ مین انتہی صفحہ ۱۰۲ اور عینی حنفی نی بخاری کی شرح مین
یون لکھا قلت ہذا انما کان فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء
الراشدین الی انقضاء القرون الثلثۃ وہی ثلثون سنۃ واما بعد فقد تغیرت
الاحوال وکثر البدع خصوصًا فی زماننا علی ما لا یخفی اور ایسا ہی کہا ہی داؤد کرمانی
نی شرح صحیح بخاری مین اور عثمان ابن ابراہیم نی غایۃ التوضیح للجامع الصحیح
مین کذا فی الفتوی لمولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالی اور بعضون نی حدیث
کی معنی یون کئی ہین کہ مدینہ منورہ کا قصد وہی لوگ کرینگے جو ایمان اور محبت
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھتی ہین کذا فی عینی اور فتح الباری
شرح صحیح بخاری مین بعد نقل قول قرطبی کے کہ امام مالک کے نزدیک مدینہ والون
کا علم حجت ہی اور مدینہ والی بدعات سے سلامت ہین کہا فہذا ان سلم اختص
بزمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین اما بعد ظہور الفتن وانتشار
الصحابہ الی البلاد ولا سیما فی اواخر المائۃ الثانیۃ وہلم جرًا فہو المشاہد بخلاف
ذلک انتہی **قولہم** مکہ معظمہ کے لوگ ایک شخص معین کی تقلید کرتی ہین اور
قرآن شریف مین مکہ معظمہ کو امانت والا اور امن والا شہر فرمایا ہی تو وہان کے
لوگ دینی مسئلہ مین کبھی خیانت نکرینگے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی فضیلت
حدیث اور قرآن سی ثابت اور قطعی ہے اور ہم لوگونکو اونکی موافقت مین خیر ہی

۵۱

اوراونکی برائی جو بیان کریگا تو ظنی یا وہمی ہوگی اور اٹکل کی بات یقین کو
دفع نہین کرسکے کذا فی رسالۃ اطمینان القلوب **جواب** صحابہ کرام اکثر اہل مکہ
اور مدینہ کہ بموجب حدیث شریف کی سب سے بہتر ہین ایک شخص معین کی تقلید
نہین کرتی تہی جیساکہ بیان ہوچکا اور اونکی موافقت مین بڑی ہی خیر ہی
اور اب ہی ساری اہل مکہ ایک شخص معین کی تقلید نہین کرتی اور تقلید معین
ایک شخص کی کرنا باعتقاد جواز بہی ہوتا ہی اس سے وجوب نہین ثابت ہوتا
اور اس آیۃ کی ح بلکہ جلالین مین یون ہی وہذا البلد الامین مکہ لامن الناس
فیہا جاہلیۃ واسلاما اور تفسیر عباسی مین یون ہی الامین من ان یہاج فیہ علی
من دخل فیہ اور بیضاوی مین یون ہی الامین ای الآمن مین امن الرجل
امانۃ فہو امین اور اوسکے حاشیہ پر کشاف سی یون نقل کیا وعلی ہذا امانتہ ان
یحفظ من دخلہ کما یحفظ الامین ما یؤتمن علیہ او المامون فیہ یامن فیہ من دخلہ
والمراد بہ مکۃ انتہی اور حرمین شریفین کی فضیلت مین جس مردود کو شک ہے
وہ منافق ہے لیکن یہ امر قطعی نہین کہ وہان کی سب لوگ عصیان او رخطا سے
معصوم ہین اور یہان مسئلہ کی خیانت کا کیا ذکر ہی بلکہ بعضی وقت حضرات مجتہدین
کوبہی کہ خیانت اونکا شیوہ نہین ہے مسئلہ دینی مین خطا ہوجاتی ہی اور مسئلہ
کا غلط ہونا خیانت پر موقوف نہین بلکہ خطا سی بہی ہوجاتا ہی اور سکو اونکی
موافقت مین ضرور خیر ہی کیونکہ حق سبحانہ وتعالی نی حرمین شریفین کے رہنی
والونکو بہت کمالات عنایت فرمائی ہین اول تو وہ لوگ ہمسایہ اللہ اور
رسول کے ہین اور اونکو مسجد الحرام مین ایک نماز پر لاکہہ نماز کا ثواب ہوتا ہی
اور یہ دونون حرم مبارک محل نزول وحی ہین اور جناب سید المرسلین صلعم
وہین تولد ہوئی اور وہان ہی حضرت کا وطن رہا اور اب تلک حضرت اونہین

۵۲

لوگونمین موجود ہین اور بیشمار صحابہ رضؓ اور تابعین رحؒ کی قبور متبرکہ وہان ہین اور جو دولت کہ اورونکو کبھی کبھی نصیب ہوتی جیسی حج اور عمرہ اور طواف اور قربت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک نماز پر لاکھ یا پچاس ہزار نماز کا ثواب وغیرہ اونکو ہمیشہ میسر ہے لیکن خیر ہی موافقت اون اعمال مین کہ موافق سنت کے ہون اور جو کہ بعضے کام خلاف سنت اور شریعت کی وہان کی بعضے لوگون سے بمقتضای بشریت کی صادر ہوتی ہین ایسی کامون مین اونکی موافقت مین ہرگز خیر نہین حاصل کلام یہ کہ خیر اوسمین ہی کہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی صحابہ رضؓ کی خصلت ہی اور اونہین کا قول وفعل قابل سند مگر اونکی ہر سوا اون حضرات مین تقلید شخص معیّن مروج نہتی **قولہم** تقلید مذہب معین ملزم آدمی تکلیف شرعی سی بری الذمہ ہوسکتا ہی کیونکہ تقلید معیّن سب کے نزدیک جائز ہی اور تقلید غیر معین مین اختلاف ہے اور خلاف سے بچنا ہر صورت بہتر ہی **جواب** بری الذمہ جب ہوسکتا ہی کہ تقلید مذہب معین کی واجب ہونیکا اعتقاد نکری اور جب واجب جانا تو اختلاف سی کہان بچا بلکہ مخالف ہوا خیر القرون کی اور یہ اختلاف نہین بلکہ خلاف ہی کیونکہ سب متقدمین کا مذہب ہی نہ واجب ہونا تقلید معیّن کا اور متاخرین مین اختلاف ہی **قولہم** تقلید غیر معین کے جائز ہونی اور نہونیمین اختلاف ہی اور جس امر مین حلت اور حرمت جمع ہو یعنی اوسکی حلال اور حرام ہونیمین اختلاف ہو تو احتیاطًا ترجیح حرمت کو ہی **جواب** یہ ترجیح اوسمقام ہی جہان دونون طرف مین برابری ہو اور جب کہ دلیل کی روسی حلت غالب ہو تو حرمت کو ترجیح نہین ہوسکتی یون تو بعضون کی نزدیک رفع سبابہ بھی حرام ہی اور طریقہ سلف صالح کو حرام کہنا بڑی جرأت ہی اللہ تعالی فرماتا ہی ولاتقولو لما تصف السنتکم الکذب

ہذا حلال و ہذا حرام **قولہم** اللہ تعالی فرماتا ہی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اور اہل ذکر سے مراد حکم عام نہین بلکہ ایک شخص معین مراد ہی کذا فی التنویر

جواب صاحب تنویر کے قول کا حاصل مخالف ہی قول شیخ ابن ہمام
اور ابن حاجب و ابن امیر الحاج اور آمدی اور حسن شرنبلالی اور محقق عضد
الدین اور بحر العلوم اور قرافی اور امام ابن عبد البر اور شاہ ولی اللہ اور
حبیب اللہ قندہاری اور مولانا اسمٰعیل شہید اور ابو المعالی سندھی اور امام
ابو شامہ اور نووی اور محب اللہ بہاری اور ابن نجیم اور سید بادشاہ اور قاضی
ثناء اللہ رحمہ اللہ وغیرہم علمای اصول و فقہ اور سب متقدمین کی اور مخالف ہی
طریقہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کیونکہ اس آیۃ کی معنی جیسے کہ صاحب تنویر نی لکھی
ہین ان حضرات مین سی کسیکا یہ مذہب نہین ہی جیسا کہ بیان ہو چکا سو مخالف
طریقہ سلف صالح اور علمای اصول کی قول صاحب تنویر کا کسطرح قبول کیا
جاوی اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء
الراشدین المہدیین تمسکوا بہا و عضوا علیہا بالنواجذ الحدیث اور فرمایا اتبعوا
السواد الاعظم اور فرمایا ما انا علیہ و اصحابی اور اصول مین ہی اجماع صحابی
لا یحتمل النسخ باجماع اخر و انہ بمنزلۃ آیۃ من کتاب اللہ جیسا کہ بیان ہو چکا منقول
معدن وغیرہ سی اور شرح شیخ ابن حاجب مین ہی کہ حکم اس آیۃ کا عام ہے
اور مقید کرنا نص کا گویا منسوخ کرنا ہی اسکا اور حضرت شیخ عبد الحق شرح
سفر السعادت مین لکھتی ہین و حجت این طایفہ اینست کہ ہمہ متمسک بکتاب
و سنت اند و مقتدایان دین اند و دیگر تعیین و تخصیص را چہ وجہ باشد و لفظ
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون و اشارہ حدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم
اہتدیتم نیز ہمین است یعنی چیزیکہ شما ندانید از اہل علم بپرسید و از ایشان

بیاموزید و فرمود اصحاب من مثل ستارگانند بہمہ راہ تمایانند علمای دیگر را
در حکم ایشان دانند و این مذہب بظاہر بانصاف نزدیک تر نماید و بفہم
زودتر درآید **قولہم** فرمایا شیخ عبدالحق رح نی بیچ شرح سفر السعادت کی لیکن
قرار دادہ علما و مصلحت دید ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب است
و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہم در ینصورت بود الی ان قال وہو المختار وفیہ
الخیر **جواب** قول حضرت شیخ کا کہ مقلد محض ہین برخلاف قول سب متقدمین
اور اکثر متاخرین کی کسطور مقبول ہو سکی اور حضرت شیخ خود اوسی کتاب مین
درباب تقلید غیر معین فرماتی ہین و این مذہب بظاہر بانصاف نزدیک
تر نماید اور تحصیل التعرف مین یون فرماتی ہین وہذا القول اقرب الی الانصاف
چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہ جو حضرت شیخ نی فرمایا لکن قرار داد علما و مصلحت
دید ایشان در آخر زمان الخ سو یہ بھی ثابت نہین کیونکہ سب متاخرین وجوب
تقلید معین کے قایل نہین ہین چنانچہ بیان ہو چکا اور یہ جو فرمایا وہو المختار
وفیہ الخیر سو اسکا جواب یہ ہی کہ مختار وہی ہی کہ احمد مختار صلعم کی صحابہ کا
مختار ہی اور خیر اوسیمین ہی جو کہ خیر القرون مین معمول تہا اور ضبط اور ربط امور
دین کا جو کہ .... زمانہ صحابہ اور تابعین مین تہا پہر نہین ہوا اور جس امر پر اونکا
اتفاق ہی اوسیمین ضبط اور ربط ہی اگرچہ کسیکی سمجھہ مین نہ آوی **قولہم**
ہماری مولویصاحب مکہ معظمہ کا فتوی لائی ہین وجوب تقلید معین پر **جواب**
ہماری پیغمبر صاحب عرش مجید اور لوح محفوظ کا فتوا لائی ہین تقلید غیر معین پر
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور یہ فتوی مقبول ہی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
مین **قولہم** فاسئلوا اہل الذکر مین لفظ اہل مفرد ہی اس سی معلوم ہوا کہ
تقلید فرد واحد یعنی ایک ہی شخص کی چاہیی **جواب** ایسی لفظ قرآن و حدیث

۵۵

زیادہ ہی انصاف کی طرف

مین بہت جگہ آتی ہین کہ جنسی مراد فرد واحد نہین ہوتا بلکہ جنس یا ہر ہر فرد مراد
ہوتا ہی چنانچہ جنازہ کی دعا مین اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا
وکبیرنا وذکرنا وانثانا اور قرآن شریف مین ہی یا اہل یثرب اور تفسیر جلالین مین ہی
ثم نخرجکم طفلا بمعنی اطفالا اور حدیث شریف مین آیا ہی السلام علیکم یا
اہل القبور اور اہل الذکر کی معنی تفسیر بیضاوی مین یون ہین فاسئلوا اہل الذکر
اہل الکتاب او علماء الاخبار ان کنتم لا تعلمون وفی الآیۃ دلیل علی انہ تعالی لم
یرسل امراۃ ولا ملکا للدعوۃ العامۃ وعلی وجوب المراجعۃ الی العلماء فیما لا یعلم
انتہی اور جلالین مین ہی یعنی العلماء بالتوراۃ والانجیل اور ترجمہ مولانا شاہ
عبد القادر مرحوم مین ہی سو پوچھو یاد رکھنی والون سی اور ترجمہ شاہ رفیع الدین
مرحوم مین بس سوال کرو یاد والون سی انتہی دیکھو اس آیۃ کریمہ کی معنی جو
مفسرین کسطور کرتی ہین اور لفظ اہل ذکر سی مراد ایک شخص معین ہرگز نہین
ہو سکتا کیونکہ مثلاً مذہب حنفی مین ایک حضرت ابو حنیفہ رح اور پہر اونکی شاگرد
جیسی ابو یوسف رح اور محمد رح وغیرہما اور اونکی بعد او مجتہدین فی المذاہب
اور صاحبان ترجیح او تخریج جیسی طحاوی اور کرخی اور حلوائی اور سرخسی اور
فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضیخان اور ابو الحسن قدوری اور حسن
شرنبلالی اور صاحب ہدایہ وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم بہت مشایخ ہین کہ جنکی اقوال پر
فتوی دیا جاتا ہی پہر تقلید شخصی کہان رہی اور حضرت ابو حنیفہ کی شاگردون
کی صدہا قول مخالف حضرت ابو حنیفہ رح کی ہین **قولہم** یہ سب حقیقت مین شاگرد
حضرت ابو حنیفہ رح کی ہین تو سب کے سب گویا ایک ہی شخص ہوا **جواب** امام محمد رح
شاگرد حضرت ابو حنیفہ رح کی اور امام شافعی رح شاگرد امام محمد رح کی اور حضرت
امام احمد حنبل شاگرد شافعی کی تو یہ سبکی سب ملکر ایک ہی شخص ہوا اور حقیقت

سارے مجتہد شاگرد ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسکے تقلید کروگے
حقیقت مین اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا کہ اونہین کی متابعت کا
حکم اللہ نے دیا ہے **قولہم** ابو حنیفہؒ اور اونکے شاگردونکا ہر مسئلہ مین ایک
اصول ہے **جواب** یہ دعوی بدون ثابت کرنیکے مقبول نہین ہوتا سارے
مسائل اختلافی حضرت ابو حنیفہؒ اور اونکی شاگردونکی اور ان سبکے اصول
بیان کرو پہر اپنا مدعا ثابت کرو بلکہ فرمایا ہی محقق شاہ ولی اللہ نے بیچ رسالہ
انصاف کی وبہا لا بد الا ان علی محجۃ ابراہیم ما امکن لہا کما کان ابو حنیفہؒ یفعل
ذلک وانما کان اختلافہم فی احد شیئین اما ان یکون لشیخہا تخریج علی مذہب
ابراہیم تزاحمافیہ او یکون ہناک لابراہیم ونظرائہ اقوال مختلفۃ یخالفان فی
ترجیح بعضہا علی البعض الخ اور اوسیمین ہی وانما عد مذہب ابی حنیفۃ مع مذہب
ابی یوسف ومحمد واحدا مع انہما مجتہدان مطلقان مخالفتہما غیر قلیلۃ فی الاصول
والفروع لتوافقہم فی ہذا الاصل ولتدوین مذاہبہم جمیعا فی المبسوط والجامع الکبیر
انتہی اور اوسیمین ہی ومنزلتہ مذہب احمد من مذہب الشافعی بمنزلۃ مذہب
ابی یوسف ومحمد من مذہب ابی حنیفۃ الا ان مذہبہ لم یجمع فی التدوین مع مذہب الشافعی
کما دون مذہبہما مع مذہب ابی حنیفۃ فلہذا لک لم یعدا مذہبا واحدا فیما یری واللہ
اعلم ولیس تدوینہ مع مذہبہ عسیرا علی من تلقیہما علی وجہہا انتہی اور حقیقت مین
اصل الاصول ساری مجتہدونکا ایک ہی کتاب اور سنت **قولہم** جو قول شاگرد
ابو حنیفہ کا مخالف ہی قول ابی حنیفہ کے اوسمین ضرور روایت ابی حنیفہؒ سے
ہوتی ہی کہ پہر اوس سے رجوع کیا **جواب** اول ہر قول مخالف مین کہ
صدہا ہین ہونا روایت کا حضرت ابی حنیفہؓ سے ثابت کرو اور اگر فرضا یون
ہی ہو تو جس روایت سے امام نے رجوع کیا تو وہ منسوخ اور مخالف مرضی امام کے

ہوئی پہر اوسکے موافق جسکا قول ہو وہین مخالف قول امام کے بہی ہو
ایسی روایت کی موافق کسیکا قول ہو جنکو استاد مذہب نہین کہتے **قولہم**
تقلید غیر معین والی ایسی ہین کہ لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء **جواب** انکا
اونکے حق مین صادق آتی ہی کہ نہ ادہر کے نہ اودہر کے اور تقلید غیر معین
والی ہر طرف کی ہین محمدی اور سنی ہونے مین تو کچہہ کلام ہی نہین اور
حنفی بہی ہین اور شافعی بہی اور مالکی بہی اور حنبلی بہی وغیرہم اور تقلید غیر
معین والی تو وہ شخص ہے کہ ساری امت اسی افضل ہین یعنی صحابہ کرام اور
تابعین **قولہم** تقلید غیر معین والی ایسے ہین کہ تحکم تحکم کھا جاوینگے وہ جواب
یہ اون کا فرد کے حق مین ہے کہ اپنی خوشی سے بلا سند لڑائی کو کبہی جائز کرتا
ہی کبہی حرام اور جو کوئی بسبب تحقیق کے یا واسطے ضرورت کے کسی مسئلہ مین
تقلید ایک مجتہد کے دوسری مجتہد کی تقلید کری تو اوسکے حق مین یہ آیت صادق
نہین آتی کیونکہ یہ شخص عامل بالحدیث یا مقلد کسی مجتہد کا ہی نہ اپنی نفس کا
قولہم تقلید غیر معین مرجوح ہے **جواب** قول اور فعل صحابہ اور تابعین کا
جنکا خیر ہونا حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرجوح نہین ہو سکتا
قولہم کہا ملا علی قاری نے بیچ رسالہ جواب قفال کے واجب ہے قاضی پر معین
کرنا ایک مذہب کا ورنہ جس امر مین جس مذہب کیطرف چاہیگا حلال یا حرام
کیطرف میل کریگا اور حلال اور حرام ثابت نہو گا پہر تکلیف شرعی ثابت نہو
اور قاعدہ شرعی بہی برہم ہو جائیگا **جواب** اسپر کوئی دلیل شرعی بیان
کرنا چاہیے اور تکلیف شرعی اوسوقت ساقط ہو کہ قاضی ساتہہ میلان طبیعت
اور خواہش نفس کے حکم کرے اور اگر از راہ تحقیق مذہب راجح پر حکم کری
تو تکلیف شرعی ہرگز نہین ساقط ہوتی اور میلان طبیعت اور نفسانیت کو

مذہب معین مین بہی دخل ہو سکتا ہے کیونکہ مذہب معین مین بہی مسائل
اختلافی بہت ہوتی ہین چنانچہ بعضون کے نزدیک بعض مقام مین مفتی کو
اختیار ہوتا ہے جسپر چاہیے فتوی دی اور معتبر یہی ہے کہ از روی دلیل
کے جس قول کو ترجیح ہو اوسپر فتوی دی چنانچہ انشاء اللہ تعالی بیان ہوگا
قولہم صحابہؓ کے زمانہ مین اصول اور قواعد فقہ کے منضبط نہی سو اسواسطے
تقلید ممکن نہی **جواب** ضبط کرنا اصول اور قواعد کا واسطے آسانی
نکالنے اور سمجہنی مسائل کے ہے نہ واسطے بدل ڈالنے عمل اور سیرت صحابہؓ کے
قولہم صحابہ کی اعمال پر اس زمانہ کو قیاس کرنا نچاہیے کیونکہ وہ زمانہ خیر کا
تہا اور یہ زمانہ شر کا ہے **جواب** شر کی زمانہ والون کی بہتری اسیمین ہے کہ
اتباع کرین خیر کے زمانہ والون کا نہ کہ اونکی مخالفت کرین اور ہم مامور ہین
عمل کرنیکے اوپر طریقہ صحابہؓ کے جیساکہ حدیث شریف سی اور احیاء العلوم
سی ثابت ہو چکا اور اب انشاء اللہ تعالی زمانا خیر کا یعنی عہد حضرت مہدی
آخر الزمان علیہ السلام کا کہ جنکا نام محمد بن عبد اللہ اور ظہور اونکا ملک عرب
مین ہوگا قریب ہی آنیوالا ہی کہ لوگو نکو شوق عمل بالحدیث کا ہونی لگا
اور اسمین حکمت الہی معلوم ہوتی ہی یہ کہ لوگو نکو حضرت مہدی عم سے
نفرت نہو بسبب اسکے کہ اونکا عمل بہی حدیث ہی پر ہوگا وہ لوگ کے مقلد رائے
نہونگے چنانچہ کشف الغمہ مین ہی فانہ علیہ السلام اذا خرج یرفع الخلاف والرای
من الارض فلا یبقی ایامہ الا الدین الخالص ولیعادیہ سرا مقلدۃ العلماء
الموجودون فی زمنہ حین یرونہ یذہب الی خلاف ما ذہب الیہ ائمتہم لاعتقاد
ہم ان اللہ تعالی لا یوجد بعد ائمتہم احدا یعلو ہم فی العلم الخ **قولہم** وری بمذہب
عشاق معنوی کفرست خدا یکی و محمد یکی و پیر یکی **جواب** دوئی است کفر

بلاشک ولی نزدیک ہر جا خدا ایکی و محمد یکی و پیر لیسی **ف** خدا کا ایک جاننا یہ کہ سوا
اوسکے اور کسیکو مستحق پرستش اور نفع اور ضرر کا مالک اور قادر مطلق اور عالم کل
شی اور حاکم مطلق نجانے اور محمد صلعم کا ایک جاننا یہ کہ سوای اونکی اور کسیکو
متبوع مستقل نجانے اور سوای اوس جناب کے کسیکے واسطے واجب الاتقلید
تشخصیکا نہ اعتقاد کرے ایسا شخص کہ اونکی سوای دوسری کی تقلید اور
اتباع جائز ہو سوای حضرت صلعم کے کوئی نہین اور پیرون کا بہت ہونا
یہ کہ صحابہ کرام سے اب تک ساری علما و اولیا و مجتہدین محدثین مفسرین
حفاظ قرار وغیرہم کہ جنکے ذریعہ سی دین محمدی ہمکو پہنچا درجہ بدرجہ علی حسب
المراتب سب ہماری پیر و مرشد اور بیان کرنیوالی سنت نبوی کی ہین اور
لطائف اشرفیہ مین لکہا ہے کہ قدوۃ الکبری میفرمود ندکہ اجماع مشایخ رضوان
اللہ علیہم اجمعین است کہ تکمیل سالک بچند مشایخ میگرد دبی انکار از اولی الخ
کذا فی الرسالۃ المدراسیۃ اور جبکہ مذہب معین مین بہت سی مجتہدین ہوئے
تو پیر ایک کہان رہا **قولہم** کہا شاہ ولی اللہ مرحوم نی رسالہ انصاف میں
بیچ باب اختیار کرنے مذہب معین کے وکان ذلک ہو الواجب فی ہذا
الزمان **جواب** شاہ ولی اللہ صاحب کا قول اگر فرضاً مخالف طریقہ خیر
القرون کے ہووی تو ہرگز قبول نکیا جاویگا لیکن اس عبارت کا مضمون
سمجہنا موقوف ہے اگلی اور پچھلی عبارت پر جو کوئی انصاف کرکے رسالہ انصاف
کو بنظر انصاف دیکہیے معلوم کرے کہ یہ قول شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کا
عام نہین بلکہ خاص ہے مجتہد فی المذہب کی واسطے زمانہ خاص مین یعنی سنہ
دوسو ہجری کے بعد چنانچہ فرمایا فهو مجتهد في البعض وغير مجتهد في البعض و
لعد المائتين ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين باعيانهم وقل من لا يعتمد على مذهب

مجتہد لبعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان اور سبب اسکا یہ ہے
کہ ہر مذہب کی مسائل کی ترجیح اور تخریج نہایت دشوار ہی بدون اجتہاد کے
ایک مذہب پر ہو نہین سکتی جیساکہ فرمایا فلو اتبذ ہذا انیقذ مذاہبہم وتنقیح
اقوالہم لکان ماتزما لما لا یطیقہ ولا ینفرغ طول عمرہ الی ان قال وہذا
ہو المجتہد فی المذہب اور یہہ فرمایا فانما کان للواجب طرق متعددۃ وجب
تحصیل طریق من تلک الطرق من غیر تعیین واذا تعین لہ طریق واحد وجب
تحصیل ذلک بخصوصہ کما اذا کان الرجل فی مخمصۃ شدیدۃ یخاف منہا الہلاک
وکان لدفع مخمصتہ طرق من شراء الطعام والتقاط الفواکہۃ من الصحراء واصطیاد
ما یتقوت بہ وجب تحصیل شئ من ہذہ الطرق لا علی التعیین فاذا وقع فی مکان
لیس ہناک صید ولا فواکہ وجب علیہ شراء الطعام وکذلک کان للسلف
طرق الی تحصیل ہذا الواجب وکان الواجب تحصیل طریق من تلک الطرق
لا علی التعیین ثم انسدت تلک الطرق الا طریق واحد فوجب ذلک الطریق
بخصوصہ انتہی یہ بیان شاہ صاحب کا بیچ حق مجتہد فی المذہب کے ہے بیچ زمانہ
مخصوص کے اور علی ہذا القیاس بعض وقت عوام پر تقلید مذہب معین کی
واجب ہوتی ہی جبکہ سوائی ایک مذہب کے اور مذہب کا مسئلہ نہ ملی چنانچہ
اسکی بعد فرمایا وعلی ہذا ینبغی ان یقاس وجوب التقلید لامام بعینہ فانہ قد
یکون واجبا وقد لا یکون واجبا فاذا کان انسان جاہل فی بلاد الہند
وما وراء النہر ولیس ہناک عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کتاب من کتب
ہذہ المذاہب وجب علیہ ان یقلد لمذہب ابی حنیفۃ رض ویحرم علیہ ان یخرج من
مذہبہ لانہ حینئذ یخلع عن عنقہ ربقۃ الشریعۃ ویبقی سدی مہملا بخلاف ما اذا
کان فی الحرمین فانہ متیسر لہ ہناک معرفۃ جمیع المذاہب ولا یکفیہ ان یاخذ

من السنة العوام ولاان یاخذ من کتاب غیر مشہور ذکرہ کل ذلک فی النہر الفایق شرح کنز الدقایق انتہی مختصرا من عینہ اور فرمایا حضرت شاہ ولی اللہ نے بیچ عقد الجید کے ثم نقل عن جماعۃ عظیمۃ من علماء المذاہب انہم کانوا یعملون ویفتون بالمذاہب من غیر التزام مذہب معین من زمن اصحاب المذاہب الی زماننا علی وجہ تقتضی کلامہ ان ذلک الامر ثم یزل العلماء علیہ قدیما وحدیثا حتی صار بمنزلۃ المتفق علیہ فصار سبیل المسلمین الذی لا یصح خلافہ اور اوسی میں ہی اذا اراد ہذا المتبحر فی المذہب ان یعمل فی مسئلۃ بخلاف مذہب امامہ فمنعہ الغزالی وشرذمۃ وہو قول ضعیف وذہب الاکثرون الی جوازہ وہو الذی انعقد علیہ الاتفاق من مفتی المذاہب الاربعۃ من المتاخرین واستخرجہ ومن کلام اوائلہم الخ نقل بالاختصار **قولہم** امام عبدالوہاب شعرانی کی قول سے واجب ہونا تقلید مذہب معین کا معلوم ہوتا ہی جیسا کہ ذکر کیا بیچ میزان شعرانی اور میزان خضری کے **جواب** میزان کی عبارت سے جو پہلے نقل ہوچکین اجماع صحابہ رض کا اوپر نہ واجب ہونی تقلید معین کے معلوم ہوچکا اور ایک قول امام موصوف کا ابہی منقول ہوا عقد الجید سی پس سو بر خلاف معمول صحابہؓ کے کہ حضرت امام شعرانی خود اوسکے مقر ہین کیسکا قول مقبول ہوسکی اور امام شعرانی کے نزدیک عالم محجوب کی حق مین تقلید معین واجب ہی اور جب اوسکو عین الشریعۃ پر اطلاع ہوجاوی اور حجاب اوٹہہ جاوی اور سب مذہبون کو حق جاننی لگے تو اوسپر تقلید معین واجب نہین رہتی اور میزان الشعرانی کی تصنیف کا مقصود یہی ہی کہ ہر کوئی اس حجاب کو اوٹہاکر عین الشریعۃ پر واقف ہوکر ہر مذہب کو حق جاننی لگی اور ایک کو دوسری پر ترجیح نہ دی اور ہر مذہب پر عمل کری چنانچہ

بیان ہوچکا اور فرمایا میزان مین فان وصلت الی شہود عین الشریعۃ فہناک
لایجب علیک التقیید بمذہب لانک تری اتصال جمیع مذاہب المجتہدین بہا
الخ اور اوسی مین ہی صفحہ ۶ ومن تحقق بما ذکرنا ذوقًا وکشفًا کما ذقناہ وکشف
لنا وجد جمیع اقوال الائمۃ المجتہدین ومقلدیہم داخلۃ فی قواعد الشریعۃ المطہرۃ
ومقتبسۃ من شعاع نورہا لایخرج منہا قول واحد عن الشریعۃ وصحت مطابقتہ
قولہ باللسان ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربہم لاعتقادہ ذلک بالجنان
وعلم جزمًا ویقینًا ان کل مجتہد مصیب ورجع عن قولہ المصیب احد الخ اور فرمایا
صفحہ ۵ وہی اقرب الی طریق الادب مع الائمۃ مما تعتقدہ انت من ترجیح مذہب علی
مذہب بغیر طریق شرعی واین قول من یقول ان سائر الائمۃ المسلمین او
الائمۃ الاربعۃ الآن علی ہدی من ربہم ظاہرًا وباطنًا ممن یقول ثلاثۃ اربابہم
او اکثر علی غیر الحق فی نفس الامر **قولہم** اگر تقلید معین نکروگی تو تمکو گیدڑ
اور لومڑی وغیرہ کہانی پڑیگے **جواب** جو کوئی گیدڑ اور لومڑی وغیرہ کو
حضرت ابو حنیفہ رح کی تقلید کرکے حرام جان چکا اوسکو بضرورت ان جانورونکا
کہانا بتقلید اور امام کے درست نہین اور جو کوئی حرام نہین جانتا وہ جب
امام کی تقلید کرکے جس جانور کو کہ اوس امام کے نزدیک حلال ہے حلال جانکر
کہالے درست ہی چنانچہ انشاء اللہ تعالی یہ مسئلہ آگے بیان ہوگا اور جو حیوان
کہ بالاتفاق حرام ہے جیسے خنزیر وکتا کسیکے نزدیک حلال نہین لیکن کسیکی امام
مجتہد اہل سنت کے قول کو حقارت سے یاد کرنا دین کی بات نہین فرمایا
امام عبد الوہاب شعرانی نے میزان کی خطبہ مین وکما لایجوز الطعن فیما جاءت
بہ الانبیاء مع اختلاف شرائعہم فکذلک لایجوز لنا الطعن فیما استنبطہ الائمۃ
المجتہدون بطریق الاجتہاد والاحسان اور اوسی مین ہی صفحہ ۳۳ فلا یجب

مجتہد الا دسلسلۃ متصلۃ لصحابی قال القول ادبجماعۃ منہم چنانچہ کچہہ بیان ہوگا
انشا اللہ تعالیٰ مسئلہ مین ہوگا اور جیسے گیدڑا ورلومڑی بعض مذہب مین
حلال ہے ایسا ہی بقول بعضون کے اُتو اور ایک قسم کا کوا حنفی مذہب مین
حلال ہے لیکن بہر صورت کسی مذہب پر طعن نچاہیے **قولہم** لا مذہبون کے
نزدیک ایک آبخورہ پانی مین ایک قطرہ بول کا پڑجاوی اور نجاست
کا اثر ظاہر نہو تو وہ پانی پاک ہی رہتا ہے جسنی اوسکو پیا پیشاب پیا
جواب یہ اعتراض وارد ہوتا ہے اوپر مذہب امام مالک و اکثر محدثین
کے لیکن یون جاننا چاہیے کہ حوض دردہ مین کتنا ہی پیشاب پڑجاوی
اور نجاست کا اثر ظاہر نہو تو موجب مذہب حنفی کی پاک ہی رہتا ہی
تو یہ اعتراض بعینہٖ مذہب حنفی پر بہی وارد ہوا ہم پہر یہی گذارش کرتی ہین کہ اپنی
طبیعت کی جہت سی کسی مذہب پر اعتراض مت کرو کیونکہ مجتہد کو تو باوجود
خطا واقع ہونی کی بہی ثواب ہی ملتا ہے جسکو اللہ کی یہان سی انعام ملے
تو تمہین اوسپر طعن کرنا سخت نازیبا ہے ہان دلیل شرعی کی جہت سی
جو مسئلہ کسی مذہب کا مرجوح معلوم دی اوسکو ترک کرو طعن مت کرو کیونکہ
مذہب پر طعن کرنا حقیقت مین طعن ہی اوس حدیث پر جس سے وہ مسئلہ
نکالا گیا **قولہم** اصول الرضا مین ہی واما طریق المتاخرین فالتخصیص و
التعیین بمذہب واحد وہو الاقرب الی رفع الانتشار فی امور الدین **جواب**
یہ قول ضعیف ہے بلکہ محقق متاخرین مثل شیخ الحنفیہ ابن ہمام وغیرہ قائل
وجوب تعیین کے نہین ہین جیسا کہ بیان ہوچکا اور عبارت اصول الرضا
سے بہی واجب ہونا نہین نکلتا اور عدم تعیین مذہب مین اگر انتشار امور
دین کا ہوتا تو زمانہ صحابہ اور تابعین مین اس سی منع کرلے **قولہم** مسئلہ

تصنیف شیخ عبد الحق رح مین ہے و اگر قصد سلوک طریق ورع و احتیاط دارد ہم از مذہب احد
مختار روایتی کہ دلیلش احسن و اقوی و فائدہ اش اعم و اتم و احتیاط دران اکثر و اوفر بود
اختیار کند و براہ رخصت و مساہلت و حیلہ اندوزی نرود این طریقہ متاخرین است
و شک نیست کہ این طریقہ محکم تر و مضبوط تر است **جواب** ظاہر اس عبارت سے معلوم
ہوتا ہے کہ طریقہ متاخرین کا موجب ورع اور پرہیزگاری اور احتیاط اور بہت محکم اور زیادہ
مضبوط ہے اور طریقہ متقدمین کا کہ صحابہ کرام کا ہے اونہین مین ہین موجب نا پرہیزگاری کے
اور بے احتیاطی اور مساہلت اور حیلہ اندوزی اور کم محکم اور کم ضبط ہے اور شک
نہین کہ یہہ بات غلط ہے اس مقام مین حضرت شیخ کے قول کے کچہہ تاویل کرنا چاہیے
قولہم جن کتابون سے سند عدم وجوب تقلید معین کے دیتی ہو اونمین سے بعضی کتاب
مین کوئی حکایت وجوب تقلید معین کے بہی ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بہی کہین
کچہہ کہا اور کہین کچہہ **جواب** بعضے کتابین بطور مجموعہ کے ہوتی ہین اونمین ہر طرح کے
روایتین منقول ہوتی ہین اور بعضی مسئلے مین بعضی علما بعد تحقیق کے قول اول سے
رجوع کرتی ہین چنانچہ حضرات مجتہدین نے بہی کیا اور بعضے جگہہ نقل کرنیوالی اور کاتب
سے غلطی ہوجاتی ہے اور کہین کوئی ناخدا ترس تحریف یا وضع عبارت کر دیتا ہے
اور حضرات مجتہدین سے بہی بعضے مسائل مین دو دو تین تین روایتین منقول ہوتے
ہین چنانچہ انشاء اللہ تعالی بیان ہوگا سو ایسی اختلاف مین جو روایت کہ زیادہ
دلیلون سے تقویت پا دی اور معتبر اور صحیح ہو اوسپر عمل کرنا چاہیے چنانچہ ایسے
ہی محل مین فقہار دین پا درج لکہدیتی ہین ہو الصحیح ہو الاصح ہو الاشبہ بہ یفتی علیہ
الفتوی ہو المختار وغیرہا اور بعضے روایت مین ظاہر مین اختلاف معلوم ہوتا ہے
حقیقت مین نہین ہوتا غور کرنیسے حل اختلاف ہو جاتا ہے چنانچہ حل اختلاف دو عبارتون
کتاب الانوار کا عقد الجید سے معلوم ہوگا اسی بحث مین انشاء اللہ تعالی **قولہم** کتاب

ایضاح الحق تصنیف کسی لامذہب کے ہے اور بعض مولانا اسماعیل شہید رحمہ کا نام [illegible]
اور مولانا محمد اسمٰعیل شہید کو مصنف صراط مستقیم کے ہیں اور اوسکا بھی ذکر [illegible]
جواب ہر کوئی جانتا ہے کہ ایضاح الحق اور صراط مستقیم اور تنویر العینین تصنیف [illegible]
محمد اسماعیل شہید کے ہیں سو ان تینوں کتابوں سے اس سالہ میں عمل [illegible]
عدم وجوب تقلید شخصی کا لکھا گیا ہے چنانچہ مذکور ہو چکا **قولہم** اہل حل عقد
میں تقلید معین مجتہد واحد کو **جواب** اہل حل عقد سے اگر مراد سلطان [illegible]
تو اس ملک کے حاکم اہالیان سرکار انگریزی ہیں سو دین کی امر میں ہم اونکی [illegible]
ہیں اور نہ وہ دیکھو ہماری دین میں کچھ حکم لگا دیں اور اگر مراد علما ہیں تو [illegible]
فتوی ہے عدم وجوب تقلید شخصی پر **قولہم** عقد الجید میں ہے والمرجح عند
ان العامی المنتسب الی مذہب له مذہب لا یجوز له مخالفته **جواب** [illegible]
عقد الجید میں یہ ہے و قولہ لکن منتسبا الی مذہب فہل یجوز ان یتخیر و یقلد امی [illegible]
فیہ خلاف مبنی علی انه هل یلزمه التقلید بمذهب معین ام لا فیه وجهان قال [illegible]
والذی یقتضیه الدلیل انه لا یلزم بل یستفتی من شاء و من اتفق لکن من [illegible]
لا رخص انتساب مذہب سی مراد ہے التزام ایک مذہب کا یعنی یوں [illegible]
کہ میں فلانے امام کا مذہب اپنے اوپر لازم کر لیا یا یہ کہ جس مسئلہ [illegible]
پر عمل کیا خاص اوس مسئلہ میں اوس مذہب سے منتسب ہوا سو ان [illegible]
کی حالت میں اختلاف ہے اور جس فقیہ کو جو قول پسند ہو [illegible]
دیا ہے چنانچہ عقد الجید میں ہے قول امام نووی کا و اما التمذ[illegible]
فیجوز له الخروج عنه علی الاصح اور اوسی میں ہے منقول خزانۃ الروایات
و اذا قلد فقیہا فی شیء فهل یجوز له ان یرجع عنه الی فقیه آخر المسئلة [illegible]
ان لا یکون التزم مذهبا معینا کمذهب ابی حنیفة والشافعی وغیرهما و ان [illegible]

امام عزالدین بن عبدالسلام کے لان الناس لم یزالوا من ذلک یسألون
من اتفق من العلماء من غیر تقلید مذہب ولا انکار علی احد من السائلین الخ
اور اوسی مین ہے فاذہب الیہ ابن حزم حیث قال التقلید حرام انما تیم فیہم
لضرب من الاجتہاد ولو فی مسئلۃ واحدۃ وفیمن ظہر علیہ ظہورا بینا ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم امر بکذا ونہی عن کذا وانہ لیس بمنسوخ الخ وفیمن یکون عامیا ویقلد
رجلا من الفقہاء بعینہ یری انہ یمتنع من مثلہ الخطاء وان ما قال ہو الصواب البتۃ
واضمر فی قلبہ ان لا یترک تقلیدہ وان ظہر الدلیل علی خلافہ الخ وفیمن لا یجوز
ان یستفتی الحنفی مثلا فقیہا شافعیا وبالعکس ولا یجوز ان یقتدی الحنفی بامام
شافعی مثلا فان ہذا قد خالف اجماع القرون الاولی وناقض الصحابۃ
والتابعین الخ اور اوسی مین ہے ولا فرق بین ان یستفتی ہذا دائما او
یستفتی ہذا حینا وہذا حینا اور تقریر شرح تحریر مین ہے والتزام ما لم
بنذر سے یلزم الوفاء اور منتہی مین ہے والالتزام لما لم یجعلہ ملزما من
الشرع کان بمنزلۃ التزام کذا لفلان من غیر ان یکون لہ علیہ فی الفور
وہو الاصح فرمایا قاضی ثناءاللہ رحمہ اللہ نے بیچ رسالہ اصول فقہ کے
کہ حسب فرمایش جناب مرزا جانجانان صاحب قدس سرہ کی تصنیف
کیا ہے کسیکہ لازم گیرد بر خود مذہبے معین مثل مذہب ابی حنیفہ رحمہ اللہ
بعضے گویند کہ جائز نیست اورا تقلید دیگرے وبعضے گویند در مسئلہ
کہ موافق فتوی ابیحنیفہ رحمہ اللہ دران عمل کردہ است تقلید دیگرے جائز
ودرانچہ عمل نکردہ است ہرگاہ خواہد تقلید نماید وکسیکہ بر خود مذہبے
لازم نگرفتہ است بر تمام اقوال مذکورہ وی را جائز است کہ تقلید ہر
خواہد بکند لاکن بعضے آنان کہ در بعضے مسائل تقلید ابی حنیفہ رحمہ اللہ کردہ

در بعضے تقلید شافعے پس جایز نیست اورا کہ درانچہ تقلید شافعی رح گرفتہ
تقلید ابی حنیفہ رح بکند بالعکس و بعضے گویند کہ مذہب لازم گرفتہ باشد
یا نہ و عمل نمودہ باشد یا نہ جایز ست ہر مقلد را تقلید ہر مجتہد و این اقرب
ست بتحقیق چہ حقتعالے در ینباب ہیچ لازم نکردہ ست و بدون التزام او
تعالے ہیچ لازم نشود قولہ تعالے فاسئلوا اہل الذکران کنتم لا تعلمون ؛
عام ست مقید ہیچ یکے ازین قیود نیست و در صدر اول عوام از خواص
عند الحاجت استفتا می نمودند و مبالات ازین قیود مروی نیست انتہے
کذا فی المعیار ...... **قولہ** معتزلیون کا قول ہے کہ عامی
ہر مذہب سے جو مسئلہ چاہے اختیار کرے **جواب** اہل سنت کا قول ہے
چنانچہ بیان ہو چکا **قولہ** ہماری علمائے عامی کیواسطے ایک ہی امام مقرر
کیا ہے **جواب** ہماری علمائے فرمایا الشامی لیس لہ مذہب معین **قولہ**
شرح طحطاوی میں ہے فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار فاسقا تا ما **جواب**
تحریر ابن ہمام میں ہے ویتخرج منہ جواز اتباع رخص المذاہب ولا یمنع منہ
مانع شرعے اور اس امر میں بہت کچھ بیان ہو چکا **قولہ** کہا علامہ قہستانی
نے فیجب فی المذہب صلابۃ ای اعتقاد کونہ حقا وصوابا کما فی الجواہر ؛
جواب الواجب ما اوجبہ اللہ تعالی اور سلف صالح کو صلابت پسند
نہ تھے امام ابو یوسف رح اور محمد رح تکبیرات عید کی کہتے تھے بطور حضرت
ابن عباس رض کے اور فرمایا امام شافعی رض نے ربما انحدرنا الی مذہب اہل العراق
اور فرمایا امام ابو یوسف رح نے اذا ناخذ بقول اخواننا من اہل المدینۃ اور
صلابت عادت بعض متاخرین کی ہے فرمایا شاہ ولی اللہ رح نے ثم خلف
من بعدہم خلف اختصروا کلام القوم فقووا الخلاف وبنوا علی مختار ائمتہم

اور تفصیل اور وجہ اسکی بیان ہو چکی ہیچ تائید مسئلہ کے انشاء اللہ تعالی

قولہم ہماری مشائخ نے کہا ان مذہبنا صواب یحتمل الخطاء و مذہب غیرنا خطاء یحتمل الصواب **جواب** طحطاوی مین ہے صفحہ دہم والمراد ان ما نذہب الیہ امامنا صواب عندہ مع احتمال الخطاء اذ کل مجتہد یصیب وقد یخطئ فی نفس الامر واما بالنظر الینا فکل واحد من الائمۃ مصیب فی اجتہادہ فکل مقلد یقول ہذہ العبارۃ لو سئل عن مذہبہ علے لسان امامہ الذی قلدہ ولیس المراد انہ یکلف کل مقلد اعتقاد خطاء المجتہد الآخر الذی لم یقلدہ الے ان قال فتقلیدہ فی العمل فقط

قولہم حموی مین ہے وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد وبرہان آثم یستوجب التعزیر فبلا برہان واجتہاد اولی **جواب** فتح القدیر مین یہہ ہے ذلک ان مثل ہذہ یعنے التشدیدات الے ذکروا فقالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد وبرہان آثم یستوجب التعزیر فبلا برہان واجتہاد اولی ولا بد ان یراد بہذا الاجتہاد معنی التحری وتحکیم القلب لان العامی لیس لہ اجتہاد فتلک التشدیدات الزامات منہم الے من المشائخ لکف الناس عن تتبع الرخص والا اخذ العامی فی کل مسئلۃ بقول مجتہد یکون قولہ اخف علیہ وانا لا ادری ما یمنع ہذا من النقل والسمع فکون الانسان یتتبع ما ہو اخف علی نفسہ من قول مجتہد یسوغ لہ الاجتہاد ما علمت من الشرع ذمہ علیہا کذا فی المعیار نقلا عن حسن الشرنبلالی اور آخر ایک نسخہ عقد الجید مین اسطرح فتح القدیر سے نقل کرکے یہہ بھی لکھا ہے بعد لفظ اجتہاد کے ثم حقیقۃ الانتقال انما تتحقق فی حکم مسئلہ خاصۃ قلد فیہ وعمل بہ اور اخر مین یہہ لکھا ہے وکان صلی اللہ علیہ وسلم

تحجب ما خفف عن امته والله اعلم بالصواب اور میزان الشعرانی مین ہے
ص ۱۴ ومما یوید ہذا المیزان عدم انکار اکابر العلماء فی کل عصر علی من
انتقل من مذہب الی مذہب الا من حیثما یتبادر الی الاذہان من توہم
الطعن فی ذلک الامام الذی خرج من مذہبہ لا غیر الخ اور پھر چند علماء
منتقلین کے نام نقل کر کے لکھتے ہیں فلولا ان علماء السلف رأوا انہ لیس
بذلک بأس ما اقروا من انتقل من مذہب الی غیرہ ولولا علمہم بان الشریعۃ
تشتمل المذاہب کلہا ولجمعہا لانکروا علیہ اشد التنکیر **قولہم** شامی مین
ہے ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر اور قنیہ مین ہے لیس للعامی ان
یتحول من مذہب الی مذہب اور عالمگیریہ مین ہے حنفی ارتحل الی مذہب
الشافعی یعزر کذا فی جواہر الاخلاطی اور درمختار مین ہے ارتحل الی مذہب
الشافعی یعزر اور سراجیہ اور جنیل المواہب مین ہے من تحول الیوم من
مذہبہ فبئس ما صنع اور تفسیر احمدی مین ہے اذا التزم احد مذہبا یجب علیہ ان
یدوم الخ اور شرح عین العلم مین ہے فلو التزم احد مذہبا کابی حنیفۃ والشافعی
فلزم علیہ الاستمرار اور شرح تحریر بحر العلوم مین ہے وکذا للعامی لا انتقال
فی الحکم من مذہب الی مذہب لا یجوز لظہور الخیانۃ **جواب** انتقال
اور ارتحال کا جواب وہی ہے جو اس سے پہلے قول کا جواب ہے اور
التزام کا جواب عقد الجید اور کتب اصول کے عبارتون سے کہ اس
رسالہ مین بیان ہوئی ہین سمجھ لیجیے اور شامی مین ہے بل لطلقون
تلک العبارات للمنع عن الانتقال خوفا من التلاعب بمذہب المجتہدین
اور اوسی مین ہے ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر الی اذا کان ارتحالہ
لا لغرض محمود شرعا ولو ان رجلا برء من مذہبہ باجتہاد وضح لہ کان محمودا

اجورا انتہے مختصر اکذا فی المعیار اور یہہ اسکا جواب دیکھیے بیچ تائید
جواب مسئلہ کے اور شرح مسلم مین ہے فقیل نعم یجب الاستمرار الخ وقیل لا
یجب الاستمرار ولیصح الانتقال منہا ہو الحق الذی ینبغی ان یؤمن ویعتقد
بہ لکن ینبغی ان لایکون الانتقال للتلہی فان التلہی حرام فی التمذہب
کان او غیرہ اذلا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالےٰ ویحکم لہ ولم یوجب
علے احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فایجابہ تشریع جدید کذا
فی المعیار **قولہم** رسائل زینیہ مین ہے تو جب علی مقلد ابی حنیفۃ و
ان العمل بقولہ لما نقل العلامۃ قاسم فی التصحیح عن جمیع الاصولیین انہ
لایصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق **جواب** یہہ واجب ہونا
خاص اوس مسئلہ مین ہے جسپر حضرت ابو حنیفہ رض کی تقلید سے
عمل کر چکا چنانچہ اسے عبارت سے معلوم ہوتا ہے اور واسطے ضرورت
کی تقلید سے رجوع کرنا بعد عمل کے بیہے جائز کیا ہے چنانچہ بیان
ہوگا بیچ تائید مسئلہ کے انشاء اللہ تعالیٰ اور عبارت عالمگیریہ اور
شرح سفر السعادت سے ایک طرح کا رجوع کرنا بعد تقلید کے بضرورت
بیہے جائز معلوم ہوتا ہے اور یہی قول حضرت ابی حنیفہ اور صاحبین
کا ہے چنانچہ بیان ہو چکا **قولہم** عالمگیریہ مین ہے ہذا کلہ فی القاضی
المجتہد واما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذہب ابی حنیفۃ مثلاً فلا یمکن المخالفۃ
فیکون معزولا بالنسبۃ الے ذلک الحکم **جواب** اس سے واجب
ہونا تقلید شخصی کا نہین نکلتا بلکہ معزول ہونا قاضی کا حکم خاص مین
بسبب مخالفت ولایت خاصہ کے ہے کہ اوسکو حکم سلطان تہا واسطے
قضا کے بموجب مذہب ابی حنیفہ کے اور اوس نے حکم لگایا اوسکی خلاف

چنانچہ اشباہ مین ہے نہی امر السلطان بعدم سماع الدعوی بعد خمسة عشرة سنة لاتسمع ویجب علیہ عدم سماعہا کذا فی المعیار **قولہم** رسائل زمینیہ مین ہے فتح القدیر سے فہہنا ظہر ان الصواب ماذہب الیہ ابوحنیفة وان العمل علے مقلدیہ واجب والافتاء بغیرہ لایجوز لہم **جواب** اوسی رسالہ کے اخیر مین ہے فاذا ظہر لنا مذہب الامام الاعظم ابحنیفة رح فی ہذین الوقتین وظہر ایضا دلیلہ وقوتہ وصحتہ وانہ اقوی من دلیلہا وجب علینا اتباعہ والعمل والاختیار بہ کذا فی المعیار **قولہم** طحطاوی مین ہے قال صاحب البحر فی التجنیس لواجب عندی ان یفتے بقول ابحنیفہ رح علے کل حال **جواب** اس مسئلہ مین فقہا کو اختلاف ہی ایک قول یہہ ہی کہ فتوی مطلق امام رح کی قول پر ہو پہر ابو یوسف رح کی قول پر پہر محمد رح کی قول پر پہر زفر اور حسن کے قول پر اور ایک قول یہہ ہی کہ معاملات مین مطلق ابو یوسف کی قول پر اور ایک قول یہہ ہے کہ جب امام ایکطرف ہوا وصاحبین ایک طرف تو مفتی کو اختیار ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ اگر صاحبین مین سی ایک صاحب امام کے ساتھہ ہون تو فتوی امام کے قول پر مگر وقتیکہ مشائخ نے دوسرا قول پسند کیا ہو تو اوسی پر اور اگر متاخرین مین اختلاف ہو تو ایک قول اخذ کیا جاوی اور اگر متاخرین کا قول بہی نہ پایا جاوے تو مفتے اگر وجوہ فقہ کی جانتا ہے تو اجتہاد کری اور اہل فقہ سے مشورہ کرلے کذا فی الطحطاوی اور عقد الجید مین ہے اعلم ان المسئلة اذا کانت ذات اختلاف بین ابی حنیفة وصاحبیہ رح فحکمہا ان المجتہد فی المذہب یختار من اقوالہم ما ہو اقوی دلیلا واقیس تعلیلا وارفق بالناس کذلک افتی جماعات من علماء الحنفیة علی قول محمد رح فی طہارة الماء المستعمل علی

قولہما فی اولی وبہ تاخذ البصیر والمشاور فی جواز المزارعۃ بہ کتبہم مشحونۃ فذلک
لا یحتاج الی ایراد النقول اور قنیہ اور عمدۃ الاحکام میں منقول ہے کہ مفتی
عوام کو واسطے آسانی کے فتوی دے اور اگر امام مالک کے قول پر فتوی دے
تو جائز ہے آہ بحر الرائق میں ہے حاوی قدسی سے کہ صحیح تر یہی ہے
کہ فتوی دینے میں اعتبار ہے قوت دلیل کا **قولہم** کہا یحیی بن معین نے
القراءت عندی قراءت حمزہ والفقہ فقہ ابی حنیفۃ وعلی ہذا ادرکت الناس
جواب اگر اس قول کے معنی یہ ہیں کہ محض قراءت حمزہ اور محض فقہ
ابی حنیفہ صحیح ہے تو بموجب اس قول کے قراءۃ حفص کہ ہماری اور تمام
اہل ہند کے معمول ہے اور سوائے اس کے اور قراء تین معتبرہ اور مذہب
شافعی رح اور مالک رح اور احمد حنبل رح کہ مقبول جمہور اہل سنت کے ہیں سب
باطل ٹھیرینگے اور عقد الجید میں ہے وانہ لا خلاف للامۃ فی تصویب
المجتہدین فیما خیر فیہ لنسا او اخبا کالقراءات السبع وصیغ الادعیۃ والتر
بیع وتسبیح بما جدی عشرۃ الخ **قولہم** پس معلوم ہوا کہ فقہ ابو حنیفہ کے
معمول اور مختار اور معمول ہو ہی قدیما وحدیثا **جواب** بیشک فقہ ابو حنیفہ
اور شافعی وغیرہا کی مقبول اور مختار اور معمول ہیں ہی قدیما وحدیثا
قولہم فرمایا امام عبد الوہاب مالکی نے کہ کان مذہب ابی حنیفۃ اول المذاہب
المدونۃ کذلک آخر المذاہب انقراضا وبہ قال اہل الکشف **جواب**
جب کہ سوائے ایک مذہب کے کوئی مذہب باقی نہ رہیگا اسوقت تقلید
معین اسی مذہب کی واجب ہوگی ۔۔۔ **قولہم** قول قرافی کا
انعقد الاجماع علی ان من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر
اسکی معنی یہ ہیں کہ انعقد الاجماع علی ان من دخل فی الاسلام فلہ ان یقلد

من مقلد واحد من الائمة الاربعة من غیر نکیر **جواب** اسکی یعنی بقیہ ائمہ
قول ہے کہ یہان نقل نہین ہوا انہی معلوم ہوتی ہین کہ جس مسئلہ مین جس امام
کی تقلید چاہین بلا تمکین کرین اور وہ بقیہ قول یہہ ہی واجمع الصحابة علی من
استفتی ابا بکر و عمر امیری المؤمنین فلہ ان یستفتی ابا ہریرة ومعاذ بن جبل
و غیرہما و یعمل بقولہم بلا نکیر **قولہم** عقد الجید مین ہے باب تاکید الاخذ بہذہ
المذاہب الاربعة والتشدید فی ترکہا اعلم ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعة
مصلحة عظیمة وفی الاعراض عنہا مفسدة کبیرة **جواب** اس عبارت سی
تقلید شخصی بطور وجوب کی کسیطرح ثابت نہین ہوتی بلکہ ظاہر مین تاکید
چارون ہی مذہب پر عمل کرنیکی ہے نہ ایک معین پر اور بیشک جو کوئی ان
چارون سی بالکل منحرف ہو جاوی موجب مفسدہ کا ہی **قولہم** عقد الجید
مین ہے قال فی الاحتساب لو رای الشافعی شافعیا یشرب النبیذ وینکح
بلا ولی ویطاہا فلہ ان ینکر لان علی کل مقلد اتباع مقلدہ و لعصیانہ بالمخالفة
و لو رای الشافعی حنفیا یاکل الضب فلہ ان یقول اما ان تعتقد الشافعی
اولی بالاتباع واما ان تترک ہذا انتہی **جواب** وہ تمام عبارت ہے
فائدہ استشکل رجل شافعی الاختلاف بین عبارتی الانوار فاجبتہ بما یحل
الاختلاف فی کتاب القضاء من کتاب الانوار ما حاصلہ اذا دونت ہذہ المذاہب
جاز للمقلد ان ینتقل من مذہب الی مذہب آخر وکذا لو قلد مجتہدا فی بعض
المسائل واخذ فی البعض الآخر حتی اختار من کل مذہب الاہون کان
اذا افتصد واراد ان یاخذ بالشافعی رح لئلا یتوضا او الشافعی مس فرجہ
او امراة واراد ان یاخذ بالحنفی لئلا یتوضا وغیر ذلک من المسائل جاز انتہی
حاصل کلام صاحب الانوار فی کتاب القضاء وقال فی باب الاحتساب

۷۵

لورای الشافعی شافعیا یشرب النبیذ او ینکح بلا ولی ولیا ریا فلہ ان ینکر
لان علی کل مقلد اتباع مقلدہ ولعیصی بالمخالفۃ ولورای الشافعی الحنفی یاکل
الضب ومتروک التسمیۃ عمدا فلہ ان یقول ما ان تعتقد الشافعی ذولی بالاجماع
واما ان تترک ہذا کالاسر فی الاحتساب بین القولین ۔۔۔ ۔ اختلاف
اقول حل الاختلاف عندی واللہ اعلم ان معنی قولہ لعیصی بالمخالفۃ انہ لعیصی
بالمخالفۃ اذا عزم علی تقلیدہ فی جمیع المسائل وفی ہذہ المسئلۃ ثم اقدم
علی المخالفۃ فہذہ معصیۃ بلا شک اما اذا قلد غیرہ فی ہذہ المسئلۃ فذلک
الغیر ہو مقلدہ ولم یخالفہ فافہم فان حل ہذا الاختلاف قد صعب علی
المتصفین انتہی اور ادبی میں ہے منقول عمدۃ الاحکام سے کہ فتاوی
صوفیہ میں ہے سئل عن یوم عید الفطر انا نری جنس الناس یتطوعون
فی الجامع عند الزوال فنمنعہم عن ذلک ونخبرہم عن ورود النہی عن الصلوٰۃ فی
الاوقات الثلاثۃ قال الی المنع فلا کیلا یدخل تحت قولہ تعالی ارایت الذی
ینہی عبدا اذا صلی ولا تعین وقت الزوال بل عنی ان یکون قبلہا وبعدہ
ولئن کان وقتہ فقد روی عن ابی یوسف لا یکرہ ذلک التطوع عند الزوال
یوم الجمعۃ والشافعی لا یکرہ ذلک فی جمیع الایام فلئن اعترضت علی ہذا المصلی
فعسی ان یجیبک انہ قلد فی ہذہ المسئلۃ من یری جواز ذلک ویحتج علیک
بما احتج بہ من اختار ذلک فلیس لک ان تنکر علی من قلد مجتہدا او احتج دلیلا
قولہم بعض مفسرین نے کہا ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ
فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار **جواب** قول وجوب تقلید
معین پر دلیل نہیں ہے اور اوسکا جواب بیچ تائید مسئلہ کے بیان ہوا ہے
قولہم فرمایا شیخ عبد الحق رح نے خانہ دین این چہار ست ہر کہ راہی ازین

٧٦

راہ ہا و دری ازین در ہا اختیار نمود بر اہی دیگر رفتن و دری دیگر گرفتن عبث و بیہودہ باشد و کار خانہ عمل از ربط و ضبط بیرون افگندن و از مصلحت بیرون افتادن ہست **جواب** یہہ صرف قیاس حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اس قول سی واجب ہونا تقلید معین کا نہین ثابت ہوتا اور تحصیل التعرف مین شیخ نے واجب ہونی تقلید معین کو یون فرمایا وہذا القول اقرب الی الانصاف اور یہی تہا طریق متقدمین اور اکثر متاخرین کا چنانچہ بیان ہو چکا

قولہم اگر واجب نکرین اتباع مذہب واحد کی تو سوای مسئلہ اجماعیہ کے کوئی شخص مکلف نرہیگا نہ حلت مین نہ حرمت مین اور کارخانہ دین کا برہم درہم ہو جائیگا **جواب** مکلف رہیگا حلت مین بہی اور حرمت مین بہی مسئلہ نصی قطعی کا یعنے جو کہ قرآن شریف اور حدیث متواتر سے ثابت ہو چکا ساتہہ دلیل اطیعوا اللہ اور اطیعوا الرسول اور دوسری آیات کی کہ اس باب مین وارد ہین اور مکلف رہیگا مسئلہ نصی ظنی کا یعنے جو کہ حدیث شریف سی ثابت ہو چکا ساتہہ دلیل اسی آیت کریمہ اور دوسری آیات کی کہ اس باب مین وارد ہین اور مکلف رہیگا مسئلہ اجماعی کا یعنے جسپر اتفاق مجتہدوں کا ہوا ایک زمانہ مین ساتہہ دلیل اس آیۃ کریمہ کے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین الآیہ اور مکلف رہیگا مسئلہ قیاسی اجتہادی کا یعنی جو کہ مجتہدون نی ساتہہ قیاس صحیح کے قرآن اور حدیث سی مستنبط کیا بدون واجب ہونی تقلید معین مذہب واحد کی ساتہہ دلیل اس آیۃ کریمہ کے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور برہم درہم نہین ہونیکا کارخانہ دین کا درصورتیکہ مکلف کی نیت خیر اور اوسکو بجا لانا حکم حق تعالی کا منظور ہو اور برہم درہم ہو جائیگا بعض

دین کا دستور تھیکہ مکلف کے نیت فاسد اور اوسکو منظور ہو اتباع ہوای لغیر
یا حق نکلنے کے اور سکے اور زمانہ خیر القرون مین اتباع مذہب واحد کا
بطور وجوب کے مروج نتہا تو وہ سب کی سب تارک واجب نہ تھی اور جس
کام کو اونہون نی واجب نہین جانا اور نہ کسی آیت اور حدیث سی اوسکا
واجب ہونا معلوم ہوتا ہے تو گذارش خدمت یہہ ہے کہ آپ اپنی جہہا
سے اوس کام کو واجب نفرمائیے چنانچہ فرمایا ہماری اصولیون نی حجۃ
اللہ علیہم الواجب ما اوجبہ اللہ تعالے ولم یوجب علی احد ان یتمذہب
بمذہب الخ فرمایا حضرت شاہ ولی اللہ نی عقد الجید مین وانّ الصحیح ما قال
الامام عز الدین بن عبد السلام ولقد افلح من قام بما اجمعوا علی وجوبہ
واجتنب ما اجمعوا علے تحریمہ واستباح ما اجمعوا علی اباحتہ وفعل ما اجمعوا علی
استحبابہ واجتنب ما اجمعوا علی کراہتہ ومن اخذ بما اختلفوا فیہ فلہ حالان احد
ہما ان یکون المختلف فیہ مما ینقض الحکم بہ فہہنا لا سبیل الے التقلید فیہ لانہ
خطاء محض والحکم فیہ بالنقض الا لکونہ خطاء بعیدا من نفس الشرع ومآخذہ
ورعایۃ حکمہ الثانیۃ ان یکون مما لا ینقض الحکم بہ فلا باس بفعلہ ولا بترکہ
اذا قلد فیہ بعض العلماء لان الناس لم یزالوا علی ذلک یسألون من اتفق
من العلماء من غیر تقیید لمذہب ولا انکار علی احد من السائلین الی ان
ظہرت ہذہ المذاہب ومتعصبوہا من المقلدین فان احدہم یتبع امامہ مع بعد
مذہبہ عن الادلۃ مقلدا لہ فیما قال کانہ نبی ارسل الیہ وہذا نائی عن الحق
وبعد عن الصواب لا یرضی بہ احد من اولی الالباب قولہم فرمایا شاہ
ولی اللہ صاحب نے فیوض الحرمین مین عرفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ان فی المذہب الحنفے طریقۃ انیقۃ ہی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ

التی جمعت وصححت فی زمان جواب اسکے یہہ معنے نہین ہین کہ تمام قول
علمای متقدمین اور متاخرین مذہب حنفی کے طریقہ انیقہ ہی بلکہ لفظ فی
سی یہی معنی مفہوم ہوتی ہین کہ بیچ مذہب حنفی کے ایک طریقہ انیقہ موافق
تر ہے اور طریقون سے ساتہہ سنت کی سو بعضے علما نے یون سمجھا
کہ وہ طریقہ یہہ ہے کہ بوقت اختلاف مسئلہ کے فتوی دیا جاوی بموجب
قوۃ دلیل کے اور اوسی قیاس کا موید ہے قول حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ
تعالی عنہ کا اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلعم اور رسالہ اعلام نامہ مین اس
قول کو یون نقل کیا ہے ان فی المذہب الحنفی طریقۃ انیقۃ اوفق
الطرق بالسنۃ المعروفۃ التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری وصحابہ
انتہی اور اسطرح کی بشارتین اور کتابون کے حق مین بہی آئی ہین چنانچہ
مولانا قطب الدین خان صاحب سلمہ اللہ تعالی لکھتے ہین مظاہر حق مین اور
بہت لوگون نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کتاب کو اپنے طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد مروزی درمیان رکن
صحیح بخاری
اور مقام ابراہیم کی سوتا تہا حضرت صلعم کو خواب مین دیکہا فرماتے ہین
کہ اے ابو زید کب تک تو کتاب شافعی کا درس کہیگا میری کتاب کا
درس کیون نہین کہتا آخر یہہ ٹہری اور عرض کیا یا رسول اللہ مین
تمہاری قربان ہوا تمہاری کتاب کونسی ہے فرمایا کہ جامع محمد بن
اسمعیل اور امام المحدثین سے بہی اسیطرح کا خواب نقل ہے اور مولانا
احمد علی مدظلہ نے لکہا ہے قال الفربری رایت محمد بن اسمعیل البخاری
فی النوم خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
یمشی کلما رفع قدما وضع البخاری قدمہ فی ذلک الموضع [illegible]

ثابت ہوا ساتھ کتاب و سنت اور اجماع اور عقل کے کہ مجتہد کبھی
مصیب ہوتا ہے کبھی مخطی پس جب کہ ثابت ہوا یہہ امر ساتھ ادلہ
مذکورہ کے تو واجب ہوا مقلد پر کہ اختیار کرے اتباع اور تقلید مجتہد
راجح اور کامل کے تاکہ نہ پڑے بیچ اتباع کثیر الخطا کے عمداً اور قصداً الیہ
جب کہ اختیار کیا مذہب امام راجح کامل کا تو پہر واجب ہی اوسپر دوام
اور استمرار تاکہ نہ پڑے بیچ اتباع کثیر الخطا کے عمداً اور قصداً اور یہی ہی
قول علماء اہل سنت کا **جواب** پس جب کہ ثابت ہوا مجتہد کا کسے
وقت میں مخطی ہونا تو معلوم ہوا کہ ہر مجتہد ہر مسئلہ میں ہر وقت مصیب
نہیں اور ہر مجتہد ہر مسئلہ میں ہر وقت مخطی نہیں اور یہہ بات بہی ظاہر
ہے کہ ہر مقلد کو یہہ ملکہ نہیں ہے کہ معلوم کری کہ فلان مجتہد فلان مسئلہ
مین مخطی اور فلان مجتہد فلان مسئلے مین مصیب ہے اور فلانا مجتہد بہت مسائل
مین مخطی ہے اور فلان مجتہد بہت مسائل مین مصیب ہے اور فلان مجتہد
راجح اور کامل ور فلان مجتہد مرجوح اور ناقص ہے اور بسبب اسی علے
مقلدون کے اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اور اسمین تخصیص کسے مجتہد کی نہیں فرمائی بلکہ حکم عام ہے چنانچہ ثابت
ہوچکا اسی بحث مین اور حضرت رسول صلعم نے خاص کسے شخص معین
کے اتباع کا حکم نہیں دیا بلکہ عام فرمایا ہے بایہم اقتدیتم اہتدیتم و اصحابی اور اجماع
صحابہ اور تابعین اسی بات پر ہے کہ اتباع خاص کسیکا اوسوقت مین
نتہا چنانچہ کتب اصول سے بیان ہوچکا اور عقل بہی اسی بات کا
اقتضا کرتی ہے کہ ایسا ایک فرد کامل کہ خاص وسی کے اتباع معین
لازم ہو ہر کسی پر سوای حضرت رسول کریم صلعم کے کوئی نہین پس ثابت ہوا

ساتھہ کتاب اور سنت اور اجماع اور عقل کے کہ تقلید شخصی واجب نہین ہے
اور مسلمانون کو پہنچا ہی حسب اتفاق اور حسب ضرورت عالم دینداری
مسئلہ پوچھین اور ہر مذہب کی روایت معتبر حاصل کرین **قولہم** بدون
تقلید مذہب ایک امام کی بنتی ہی نہین **جواب** جان دوسری مذہب کے
کتاب نہو تو سوای تقلید ایک مذہب کی نہین بنتی چنانچہ تائید مسئلہ اوّل
مین بیان ہوچکا اور جبکہ روایات صحیحہ اور مذہبون کی اور احادیث
صحیحہ موجود ہون تو بنیاتی ہی **قولہم** مولوی نذیر حسین صاحب نے لکھا
کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کو بدعت اور ضلالت کہتا ہی وہ
مردود اور گمراہ ہی پس یہہ فتوی نص صریح ہی اسباب مین کہ تقلید
مذہب خاص کی سنت اور ہدایت ہی اور اشارہ ہی اسپر کہ خیر القرون
مین بہی جاری ہتی **جواب** جو کام کہ بدعت اور ضلالت نہین یہہ بہی
لازم نہین کہ ضرور سنت اور ہدایت ہو اور خیر القرون مین بہی جاری
ہو بہت کام مباح ہین کہ نہ سنت ہین نہ ہدایت نہ بدعت نہ ضلالت اور
اور نہ خیر القرون سی منقول ہین جیسے بعضے ترکاریون کا کہانا اور
ساگودانا اور چونا کتہا لگا کر پان چبانا وغیرہ اور بعضی قسم کی کپڑی
پہننا کہ قرون ثلاثہ سی منقول نہین ہین اور مولوی نذیر حسین صاحب
کی نزدیک تقلید مذہب معین واحد کی جائز ہی نہ حرام اور نہ واجب
قولہم کہا ابوعصمہ نوح نی کہ ہمعصر امام مالک کا ہی رأیت الناس قد اعرضوا
عن القرآن واشتغلوا بفقہ ابی حنیفۃ ومغازی ابن اسحاق فوضعتہا حسبۃً اور
بظاہر ہی کہ یہہ لوگ تابعی اور تبع تابعی اور اونکی بعد کی ہتی جو اوبہ
مشتغل ہونا فقہ ابوحنیفہ رض کی ساتھہ برا نہین اور ہم لوگ بہی مشتغل مین فقہ ابو

۸۱

کی سابقہ اور مولوی نذیر حسین صاحب کی اکثر فتوی اسی فقہ سی ہ
ہوئی ہین اور بہت بزرگان دین اس فقہ سی مشتغل رہی لیکن یہہ
فرمائیی کہ یہہ مسئلہ کہان سی نکالا کہ جو کوئی فقہ حنفی سی مشغول ہو اوسکو
دوسری امام کی فقہ سی کوئی مسئلہ اخذ کرنا درست نہین ہم آپ سی
فقط تقلید معین کی واجب ہونی پر دلیل مانگتی ہین نہ جائز ہونی پر اور
ابو عصمہ کہ حدیثون کی وضع کرنیوالا ہی اور ایک قوم جنہون نی قرآن سے
اعراض کیا تہا ایسون کی قول اور فعل کا اعتبار نہین ہوتا اور اون
لوگون کا تابعی ہونا جس کتاب معتبر سی معلوم کیا ہو بیان فرمائیی **قولہم**
کہا یحیی بن معین نی کہ مین نی پایا لوگون کو فقہ حنفی پر اور یحیی بن معین
معصر ہی امام احمد کا اور پر ظاہر ہی کہ یہہ لوگ تبع تابعی ہتی **جواب**
اسکا اس سی پہلی سوال کی جواب سی سمجھ لیجیی اور جس قوم مین جس امام
کی فقہ شایع ہوگئی اوسی پر عمل کرنی لگی اس سی واجب ہونا تقلید معین
مذہب واحد کا ثابت نہین ہوتا یہہ عمل مدآمدی اجماع نہین ہی ۹۶
قولہم شاہ عبد العزیز صاحب نی فرمایا بستان المحدثین مین کہ اندلس
کی لوگ اول حضرت امام اوزاعی کی مذہب پر ہتی پہر حضرت امام
مالک کی بزرگی اور وسعت علم دریافت کرکے تعظیم اور تقلید اونکی
اونکی دلون مین راسخ ہوگئی پس یہہ قول شاہ صاحب کا نص صریح
ہے اس بات مین کہ اونہون نی امام مالک کو اول اور بڑا عالم جانکر
اونکی تقلید اختیار کی **جواب** یہہ قول شاہ صاحب کا نص صریح ہی
اس باب مین کہ مسائل مین ایک امام کی تقلید کرکی اوسکو چھوڑ دینا اور
دوسری امام کی مسائل پر عمل کرنا درست ہی اور عدم وجوب تقلید معین

بہت کچھہ بیان ہو چکا ہی تو لکھہ بستان المحدثین میں ہی مختصر طحاوی دلالت
کرتا ہی اسپر کہ طحاوی کا مجتہد منتسب تہا محض مقلد نہ تہا کیونکہ اوس مختصر میں
اون چیزون کو اختیار کیا ہی کہ مخالف مذہب ابو حنیفہ کی ہین لیس یہہ
کلام شاہ صاحب کا نص صریح ہے اس امر مین کہ تقلید مذہب خاص کی
واجب ہی غیر مجتہد پر جواب یہہ کلام ہرگز نص صریح نہین وجوب تقلید
نہین پر بلکہ اس سی اتنا ہی مفہوم ہوتا ہی کہ جیسی کہ عادت ہی بعضی مقلدین
متاخرین کی کہ سوا اپنی ایک مذہب کی اور قولون کو اختیار نہین کرتی
طحاوی نی یہہ کام نہین کیا اس سی معلوم ہوتا ہی کہ طحاوی خود مجتہد تہا
اور حضرت شاہ صاحب بستان مین فرماتی ہین حال آخر صدی دویم کا
حالانکہ درآن زمان تقلید بیک مذہب رائج نبود نہ در عوام و نہ در خواص
اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اپنے ماجد اور استاد اور مرشد شاہ
صاحب کے فرماتی ہین بل بضع کلہا علی القبول بجملتہ ویتبع ما وافق صریح
السنتہ ومعروفہا چنانچہ بیان ہوگا پس یہہ قول شاہ عبد العزیز صاحب
کا اور شاہ ولی اللہ صاحب کا اور سوای انکی اور قول شاہ ولی اللہ صاحب
کی اور صاحبان اصول کے کہ بیان ہو چکی اور طریقہ متقدمین کا بلکہ
زمانہ صحابہ کرام رضہ کا یہہ سب کچھہ نص صریح ہی اس امر مین کہ تقلید معین
مذہب واحد کی واجب نہین ہی بلکہ شاہ صاحب تو تفسیر عزیزی مین ایسا
لکھتے ہین تحت مین قول اللہ تعالی کی وان ہم الا یظنون زیراکہ بر عالم
فرض است کہ موافق علم خود عمل نماید واز دروغ گفتن وتحریف کتاب
کردن احتراز کند وبر عامی فرض است کہ بر تقلید وظن اکتفا نکند بلکہ تحصیل
یقین را قصد نماید اور تحت مین اس قول کی صم بکم عمی فہم لا یعقلون ودرین آ

اشارہ ہست بابطال تقلید بطریق اول آنکہ از مقلد باید پرسید کہ ہر گاہ العلماء
میکنی نزد تو حق ہست یا نی اگر محق بودن او را نمی شناسی پس با وجود احتمال
مبطل بودن او چرا او را تقلید میکنی و اگر محق بودن او را می شناسی پس
بکدام دلیل می شناسی اگر بتقلید دیگری شناسی سخن دران خواہد رفت و تسلسل
لازم خواہد آمد و اگر بعقل خود شناسی پس آنرا چرا در معرفت حق صرف نمیکنی
و مدار تقلید بر خود گوارا میداری انتہی اب یہہ فرمائیے کہ یہہ قول شاہ صاحب
کا نص صریح کس بات پر ہے **قولہم** تقلید مذہب خاص کی سنت اصحاب
ہوئی بالاتفاق اور مذہب لا مذہبی کا مختلف فیہ اور مبنی علیہ فساد کا ہی
جواب تقلید مذہب خاص کی جائز ہی نہ سنت نہ واجب اور تقلید
غیر معین معمول ہے زمانہ صحابہ کرام رض اور تابعین رح کا تو اس امر کو مذہب
لا مذہبی اور مبنی علیہ فساد کا کہنا ہرگز مناسب نہیں اعلام نا سر مبین
صفحہ ۲۰ قال شاہ ولی اللہ فی کتاب الانصاف و بعد المائتین ظہر بینہم التمذہب
للمجتہدین باعیانہم الخ سو یہہ بھی خاص طریقہ مخرجون کا تہا نہ ہر خاص
اور عام کا اور مخرجون کو بسبب ضرورت خاص کے اوس زمانہ میں یہہ
امر واجب تہا چنانچہ اسکا بیان ہو چکا اور حجۃ اللہ البالغہ میں ہی
اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید الخالص
لمذہب واحد بعینہ اور اوسی میں ہی و بعد القرنین حدث فیہم شئی من التخریج
غیر ان اہل المائۃ الرابعۃ لم یکونوا مجتمعین علی التقلید الخالص علی مذہب
واحد **قولہم** بستان المحدثین میں ہی کہ یحیی بن یحیی آنچہ از امام مالک
شنیدہ بود بموجب آن فتوی میداد و ہرگز بخلاف مذہب امام مالک
نمیشد انتہی **جواب** اوسکی یہہ ہی حالانکہ دران زمان تقلید یک

رایج نبود نہ در عوام و نہ در خواص نوشتہ اند کہ یحیی بن یحیی در ہر مسئلہ
اتباع اجتہاد امام مالک لازم گرفتہ مگر در چہار مسئلہ کہ مذہب لیث بن سعد
مصری را اختیار میکرد **قولہم** حدیث شریف میں ہی مثل تولی من امر المسلمین
شیا فاستعمل علیہم رجلا وہو یعلم ان فیہم من ہو اولی و اعلم منہ بکتاب اللہ و
سنت رسول اللہ فقد خان اللہ و رسولہ و جماعۃ المسلمین **جواب** یہہ
حدیث نص نہین اس امر بات پر کہ تقلید معین مذہب واحد کی واجب ہے اور
اگر آپ قیاس کر کے اس حدیث سے اس مسئلہ کو استنباط فرماتی ہین تو
گستاخی معاف یہہ مسئلہ اعتقاد کا ہی اور قیاس اور استنباط منصب مجتہد
کا ہی اور تم مجتہد نہین ہو اور اگر آپ مجتہد ہی ہوتی تو ہم آپ کی آگی
یہ عبارت شرح مسلم کی پیش کرتی ثم القیاس مظنون الافادۃ لا تحصیل للیقین
عند الجمہور فلا یثبت بہ العقائد میزان الشعرانی مین ہی صہ کہ فرمایا امام ابن
عبد البر رحمہ نی ولم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب معین
ولم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احدا
من الامۃ بالتزام مذہب معین آور بقول تمہاری اگر تقلید غیر معین خیانت اللہ
اور رسول کی ہی تو علمای اصول اور متقدمین اور اکثر متاخرین بلکہ اہل زمان
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہ جنکے نزدیک تقلید مذہب معین واحد کی
واجب نہین سب خاین ٹھہرتی ہین اب بس کرو ایسی اجتہادون اور قیاسون سے باز
آؤ ...... **قولہم** حضرت ابو حنیفہ رض تابعی ہین اور مذہب انکا مدون
ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی لو کان الدین عند الثریا لذہب بہ
رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ رواہ مسلم اور بخاری مین یون ہے
لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من فارس اور کسی حدیث مین

۸۵

قوم من ابناء فارس اور کسی مین رجل من ابناء فارس اور کسی مین ناس
من ابناء فارس واقع ہی اور یہہ حدیثین بشارت ہین بیچ حق ابو حنیفہ رضی
اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے لیس احد احق ان یقتدی بہ احد من ابی حنیفہ
الخ اور فرمایا شافعی نے من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب ابی حنیفۃ اور فرمایا
سب لوگ عیال ہین ابو حنیفہ کی فقہ مین اور فرمایا امام احمد حنبل نے
بیچ حق ابی حنیفہ کی انہ کان من العلم والورع والزہد وایثار الآخرۃ بمحل لا
یدرکہ احد الخ اور کہا ملا علی قاری نے شرح مسند ابی حنیفہ ان ابا حنیفۃ من اعظم معجزات
المصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بعد القرآن الخ پس ثابت ہوا اس حدیث سے
کہ ابو حنیفہ افضل علماء دین کی ہین اور منظور کرتا حق بجانب انکی ہوگا مسائل
مختلفہ مین اور یہہ کہ ساری مذہب نکلی ہین ابو حنیفہ کی مذہب سے اور
یہہ کہ ابو حنیفہ واجب الاتباع ہین انتہی مختصرا **جواب** چشم ما روشن
شعر اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ٭ ہو المسک ما کررتہ یتضوع ٭ بگردان
ذکر نعمان را کہ ذکر مشک تاتار است ٭ چو تکرارش کنی ہر دم جہانی بو کند
خوش باید ٭ ان شاء اللہ تعالی ہم ہی کچھ یہہ ذکر خیر کرینگی بیچ تائید مسئلہ
کی تمنی تو یہان حضرت امام کا تابعی ہونا بیان کیا ہم کہتے ہین کہ ہماری
امام اگر صحابی ہوتی تو ہم نہایت ہی خوش ہوتی لیکن یہہ فرمائیے کہ لفظ
واجب الاتباع سی کیا مراد ہی اگر یہہ ہی کہ وقت حاصل نہونی علم کسی
مسئلے کے قرآن مجید یا حدیث شریف سی تقلید مجتہد کی واجب ہوتی ہی
تو مسلم ہی لیکن ان معنون کر بلا تعیین ہر مجتہد واجب الاتباع ہوتا ہی
کچھہ خصوصیت جناب ابو حنیفہ رضی کی نہین ہی اور اگر یہہ مراد ہی کہ
تمام امت مرحومہ پر بخصوص اتباع حضرت ابو حنیفہ کا واجب ہی تو یہ دعوی

۸۶

ممنوع ہی کسی بزرگ کی تعریف مین غلو کرنا اور اپنی اجتہادسی ایسی بات
نکالنا کہ برخلاف مذہب جمہور اہل سنت کی ہو ہرگز بجا ہی حضرت سید
الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نی خود فرمایا ہی کہ میری تعریف مین حد سی مت
بڑہو جیسا کہ نصارا نی افراط کری بیچ تعریف حضرت عیسی علیہ السلام کے
اور یہہ بات کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضہ ساری علمای دین سی فضل مین
اور ہر مسئلہ اختلافی مین اونکا قول حق اور سب کا خطا ہی اور سارے مذہب
اون کی مذہب سی نکلی ہین اور ہر کسی پر اونہین کا اتباع واجب ہی
اس دعوی پر دلیل لانا چاہیی نص صحیح صریح سی یا اجماع امت سی نہ اپنی
اجتہادسی اور نہ قول بی سند بعض صلحاسی کیونکہ مقتدی بسبب حسن ظن
اپنی کی اپنی مقتدا کو احق بالاتباع جانتا ہی لیکن اوسکا قول اور کسی پر
حجت نہین ہو سکتا اور اوس قول پر نہین ثابت ہوتا کہ بس وہی مقتدا
واجب الاتباع ہی اور اسطرح اور بزرگان دین نی بہی اور مقتداؤن
کی تعریف کی ہی چنانچہ فرمایا امام شعرانی نی کشف الغمہ مین ص ۱۳
والمذہب الواحد بلا شک لایحتوی علی کل احادیث الشریعۃ الا ان قال
صاحبہ اذا صح الحدیث فہو مذہبی فیدخل فی مذہبہ کل حدیث استدل
المجتہد من المجتہدین وقد ثبت عن الشافعی ذلک فجمیع المذاہب علی مذہب
الشافعی عند کل من سلم من التعصب فی الدین اور کہا محمد بن عبداللہ بن حکم
نی بیچ تعریف مذہب شافعی کی اخوانی ہذا لیس بمذہب انما ہو شریعۃ کلہ
کذا فی المیزان اور نقل کیا یافعی نی بعض علمار اکابر سی کہ فرمایا لو کان نبی بعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکان الغزالی کذا فی صیانۃ الاناس من کواکب یہ غرض
ان نقول مذکورہ بالا سی یہ دعوی تمہارا ہرگز ثابت نہین ہوتا علمار دین رحمہم اللہ تعالی

نی کسیکو کچھہ فضیلت دی ہی اور کسیکو کچھہ کوئی علم حدیث مین افضل ہی کوئی
علم تفسیر مین کوئی فقہ مین کوئی سلوک اور تصوف اور معارف اور اخلاق
مین اور کوئی صحابیت کی جہت سی کوئی تابعیت کی سبب سی اور جو
امر قرآن شریف اور حدیث رسول کریم صلعم سی ظاہر ہو اوس مین یہہ
ساری حضرات رض علی حسب المراتب واجب الاتباع اور مقتدا اور پیشوا
ہین اور وقت ملنی حدیث صحیح صریح غیر ماول غیر معارض کی کوئی قول
کسی حضرت کا جو اس حدیث کی معارض ہو واجب التاویل یا واجب الترک
ہی اور اتفاق ہی اہل سنت کا اسپر کہ بعد حضرات انبیاء علیہم السلام کی تمام
امت محمدیہ مین افضل مین حضرات خلفای اربعہ رضی اللہ عنہم ہر عالم او عابد
اور فقیہ اور زاہد اور تابعی اور صحابی ہی اور اس بات پر کوئنی دلیل شرعیہ
قایم ہی کہ جو کوئی تابعی ہو اور مذہب اوسکا مدون ہوا ور اوسکی فضیلت میں
بدون تصریح نام کی کچھہ اشارا حدیث شریف سی پایا جاوی اور بعضی بزرگان
دین نی اوسکی تعریف کی ہو تو وہ شخص تمام مجتہدون اور عالمون سی
افضل ہوتا ہی اور ہر مسئلہ اختلافی مین حق اوسی کی جانب ہین اور اوسکا
اتباع ہر کسی پر واجب ہوتا ہی اور ساری مذہب اوسکی مذہب سے نکلے
ہوئی ہوتی ہین بلکہ یہہ امور مجموعہ تو خاص کسی شخص کی حق مین اون
حضرات مین سی بھی ثابت نہین ہوتی جو بلا واسطہ شاگرد اور تعلیم یافتہ ہین
جناب مستطاب حضرت مورد وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور اونہون نی
بچشم خود دیکھا حضرت حامل وحی علیہ السلام کو اور برسون حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین رہی سفر اور حضر مین اور ہمیشہ آپ سے
ہمکلام رہے ۵ در سفر ہمرکاب او بود ندہ ؛

در حضرہم خطاب وبود ندہ ہمہ آثار وحی دیدہ از وے ہمہ اسرار دین شنیدہ
از وے اور اونکی حق مین وارد ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور ایسا ہی والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم
اونکے اتباع کرنیوالون سی بہی اللہ راضی ہی والذین جاہدوا فینا لنہدینہم
سبلنا ویہدیکم صراطا مستقیما اور فرمایا حضرت صلعم نی فاقتدوا بالذین من
بعدی ابی بکر وعمر وتمسکوا بہدی عمار وما حدثکم به ابن مسعود فصدقوہ واقضاکم
علی واعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضکم زید کذا فی کشف الغمہ اور فرمایا
لو کان نبی بعدی لکان عمر ابن الخطاب انا مدینۃ العلم وعلی بابہا خذوا نصف العلم
من ہذہ الحمیراء علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین الحدیث اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم ما انا علیہ واصحابی بلکہ حق تو یہہ ہی کہ مسائل اجتہادی
اختلافی مین ہر مجتہد کا قول احتمال خطا کا رکہتا ہے خواہ تابعی ہو یا صحابی
یا سوای ائمہ اور یہی ہی مذہب سب اہل سنت کا اور اگر ساری مذہب مذہب
حنفی سی نکلے ہین تو حنفیونکو تقلید شافعی رض اور مالک رض اور احمد رح اور دوسرے
مجتہدون کیسے کیون منع کرتی ہو کیونکہ بقول تمہاری ساری مذہب اسی
مذہب حنفی کی شاخین ہین تو ساری مذہب ایک ہی مذہب ہوئی اور
سب کی تقلید کرنا مذہب حنفی ہی کی تقلید ہوئی اور اگر ساری مجتہدون مین
حضرت ابو حنیفہ ہی کا اتباع ہر کسی پر واجب ہوتا تو تمام امت مرحومہ
کے شافعی اور مالکی اور حنبلی کہ ہزارہا اولیا اور علماء کامل بہی اونمین ہین
مثل حضرت سید عبد القادر جیلانی رض اور حضرت حجۃ الاسلام محمد غزالی
اور امام فخر رازی اور امام محی السنۃ بغوی اور امام محی الدین نووی
اور جلال الدین سیوطی اور جلال الدین محلی اور قاضی صاحب مصنف تفسیر بیضاوی

اور امام طیبی وغیرہم رحمہ اللہ علیہم اجمعین سب کے سب تارک واجب کے ہوتی حالانکہ
یہہ حضرات بعضے وقت مستحب کے ترک پر بہی غمناک ہوتی ستہے تا یہ حضرت
شافعیؒ اور احمد حنبلؒ اور امام مالک وغیرہ مجتہدین کہ اونہون نی باوجود
ہونی عیال ابو حنیفہ کے بہی جدی مذہب نکالی اور صدہا مسائل مین
مخالفت کرے حضرت ابو حنیفہ کے سب تارک واجب کے اور باعث
تارک واجب ہونی دوسرے مسلمانون کے یعنی اپنے مقلدین کی ہوتی
اور انکے اجتہاد باوجود متبوع کل ہونے حضرت ابو حنیفہ کی لغو ہوتی بلکہ حق
اور محقق لاریب فیہ یہی کہ واجب الاتباع اور متبوع کل اہل اسلام مسئلہ مین
حق پر اور جنکے قول و فعل سے ساری مذہب نکلے ہین وہی ذات
بابرکات ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہے انا ارسلناک بالحق
بشیرا و نذیرا الآیۃ کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب
والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون الآیۃ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم   قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان
اللہ لا یحب الکافرین الآیۃ واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون الآیۃ لقد من اللہ
علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب
والحکمۃ الآیۃ ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتہا الانہار
خالدین فیہا وذلک الفوز العظیم الآیۃ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ
یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین الآیۃ یومئذ یود الذین کفروا وعصوا
الرسول لو تسوی بہم الارض الآیۃ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم
تومنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر واحسن تاویلا الآیۃ واذا قیل لہم تعالوا

الی ما انزل الله والی الرسول رایت المنافقین یصدون عنک صدودا ایضًا
وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله ایضًا فلا وربک لا یومنون حتی
یحکموک فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ایضًا
ومن یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین
والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ایضًا وارسلناک للناس رسولا
وکفی بالله شهیدا ایضًا من یطع الرسول فقد اطاع الله ایضًا ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله
جهنم وساءت مصیرا ایضًا واطیعوا الله واطیعوا الرسول واحذروا ایضًا قل
یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا الذی له ملک السموات والارض
لا اله الا هو یحیی ویمیت فآمنوا بالله ورسوله النبی الامی الذی یومن بالله
وکلماته واتبعوه لعلکم تهتدون ایضًا یا ایها الذین آمنوا استجیبوا لله وللرسول
اذا دعاکم لما یحییکم ایضًا والله ورسوله احق ان یرضوه ان کانوا مومنین ایضًا
الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله فان له نار جهنم خالدا فیها ذلک الخزی
العظیم ایضًا والمؤمنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف
وینهون عن المنکر ویقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة ویطیعون الله ورسوله
اولئک سیرحمهم الله ان الله عزیز حکیم ایضًا فانما علیک البلاغ وعلینا الحساب
ایضًا واذا دعوا الی الله ورسوله لیحکم بینهم اذا فریق منهم معرضون ایضًا ام یخافون
ان یحیف الله علیهم ورسوله ایضًا انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی الله ورسوله
لیحکم بینهم ان یقولوا سمعنا واطعنا واولئک هم المفلحون ومن یطع الله ورسوله
ویخش الله ویتقه فاولئک هم الفائزون ایضًا قل اطیعوا الله واطیعوا الرسول
ایضًا وان تطیعوه تهتدوا ایضًا فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبهم فتنة

ولہم عذاب الیم ایضاً ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع
الرسول سبیلا ایضاً وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان
یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا ایضاً یوم
تقلب وجوہہم فی النار یقولون یالیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسولا ایضاً یس والقرآن
الحکیم انک لمن المرسلین ایضاً یا قومنا اجیبوا داعی اللہ ایضاً یا ایہا الذین امنوا
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم ایضاً ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات
تجری من تحتہا الانہار ومن یتول یعذبہ عذابا الیما ایضاً ان الذین
یحادون اللہ ورسولہ کبتوا کما کبت الذین من قبلہم ایضاً ان الذین یحادون
اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین ایضاً لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم
الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءہم او ابناءہم او اخوانہم
او عشیرتہم الآیۃ ایضاً وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ایضاً ذلک
بانہم شاقوا اللہ ورسولہ ایضاً واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول فان تولیتم فانما
علی رسولنا البلاغ المبین ایضاً ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدا
فیہا ابدا ایضاً انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا
فعصی فرعون الرسول فاخذناہ اخذا وبیلا ایضاً وما ارسلناک الا کافۃ
للناس بشیرا ونذیرا ایضاً وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ایضاً وما ینطق
عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی ایضاً لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ
حسنۃ ایضاً ومن یشاقق اللہ ورسولہ فان اللہ شدید العقاب ایضاً
ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما اور حدیث شریف میں ہے ولو
کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی ایضاً خیر الہدی ہدی محمد ایضاً من اطاعنی
دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابیٰ ایضاً وان احرم رسول اللہ ایضاً

الا واسلے قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل
القرآن ایضًا لا یؤمن احدکم حتے یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ
ایضًا فقالوا الدار الجنۃ والداعی محمد فمن اطاع محمدًا فقد اطاع
اللہ ومن عصے محمدا فقد عصے اللہ ومحمد فرق بین الناس ایضا
ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ
رسولہ ایضًا ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی
فی الجنۃ انتہے اور سوا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی
واسطے یہ مرتبہ اعتقاد کرنا ممنوع اور نہایت محظور اور محظور
اور قید کرنا دین محمدی کا ہے ایک عالم کی زبان مین اور
گویا نئی شریعت باندہنا ہے اپنے طرف سے فرمایا امام شعرانی
نے میزان مین صہ۴۴ فان کل الائمۃ کلہم فی الحق سواء فلیس
مذہب اولے بالشریعۃ من مذہب ایضًا قول حضرت جلال الدین
سیوطی کا ولم یزل نا فی حدیث صحیح وضعیف تمییز احد من الائمۃ
المذاہب علی غیرہ علی التعیین والاستدلال بتقدیم زمن ابی حنیفۃ
لا ینہض حجۃ ولو صح لوجب تقلیدہ علی کل حال ولم یجز تقلید غیرہ
البتۃ وہو خلاف الاجماع الخ اور مشکوۃ مین صحیحین سے منقول ہے
کہ جس وقت نازل ہوئی وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کے صحابہ نے حضرت
سے پوچھا کہ وہ کون ہین آپ نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکہا اور فرمایا لو کان
الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ہولاء اور اوسکی حاشیہ پر مرقاۃ اور طیبی سے منقول ہے
کہ احتمال ہے کہ اس سے مراد سارے عجم ہون یا اہل فارس اور لمعات سے منقول ہے کہ مراد اہل عجم
تابعین ہیں اور کشف الغمہ مین ہے فقد علمت بہذہ الاحادیث والآثار الامر بالعمل بہدی صحابہ

صلی اللہ علیہ وسلم کلہم وتقدیمہ علی کلام غیرہم من التابعین ومن بعدہم لورود الاقتداء بہم والتعیین والتصریح دون غیرہم ایضا صلہ وذلک ان تعلم یا اخی ان الشریعۃ المطہرۃ جائت عامۃ ولیس مذہب اولی بہا من مذہب حتی ادعی تخصیصہا بامذہب لیاامامہ من المقلدین فقد اتی بامن الکبائر الخ؛ اور فرمایا علی قاریؒ نے شرح عین العلم میں ومن المعلوم ان اللہ سبحانہ کلف احدا ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل کلفہم ان یعملوا بالکتاب والسنۃ ان کانوا علماء ولیقلدوا العلماء ان کانوا جہلاء اور قول جمیل میں بیچ وصیت حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کی ومنہا ان لا نتکلم فی ترجیح مذہب الفقہاء بعضہا علی بعض بل نعتقدہا کلہا علی القبول بجملۃ ونتبع منہا ما وافق السنۃ ومعروفہا فان کان القولین کلاہما نخرجین اتبع ما علیہ الاکثرون وان کان سواء فہو بالخیار ویجعل المذاہب کلہا کمذہب واحد بلا التعصب اور شرح تحریر تصنیف بحر العلوم میں ہی واما المجتہدون الذین اتبعوہم جہارا فکلہم سوار فی صلوح التقلید بہم کذا فی المعیار اور شرح مسلم میں ہی ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فایجابہ تشریع جدید اور عقد الجید میں ہی ولم نومن بفقیہ ایا کان انہ اوحی اللہ الیہ الفقہ وفرض علینا طاعتہ وانہ معصوم اور شرح تحریر ابن ہمام میں ہے وتخصیص العمل بفتوی مجتہد دون مجتہد تحکم لا یلتفت الیہ بل ہو تغیر حکم الشارع من دون برہان الخ۔

ف واجب ہونے تقلید مذہب احد معین پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں بلکہ بعضے حضرات نے اپنے قیاس سے اور بعضے حضرات نے بسبب کسی مصلحت کے اور بعضے صاحبوں نے بسبب الفت مذہبی اور میل طبع یا بمقتضائے رواج کے اور بعضوں نے بسبب تعصب کے تقلید معین کو لازم ٹھیرایا ہی!

سوال سب امور کے جواب لکھے گئے اور جواب کلی ان سب امور کا یا اگر کوئی صاحب کوئی اور شبہ کریں یا کسیکا قول بیان کریں اوسکا یہی ہی کہ طریقہ صحابہ اور تابعین کے برخلاف کسیکا قول مقبول نہین ہو سکتا البتہ وجوب تقلید مذہب واحد معین مین یہ عذر قوی ہے کہ جہان اور مذہب کے کتب نہ ملی تو سوائی تقلید مذہب واحد کے کچھہ نہین بنیا تا یا بمقتضائے مصلحت کے بعضے مقام مین جیسا موقع ہو ولیسا مناسب ہوتا ہی سوا اس سے وجوب نہین ثابت ہوتا الحمد للہ کہ اب کتب حدیث اس ملک مین بہت موجود ہو گئی ہین اور مذاہب ثلاثہ کے روایات بھی بہت معلوم ہو گئے ہین لیکن جب تلک کسی حدیث اور روایت کی تحقیق نہو وی اوسپر عمل نچاہیے واللہ اعلم بالصواب مسئلہ جس امر مین ایک مجتہد کی تقلید کر چکا پھر اوس مسئلہ مین دوسری مجتہد کی تقلید سے اوسکی برخلاف عمل کرنا جایز ہے یا نہین جواب اگر بطور کھیل کے یہ کہ جیسے ایک چیز کو ایک وقت مین ایک مجتہد کے قول پر حرام سمجھا اور دوسرے وقت مین بی تحقیق اور بغیر ضرورت دوسرے مجتہد کے قول پر جائز سمجھکر کہا لیا اور بطور تحقیق کے یہ کہ حدیث صحیح موافق قول دوسرے مجتہد کے پائی اور اوسپر عمل کیا اور واسطے ضرورت کے یہ جیسے حنفی نے بی تحقیق محض قول شافعی رض پر عمل کرکے واسطے رفع تکلیف کے یا بخوف قضا ہو جانیکے سفر مین نماز ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو جمع کیا کہ اس مین ایک صورت ضرورت دنیاوی اور دوسری صورت ضرورت دینی ہی یا جیسے کسی شافعی مذہب نی بی تحقیق کسی ضرورت کے واسطے قول ابی حنیفہ رض پر عمل کرکے نکاح اپنا سامنے گواہان غیر عادل کے کر لیا اور واسطے احتیاط کے یہ جیسے کسی حنفی نی شافعی کی تقلید سی ذکر کو ہاتھہ لگنے

سی وضو کیا یا نکاح اپنا بغیر حضور گواہان عدل کے نہ کیا تا بہار درمختار
میں ہی وَلا بأس بالتقلید عند الضرورة اور طحطاوی میں ہے صفحہ ۲۸۰
ظاہرہ انہ عند عدمہا لا یجوز وہو احد القولین فی المذہب والمختار جوازہ
ولو من غیر ضرورة ولو بعد الوقوع والنزول الخ اور اسی میں ہی وان
الرجوع عن التقلید بعد العمل باطل اتفاقا وہو المختار فی المذہب شرحہ
کان تکلّم تحنفی مالکی فی النکاح بغیر الشہود ثم اراد الرجوع ای بحکم مذہبہ بان
المہر لازم فلیس لہ ذلک ۱ھ واعلم انہ لیس المراد نفی جواز ذلک التقلید مطلقا
بل فی نحو ما ذکرنا لان الرجوع ہنا یلزم منہ ضرر الغیر اور اسی میں ہے
قلت الممتنع الرجوع عن عین تلک الواقعة المتقضیة لا ما یحدث بعدہا
من جنسہا اور اسی میں ہی وانہ لا یجوز التقلید ماخذ وعلی الواحد بحیث
ان یکون حنفیا وحنبلیا فی آن واحد کما ہو الواقع الان من بعض الناس
انتہی ۱ھ من عاینہ علامہ اکمل صاحب عنایہ تقریر میں نقل کرتی ہیں وذکر الامام
العلائی انہ یرجح القول بالانتقال فی صورتین احدہما اذا کان مذہب غیر
امامہ یقتضی تشدیدا علیہ واخذا بالاحتیاط والثانیة اذا رای بخلاف مذہب
امامہ دلیلا من حدیث صحیح ولم یجد فی مذہب امامہ جوابا قویا ولا معارضا
راجحا علیہ انتہی کذا فی المعیار فی التیسیر شرح التحریر نقل الآمدی وابن الحاجب
الاجماع علی عدم جواز رجوع المقلد فیما قلد فیہ وقال الزرکشی لیس کما قالا ففی
کلام غیرہما ما یقتضی جریان الخلاف بعد العمل ایضا وکذا فی التحبیر وفیہ کیف
تمتنع اذا اعتقد صحتہ وفی رد المحتار ان فی دعوی الاتفاق نظرا فقد حکی
الخلاف فیجوز اتباع القائل بالجواز کذا افادہ العلامة الشرنبلالی فی العقد
الفرید وایضا فیہ ثم ان الشرنبلالی الحنفی قرر ان المنع عن الرجوع بعد العمل انما

ہو فی تلک الحادثۃ لتخصیصہا الا فی مثلہا انتہی کذا فی فتوی مولانا بشیر الدین
سلمہ اللہ تعالی اور منتہی الاصول مین ہی وفی التقریر الاتفاق ذکرہ الآمدی
وابن الحاجب وتعقبہ الزرکشی بان کلام غیر ہما یقتضی الاختلاف بعد
العمل ایضًا وکیف یمتنع الرجوع اذا اعتقد صحۃ غیرہ وفی المسلم ثم الاشبہ
ان عمل بتحری قلبہ ان لا یرجع عنہ ما بقی التحری انتہی مختصرًا مسئلہ
حضرات مجتہدین نے کوئی مسئلہ برخلاف قرآن اور حدیث کے بہی کیا ہی
جواب جو امر اونکو قرآن وحدیث سے واضح ہوگیا اوسمین اونہون نے
قیاس کو دخل نہین دیا اور جو امر قرآن وحدیث سے منکشف نہوا لاچار
کو اوسمین قیاس کو خرچ کیا اور قیاس صحیح کے ساتھ اوس مسئلہ کو قرآن
وحدیث سے نکالا پہر کبہی قیاس مطابق واقع کے ہوا اور کبہی خطا ہوئی
اور اس خطا مین اونکا کچہہ قصور نہین اونکو بہر صورت ثواب ہی ملتا ہی
اور قصدًا اون حضرات نے کبہی کوئی مسئلہ برخلاف قرآن وحدیث کے
نہین کہا وتفصیل ہذا فی دراسات اللبیب وغیرہ واللہ اعلم بالصواب
مسئلہ جس قول مین کسی مجتہد کی خطا معلوم ہو اوس قول کو ترک کرے
یا نہین جواب اوس قول کا ترک کرنا ایمان کی بات ہی لیکن مجتہد کی
خطا پکڑنا بہی ہر کسیکا کام نہین ف اللہ تعالی ہدایت کرے اون لوگونکو
کہ چہوٹی منہ سے بڑی بات نکالتے ہین یعنی باوجود بےعلمی کے مجتہدون کے
خطائین بگمان ناقص اپنے کے بطور طعن بیان کرتے ہین اور دعوے عقیدت
کا جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب سے رکہتے ہین اور اون لوگون کو کہ
جناب مولانا صاحب ممدوح کو حضرات مجتہدین سے بے اعتقاد جانتے ہین
مسئلہ کوئی عالم واقف فن حدیث کا اگر کوئی حدیث صحیح غیر معلوم المنسوخ ؛

غیر ما قول برخلاف قول کسی مجتہد کے پاوی اوس حدیث پر عمل کری یا
نہین جواب عمل کری بیشک کما ہو الحق عند اہل الحق واللہ اعلم ہدایہ
ہدایہ مین باب ما یوجب القضاء والکفارہ مین ہی لان قول الرسول علیہ
السلام لاینزل عن قول المفتی اور عقد الجید مین ہی فی الکافی وتمہیدی
ای لا یکون ادنی درجۃ من قول المفتی وقول المفتی یصلح دلیلا شرعیا
فقول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اولی اور بحر الرائق مین ہی وان لم
یستفت ولکن بلغہ الخبر وہو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم افطر الحاجم والمحجوم وقولہ
علیہ السلام والغیبۃ تفطر الصیام ولم یعرف النسخ ولا تاویلہ لا کفارۃ علیہ عندہما
لان ظاہر الحدیث واجب العمل بہ خلافا لابی یوسف لانہ لیس للعامی العمل
بالحدیث لعدم علمہ بالناسخ والمنسوخ اور رسالہ مدراسیہ مین ہی قال والمراد
بالعامی فی قول ابی یوسف العامی الصرف الجاہل الذی لا یعرف معنی
احادیث وتاویلہا وفی الحمیدی العامی منسوب الی العامۃ وہم الجہال
انتہی مختصرا اور ایسا ہی ہی عقد الجید مین مکرر کئی مقام مین وفی غایۃ
وقد روی الحسن ابن زیاد عن ابی حنیفۃ ایضا انہ لا کفارۃ علیہ لانہ یجب علیہ العمل
بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور عقد الجید مین ہی اما العالم الذی
یعرف النصوص والاخبار وہو من اہل الدرایۃ وثبت عندہ صحتہا من
المحدثین او من کتبہم الموثوقۃ المشہورۃ المتداولۃ یجوز لہ ان یعمل علیہا وان کان
مخالفا لمذہبہم یویدہ قول ابی حنیفۃ ومحمد والشافعی واصحابہ اور اوسی مین ہے
قول صاحب ہدایہ کا روضۃ العلما مین سئل عن ابی حنیفۃ اذا قلت قولا
وکتاب اللہ یخالفہ فقال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول
صلعم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلعم فقیل اذا کان قول الصحابۃ

یخالفہ قال اترکوا قولی بقول الصحابۃ اور یاقوت تصنیف مولانا عبد العزیز
ملتانی میں ہی بیچ باب اصول الفقہ کے اختلف الفقہاء فیما یجد المقلد حدیثا
یخالف فتوی امامہ فعن ابی یوسف رح یتبع امامہ وعن محمد رح یتبع الحدیث
وقیل قول ابی یوسف محمول علی العامی الصرف الذی لا یعرف معنی
الاحادیث وعن ابی حنیفۃ رح قیل لہ اذا قلت قولا وخبر الرسول یخالفہ
قال اترکوا بخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشنّع صاحب الفتوحات المکیۃ
علی من یترک الحدیث بقول امامہ وقال ہذا النسخ للشریعۃ بالہوی مع
ان صاحب المذہب قال اذا عارض الخبر کلامی فخذوا بالخبر فلیس احد
من ہولاء المقلدین علی مذہب امامہ انتہی مختصرا ولیت شعری کیف
یترک ہولاء حدیثا صحیحا علی زعم ان امامہ احاط علما بالسنن فرجح بعضہ
علی بعض مع ان الاحاطۃ غیر معلوم بل یرد علی من یدعی اول الآیۃ
اترکوا اقوالی بقول الرسول وبالجملۃ لاریب لمسلم فی ان اللہ سبحانہ امرنا
باتباع رسولہ فلا نترک الیقین بالشک ومن لا امنا علیہ فلیسلم انتہی ما
فی الیاقوت اور صراط مستقیم تصنیف مولانا محمد اسمعیل مرحوم میں ہے تتمۂ
مین لیس در ہر مسئلہ کہ حدیث صحیح صریح غیر منسوخ یابد اتباع ہیچ مجتہد دران نکند
واہل حدیث را مقتدای خود شناسد وبدل محبت ایشان دارد وتعظیم ایشان
لازم شمرد کہ حاملان علم پیغمبر اند ونوعی فائدہ مصاحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
حاصل کردہ مقبول جناب رسالت مآب گشتہ اند الخ اور تفسیر مظہری میں ہے
تحت آیۃ کریمہ الآیۃ لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ کی ومن ہہنا
یظہر انہ اذا صح عند احد حدیث مرفوع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالما
عن المعارضۃ ولم یظہر لہ ناسخ وکان فتوی ابی حنیفۃ رح مثلا خلافہ وقد

على وفق الحديث احد من الائمة الاربعة يجب عليه اتباع الحديث الثابت
ولا يمنعه الجمود على مذهبه من ذلك كيلا يلزم اتخاذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله
روى البيهقي في المدخل باسناد صحيح عن عبد الله ابن المبارك قد سمعت
ابا حنيفة يقول اذا جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم فعلى الراس والعين واذا
جاء عن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم نختار من قولهم واذا جاء من التابعين
زاحمناهم وذكر عن روضة العلماء قال اتركوا قول بخبر الرسول صلى الله عليه
وسلم وقول الصحابة ونقل انه قال اذا صح الحديث فهو مذهبي انتهى من صنيه
اور عقد الجيد مين هي ونقل امام الحرمين في نهاية عن الشافعي انه قال
اذا بلغكم خبر صحيح يخالف مذهبي فاتبعوه واعلموا انه مذهبي وقد صح منصوصا
انه اي الشافعي قال اذا بلغكم عني مذهب وصح عندكم خبر على مخالفته فاعلموا
ان مذهبي موجب الخبر انتهى اور نهايت النهايه مين هے منقول حضرت
ابو حنيفه رض سے اذا وجد احد حديثا صحيحا فليترك قولى بخبر الرسول صلعم
وهكذا في الخزانة والمتانة انتهى ١٢ كذا في اظهار الحق اور ميزان الشعراني
مين هي صـ ... وقد تقدم قول الائمة كلهم اذا صح الحديث فهو مذهبنا انتهى
قول ائمه كى سند پكڑنا واسطے عمل كرنى كى حضرت كى حديث پر لا دليل هے
كيونكه الله نے همكو حضرت كى اتباع كا حكم ديا هے نه كسى امام كى اتباع كا سو
چاهيے تو كه حضرت كے قول كى سند پكڑيى واسطے تقليد ائمه كى نه ائمه كى قول كى
سند واسطے اتباع حديث حضرت كى ليكن چونكه بعضے مقلد حديث پر عمل كرنيمين
كچه كچه عذر لايا كرتى هين اور ائمه كى تقليد كو عمل بالحديث پر مقدم ركهتى
هين اونكى سمجهانى كى ليے اقوال حضرات ائمه اور دوسرى علماء ديندار كى
نقل كيے گئے هين اور ميزان الشعراني مين هي صـ ١٢ فان قلت فما اصنع بالاحاديث

التي صحت بعد موت امامي ولم یاخذ بہا فالجواب الذی ینبغی لک انک تعمل
بہا فان امامک لو ظفر بہا وصحت عندہ لربما کان امرک بہذا فان الائمۃ
اسری کلہم فی ہذا الشریعۃ کما سیاتی بیانہ فی فصل تبریہم من الرای ومن
فعل بمثل ذلک فقد حاز الخیر بکلتا یدیہ ومن قال لا اعمل بحدیث الا ان اخذ
بہ امامی فاتہ خیر کثیر کما علیہ کثیر من مقلدی ائمۃ المذاہب وکان الاولی
بہم العمل بکل حدیث صح بعد امامہم تنفیذاً لوصیۃ الائمۃ فان اعتقادنا
فیہم لو عاشوا وظفروا بتلک الاحادیث التی صحت بعدہم لاخذوا بہا
وعملوا بہا وترکوا کل قیاس کانوا قاسوہ وکل قول کانوا قالوہ انتہی
اور احیاء العلوم میں بھی ہے کتاب امر معروف کی فبطلان مذہب من
یخالف نص الحدیث الصحیح ایضاً ظاہر اور شرح سفر السعادت میں ہی
کہ اصحاب ابو حنیفہ رح ہمہ متفق اند کہ حدیث ہر چند اسناد او ضعیف تر
بود مقدم تر و اولی تر از قیاس و اجتہاد و ہست اور حجۃ البالغہ میں ہے
قولہ۱۲۱ قول شیخ عز الدین عبد السلام کا ومن عجب العجیب ان الفقہاء
المقلدین یقف احدہم علی ضعف ماخذ امامہ بحیث لا یجد لضعفہ مدفعا و
ہو مع ذلک یقلدہ فیہ ویترک من شہد الکتاب والسنۃ ویتاولہا
بالتاویلات البعیدۃ الباطلۃ نضالاً عن مقلدہ ایضاً صـ۱۲۲ و صـ۱۲۳ قول
امام مالک رح کا ومامنا احد الا وہو ماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور قول امام شافعی رح کا بروایت حاکم اور بیہقی کے
اذا صح الحدیث فہو مذہبی وفی روایۃ اذا رایتم کلامی یخالف الحدیث
فاعملوا بالحدیث واضربوا بکلامی الحائط الخ ایضاً صـ۱۲۶ بل المنقول عنہم
ان الخبر الواحد مقدم علی القیاس الا تری انہم عملوا بخبر ابی ہریرۃ رض فی الصائم

اذا اكل وشرب ناسا وان كان مخالفا للقياس الخ ايضا صـ١٥٣ قال ابن عمر لجابر ابن زيد انك من فقهاء البصرة فلا تفت الا بقران ناطق او سنة ماضية فانك ان فعلت غير ذلك هلكت واهلكت ايضا صـ١٥٥ عن ابن عباس اما تخافون ان تعذبوا او يخسف بكم ان تقولوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال فلان عن قتادة قال حدث ابن سيرين رجلا بحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال الرجل قال فلان كذا وكذا فقال ابن سيرين احدثك عن النبي صلى الله عليه وسلم وتقول قال فلان كذا وكذا ايضا واخرج الترمذي عن ابي السائب قال كنا عند وكيع فقال لرجل ممن ينظر في الرأي اشعر رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول ابو حنيفة رح هو مثلة قال الرجل فانه قد روي عن ابراهيم النخعي انه قال الاشعار مثلة قال رأيت وكيعا غضب غضبا شديدا وقال اقول لك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول قال ابراهيم ما احقك بان تحبس ثم لا تخرج حتى تنزع عن قولك هذا ايضا صـ١٦٧ فان اقتدينا بواحد منهم فذلك لعلمنا بانه اعلم بكتاب الله وسنة رسوله فلا يخلو قوله اما ان يكون من صريح الكتاب والسنة او مستنبطا منها الخ فهذا ايضا معزي الى النبي صلى الله عليه وسلم الخ فان بلغنا حديث من الرسول المعصوم الذي فرض الله علينا طاعته بسند صالح يدل على خلاف مذهبه وتركنا حديثه واتبعنا ذلك التخمين فمن اظلم منا وما عذرنا يوم يقوم الناس لرب العالمين الخ انتهى مختصرا اور شرح نخبہ میں ہے اذا صح الحديث وجب العمل به اور فتوحات مکیہ میں ہے ولا يوخذ من الحديث الا ما صح فان كان المكلف معذورا ان بلغ اليه حديث ضعيف مسند الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد عارض قول امام من الائمة او صاحب لا يعرف دليل الخ

فیاخذ بالحدیث الضعیف ویترک ذلک القول انکان الحدیث فی نفس الامر
لیس بصحیح ولا العدل عن الحدیث واما اذا صح الحدیث وعارضہ قول صاحب
او امام فلا سبیل الی العدول عن الحدیث ویترک قول ذلک الامام واجب
للخبر اور اوسی میں ہی ولا یجوز ترک آیۃ او خبر صحیح بقول صحابی او امام
ومن یفعل ذلک فقد ضل ضلالا مبینا وخرج عن دین اللہ اور فرمایا امام
عبد الوہاب نے بیچ مشارق الانوار القدسیہ کے وسمعت سیدی علی الخواص رض
یقول للفقیہ ایاک یا ولدی ان تعمل برای رایتہ مخالفا لما صح فی الاحادیث
وتقول ہذا مذہب امامی فان الائمۃ کلہم قد تبرؤا من اقوالہم اذا خالفت صریح
السنۃ وانت مقلد لاحدہم بلا شک فمالک لا تقلدہم فی ہذا القول وتعمل بالدلیل
کما تعمل بقول امامک لاحتمال ان یکون لہ دلیل لم تطلع انت علیہ ذلک حتی
لا تعطل العمل بواحد منہما اور جامع الفوائد تصنیف عارف باللہ شیخ تاج الدین
عثمانی میں ہی ونحن لا نحیل بقول المجتہدین فہو مثاب فی الدنیا والآخرہ بالعمل
الحدیث الصحیح المتصل الاسناد واذا وجدہ یعمل بالحدیث انتہی کذا فی الرسالۃ
المدراسیہ اور وصیت نامہ شاہ ولی اللہ میں ہے ودر فروع پیروی علماء
محدثین کہ جامع باشند میان فقہ وحدیث کردن ودایما تفریعات فقہیہ را
برکتاب وسنت عرض کردن آنچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن والا
کالای بد بریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات
برکتاب وسنت استغنا حاصل نیست وسخن متقشفہ فقہا کہ تقلید عالمی را
دست آویز ساختہ تتبع سنت را ترک کردہ اند نشنیدن وبدیشان التفات
نکردن وقرب خدا جستن بدوری ایشان انتہی اور میزان شعرانی میں ہے
مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۲ خلاف ما علیہ بعض المقلدین حتی انہ قال لی لو وجدت

حدیثا فی البخاری ومسلم لم یاخذ به امامی لاجل به وذلک جہل منه بالشریعة واول

من تغیر منه امامه وکان من الواجب علیه عمل بامراہ لم یظفر بذلک الحدیث او

لم یصح عنده کما سیاتی ایضا حہ فی الفصول ان شاء اللہ تعالیٰ اور اسی میں

صفحه ۱ قول حضرت علی خواص کا اذا لمذہب لواحد لایحتوی ابدا علی جمیع ادلة الشریعة

ولو قال صاحبه فی الجملة اذا صح الحدیث فهو مذہبی بل ربما ترک اتباعه العمل

باحادیث کثیرة صحت بعد موت امامہم وذلک خلاف مراد امامہم فافهم ایضا

فصل ینبغی لکل مومن الاقبال علی العمل بکل حدیث ورد آخر ایضا ص۳۸ قول امام

شافعی رضہ کا ان اتبع اعمال المحدثین او القولین بحملها علی حالین اولی من الغاء

احدہما ایضا ص۵۳ فان اعتقادنا فیهم انهم لو عاشوا وظفروا بتلک الاحادیث

التی صحت بعدہم لاخذوا بها وعملوا بها وترکوا کل قیاس کانوا قاسوہ وکل

قول کانوا قالوہ وقد بلغنا من طرق صحیحة ان الامام الشافعی ارسل یقول

للامام احمد ابن حنبل اذا صح عندکم حدیث فاعلمونا به لناخذ به ونترک کل

قول قلنا وقبل ذلک او قال غیرنا آخر ایضا ص۶۵ وکان الشافعی رضہ یقول

بالحدیث علی ظاہرہ ولکنه اذا احتمل عدة معان فاولاہا ما وافق الظاہر و

کان یقول اہل الحدیث فی کل زمان کالصحابة فی زمانہم وکان یقول

اذا رایت صاحب حدیث فکانی رایت احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور مقامات مظہریہ میں بھی ہے مکتوب عمل بالحدیث کی

کردہ در روضة العلماء کہ امام ابو حنیفہ رضہ فرمود اترکو قولی بخبر الرسول

صلی اللہ علیہ وسلم وقول الصحابة رضہ وقول مشہور است از امام

الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فهو مذہبی پس کسیکہ مبارک

حدیث وارد وناسخ از منسوخ وقوی از ضعیف می شناسد اگر بحدیث عمل

از مذهب امام بر نمی آید چراکه قول امام اذا ثبت الحدیث فهو مذهبی نص است
درین باب واگر با وجود انجمعی برحدیث ثابت عمل نکند این قول امام رح
ازکجا قولی بخبر الرسول ترک کرده باشد و مخفی نیست که هیچ یکے از علما است
جمیع احادیث را احاطه نکرده است بلکه بعض ازانها فوت شده وچرا فوت نشود
که مثل خلفاء راشدین که اعلم این امت و ملازم صحبت جناب رسالت صلی الله
علیه وسلم بودند بعض احادیث از ایشان نیز فوت شده و سیدنا انجمعی را نه
معرفتی بفن حدیث دارد وظاهر است که برافرا دامت اتباع پیغمبر واجب است
واتباع هیچ یکے ازین ائمه واجب نیست واهل است مختار اند مذهب هر که
از مجتهدین خواهند اختیار نمایند وهرکه میگوید عمل بحدیث از مذهب امام بیرون
آرد اگر برهانی برین دعوی دارد بیارد ف اگر اس عبارت سے کسیکو وہم
پڑے کہ عمل بالحدیث اوسیکو پہنچتا ہے کہ مہارت فن حدیث میں رکھتا ہو
اور ناسخ اور منسوخ اور قوی اور ضعیف پہچانتا ہو اور عوام الناس کو نہیں
پہنچتا سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ عوام الناس کو نہ سمجھ حدیث کی ہے نہ فقہ کی
اونکو تو مفتی سے پوچھنا اور عمل کرنا پہنچتا ہے مفتی فتوی حدیث سے دوے یا
فقہ سے اور تفصیل اس امر کی مسئلہ میں ہوگی انشاء الله تعالی اور تسولات
مظہریہ میں ہے صفحہ ٦٥ مطبوعہ مطبع نظامی ومیفرمودند که شریعت عبارت
از همین اعتدال واقتصاد است ودست را برابر سینه می بستند ومی فرمودند
که این روایت ارجح است از روایت زیر ناف اگر کسی گوید که درین صورت
خلاف حنفیه بلکه انتقال از مذهب بمذهب لازم می آید گوئیم بموجب قول
حنیفه رضی الله تعالی عنه اذا ثبت الحدیث فهو مذهبی از انتقال ورسلم خروج
خلاف مذهب لازم نمی آید بلکه موافقت در موافقت است چنانچه حضرت ایشان از

١٠٥

دریں باب مختولی است بغایت متین ہر کرا ریب و شبہہ باشد در انجا رجوع
نماید و نیز مفید مود ند کہ سکوت مقتدی در قرائت جہریہ اولی ست چنانچہ ہرا
فاتحہ و در سریہ الخ الی ان قال و قنوت ثلاثہ کہ در اخبار و آثار وارد ہست
جمع می شود ند اول اللہم انا نستعینک دوم اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ سوم
اللہم انی اعوذ برضاک من سخطک الخ اور فرمایا مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم
نی بیچ رسالہ تنویر العینین کے ولیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین
مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ
علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شایبۃ من الشرک
کما یدل علیہ حدیث الترمذی عن عدی ابن حاتم انہ سئل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن قولہ تعالی اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ فقال
الکم حللتم ما احلوا وحرمتم ما حرموا الی ان قال والعجب من القوم لا یخافون
مثل ہذا الابتلاع بل یخفون تارکہ فما احق ہذہ الایۃ فی جوابہم وکیف اخاف
ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ما لم ینزل بہ علیکم سلطانا فای الفریقین
احق بالامن ان کنتم تعلمون فتدبر والضعف ولا تکونن من الممترین ونعوذ باللہ
ان اکون من المتعصبین **ف** ایک بزرگ نی یون فرمایا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب
اور شاہ ولی اللہ صاحب نے درباب عمل بالحدیث کی جو کچھ فرمایا ہی بسبب
غلبہ محبت سنت کے فرمایا ہے سو اسکا جواب یہہ ہی کہ محبت سنت کی العطش
ہر کسیکو نصیب کری اور یہ حضرات غلبہ محبت سنت مین مسلوب العقل نہین
ہو گئی تہے کہ کچہہ کا کچہہ کہدیا ہو بلکہ وہی فرمایا ہے جو عین تحقیق اور صحیح
مذہب ہے اور ایسا ہی فرمایا ہے حضرت مرزا جانجانان صاحب اور قاضی
ثناء اللہ صاحب اور امام فخر رازی اور امام شعرانی اور امام ابو شامہ اور

مجد الدین فیروز آبادی اور قدوری اور ابن صلاح اور محمد غزالی اور امام
طیبی اور شیخ اکبر وغیرہم محققین نے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بلکہ ایسا ہی فرمایا ہے
حضرت ابو حنیفہ رضہ وغیرہ مجتہدین رضہ نے چنانچہ بعضے حضرات کی اقوال
یہان بھی بیان ہوئی ہین اور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ بات یہہ ہے
کہ اس بزرگ کا یہہ قول محمول ہے اوپر غلبہ محبت تقلید کے فرمایا امام طیبی
نے بیچ شرح اس حدیث کی الا انی اوتیت القران ومثلہ معہ الا یوشک
رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القران فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ
وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ الحدیث فی ہذا الحدیث توبیخ وتقریع ینشاء
من غضب عظیم علی من ترک السنۃ والعمل بالحدیث استغناء عنہا بالکتاب
فکیف بمن رجح الرای علی الحدیث واذا سمع حدیثا من الاحادیث الصحیحۃ
قال لا علی ان اعمل بہا فان لی مذہبا اتبع انتہی اور عقد الجید مین ہی کہ
خطیب بغدادی نی سند صحیح سی نقل کیا الداركی من الشافعیۃ کان یستفتی
وربما یفتی بغیر مذہب الشافعی وابی حنیفۃ فیقال لہ ہذا یخالف قولہما فیقول
ویلکم حدث فلان عن فلان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تقریر مین ہی بیچ
قول علاء کی بیچ بیان عمل بالحدیث کی والثانیۃ اذا رای بخلاف مذہب
امامہ دلیلا من حدیث صحیح ولم یجد فی مذہب امامہ جوابا قویا ولا معارضا راجحا
علیہا فلا وجہ لہجر الحدیث الصحیح محافظۃ علی مذہب التزمہ قلت ہذا موافق
لما نص علیہ احمد والقدوری الحنفی ومشی علیہ ابن الصلاح وغیرہ کذا فی المعیار
اور عقد الجید مین ہی الوجہ الثانی ان یظن لفقیہ انہ بلغ الغایۃ القصوی
فلا یمکن ان یخطی فیما بلغہ حدیث صحیح صریح یخالف مقالتہ لم یترکہ او یظن
انہ لما قلدہ کلفہ اللہ بمقالتہ فکان کالسفیہ المحجور علیہ فان بلغہ حدیث واستیقن

بعضہ لم یشتبہ لکون ذمتہ مشغولا بالتقلید فہذا اعتقاد فاسد وقول کاسد لیس لہ
شاہد من النقل والعقل وما کان احد من القرون السابقۃ یفعل ذلک
وقد کذب فی ظنہ من نصب معصوم من الخطاء معصوما حقیقۃ او معصوما فی
حق العمل بقولہ وفی ظنہ ان اللہ تعالی کلفہ بقولہ وان ذمتہ مشغولۃ بتقلیدہ
وفی مثلہ نزل قولہ تعالی وانا علے آثارہم مقتدون وہل کان تحریفات
الملل السابقۃ الا من ہذا الوجہ انتہی اور سفر السعادۃ میں ہی کہ در باب
عبادات اعتماد کلی بران کن یعنی بر انچہ از حضرت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
بصحت رسیدہ است اور مظاہر حق شرح مشکوۃ شریف تصنیف مولانا محمد
قطب الدینخان میں ہی اور سبب تصنیف کرنی صحیح بخاری کا یہہ ہی کہ
ایک دن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کی بخاری بیٹھے ہوئی سنے اسحاق
بن راہویہ کی یاروں اور شاگردوں نی کہا کہ اگر کوئی توفیق یادی
کوئی کتاب مختصر بیچ حدیث کی جمع کری اور حدیثیں صحیح کہ نہایت درجہ
اعلے کو پہنچے ہوں اونہیں پر اکتفا کری تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنیوالے اپنے سب
اور بلا وسواس اور بلا تامل اوسپر عمل کریں اور احتیاج پوچھنے کسی عالم
کے نہو کہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف ہی بعد اوسکی وہ مجلس برخاست ہوگئے
لیکن یہہ بات بخاری کی دلمیں رہی اوسوقت سی تصنیف کرنا اس کتاب
بخاریکا اوسکے دلمیں مقرر ٹہرا اور چہہ لاکہہ حدیثوں میں سی کہ نزدیک
بخاری کی موجود تہیں انمیں سی چنکر اپنی کتاب میں لکہا اور حدیثیں کہ
بہت صحیح تہیں اونہیں پر اکتفا کیا انتہی اور بستان المحدثین میں یوں لکہا
ہی کہ عمل کنندگان را دغدغہ ولی مراجعت مجتہدین بیان عمل بمانا بالحجر
بجامی رس عبارت کہ عمل کرنیوالے الخ ف ایک مولوی صاحب فرمانی ہے

کرین لی ہی صحیح بخاری پڑہی ہتی واسطے تبرک کی سو اوسکا جواب یہہ ہی
کہ برکت بہی حاصل کرو اور عمل بہی کرو مصنف نے صحیح بخاری کو محض واسطے
برکت کی نہین تصنیف کیا بلکہ سو اسطے کہ عمل کرنیوالی بی شبہ اور بی وسوسہ
اور بی تامل اور بدون پوچہنے کے کسی مجتہد سے اوسپر عمل کرین جیسا کہ
بیان ہو چکا اور قرآن اور حدیث کا پڑہنا اگر محض برکت ہی کیواسطے
ہوتا تو تصنیف کرنا تفسیرون اور ترجمون قرآن مجید کا اور شروح اور حواشی
اور ترجمون احادیث کا اور اونکا پڑہنا پڑہانا اور ایسا ہی تصنیف کرنا او
چہپوانا اور پڑہنا پڑہانا علم صرف اور نحو اور لغت اور معانی اور منطق وغیرہ
کا سب عبث اور بیفائدہ ہوتا کیونکہ یہہ سب کچہہ واسطے سمجہنے معانی قرآن و
حدیث کے اور اوسپر عمل کرنیکی لیے ہے نہ واسطے محض برکت کی اللہ تعالی
فرماتا ہی ما انزلنا علیک القرآن لتشقی الا تذکرۃ لمن یخشی وہذا کتاب انزلناہ
مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون اور فرمایا اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ہان اجتہاد
اور استنباط احکام کا قرآن اور حدیث سی حضرات مجتہدین کا کام ہی سو مسائل
قیاسی اجتہادی مین تقلید مجتہدون کی لازم ہے نہ اون مسائل مین جو
ظاہر قرآن اور حدیث سی معلوم ہون ہان اتنا ضرور ہی کہ قرآن اور حدیث
کی معنی تحقیقی وہی ہین کہ محققین مفسرین سلف اور محدثین اور مجتہدین نے
سمجہے ہین نہ وہ کہ اہل بدعت اور ہوا اور محدثین سمجہے ہین تفسیر نیشاپوری
مین ہی قال الامام فخر الدین رازی رح قد شاہدت جماعۃ من مقلدۃ الفقہاء
قرأت علیہم آیات کثیرۃ من کتاب اللہ فی مسائل کانت تلک الآیات مخالفۃ
لمذہبہم فیہا فلم یقبلوا تلک الآیات ولم یلتفتوا الیہا وکانوا ینظرون الی کالمتعجب
یعنی کیف یمکن العمل بظواہر تلک الآیات مع ان الروایۃ عن سلفنا وردت

سجلا فہا ولو تاملت حق التامل وجدت ہذا الدار ساریا فی عرق الاکثرین انتہی
کذا فی المعیار **ف** اگر کوئی کہے کہ بعضی حدیثو نکا ظاہر ہونا بعضے مجتہدون کے
وقت مین یہہ تو ممکن ہے لاکن قرآن مجید تو پہلے ہی جمع ہو چکا تہا پہر یہہ کسطرح
ممکن ہے کہ کسے امام کا قول برخلاف قرآن مجید کی ہو سو اُسکا جواب یہہ ہے
کہ بعضے وقت کسی آیت سی غفلت ہوتی ہے یاد نہین رہتی اور کسی آیت کی
مسئلہ نکالنے مین ایک مجتہد صواب کو پہنچا ہے اور ایک سے خطا ہو جاتی ہے
مسئلہ اگر کوئی عامی اس عالم کی تحقیق پر اعتماد کر کے اوس حدیث پر عمل
کرنی جائز ہے یا نہین **جواب** جائز ہے بلکہ واجب ہے عند وضوح الدلیل القوی
کما لا یخفی علی الماہر **تائید** رسالہ دافعۃ البلوی مین مرقوم ہی حامدا و مصلیا
حسبۃ للہ واسطے رفع نزاع اور حاصل ہونی صلاح مین المسلمین کے جواب
اس سوال کا بیان فرمائیے کہ ایک عالم دیندار ماہر فن حدیث و فقہ اگر کوئی
حدیث غیر معلوم النسخ معمول بہ اکثر فقہا اور محدثین کی معارض کسی مسئلہ مذہب
حنفی وغیرہ کی پاوی اور اوسکی تحقیق اور تنقیح مین سعی بلیغ کر کے اوسی حدیث
پر عمل کرنیکو ترجیح جانی اور اوسپر عمل کری یا ایک عامی کہ اس عالم کی ساتہ
عقیدت اور حسن ظن رکہتا ہو اوسکی فتوی پر عمل کری بہ نیت ثواب و اتباع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بطور لہو کے اور نہ واسطے ضد کسی شخص کے
اور نہ کسیکے چہیڑنیکو اور امام ابو حنیفہ رح وغیرہ مجتہدین کی جناب مین بہی
حسن ظن رکہتا ہو اور دل و زبان سی کسیطور اونپر طعن اور اونکی توہین
نکری یعنی عمل بالحدیث بارادہ توہین مجتہد نہو تو آیا اس عالم اور اس عامی کو
اسطور کا عمل بالحدیث جائز ہے یا نہین اور ایسے شخص کے پیچہے نماز پڑہنی
بلا کراہت جائز ہے یا نہین اور اسطور کی عامل بالحدیث کو اگر کوئی شخص رافضی

اور بدمذہب اور دشمن ابو حنیفہ رح کا کہی وہ شخص کیا ہی **الجواب** اسطور کا
عمل بالحدیث جائز اور اوسپر امید ثواب کی ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز
جائز بلا کراہت اور ایسے شخص کو جو کوئی رافضی اور دشمن ابو حنیفہ رح کا
کہے وہ خود گمراہ اور غلطی پر ہے واللہ اعلم بالصواب ؛ اقل عباد اللہ محمد شاہ
الجواب صحیح خدا بخش **ف** اگر کوئی کہے کہ اس عالم کی تحقیق سے سو درجہ
زیادہ بہتر ہے تحقیق ابو حنیفہ رح کے سوا اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہان تحقیق
سے مراد اجتہاد نہین ہی بلکہ اتنا تحقیق کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور اوسکے معنی
محقق محدثون نے یون فرمائے ہین اور اسکا منسوخ ہونا معلوم نہین فقط
یہان کلام عمل بالحدیث مین ہی نہ اجتہاد مین اور یہہ بات ثابت ہو چکی
ہے کہ جب حدیث محقق ہو جاوے اوسپر عمل کری خواہ موافق قول امام کے
ہو یا مخالف اور یہہ بھی ہے کہ بعیلمون کو نہ سمجھ حدیث کی ہی نہ فقہ کی انکو
تو مفتی کی فتوی پر عمل کرنا پہنچتا ہے اور یہہ بھی جاننا چاہیے کہ جو کچھ فقہ
کی کتابون مین لکھا ہے یہہ سب حضرت ابو حنیفہ رح کی قول نہین مین خاص
حضرت ابو حنیفہ رح کے قول تھوڑی ہی ہین اور بہت قول علمائے صاحب
تخریج کے ہین کہ جنکے کئی اقسام ہین چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صفحہ ۶۵
ومنہا انی وجدت بعضہم یزعمون ان جمیع ما یوجد فی ہذہ الشروح الطویلۃ
وکتب الفتاوی الضخیمۃ ہو قول ابی حنیفۃ وصاحبیہ ولا یفرق بین القول
المخرج وبین ما ہو قول فی الحقیقۃ ولا یحصل معنی قولہم علی تخریج الکرخی کذا
وعلی تخریج الطحاوی کذا ولا یمیز بین قولہم قال ابو حنیفۃ کذا وبین قولہم
جواب المسئلۃ علی مذہب ابی حنیفۃ او علی اصل ابی حنیفۃ کذا انتہی اور فرمایا ملا
علی قاری نے بیچ رسالہ سم العوارض کے فقد قال الکمال باشا ان الفقہاء علی

سبع طبقات الاولى طبقة المجتهدين في الشرع كالائمة الاربعة الخ والثاني طبقة
المجتهدين في المذهب كابي يوسف ومحمد وسائر اصحاب ابي حنيفة الخ والثالثة
طبقة المجتهدين في المسائل التي لا رواية فيها عن صاحب المذهب كالخصاف
وابي جعفر الطحاوي والكرخي وشمس الائمة الحلوائي وشمس الائمة السرخسي و
فخر الاسلام البزدوي وفخر الدين قاضيخان وامثالهم والرابعة طبقة اصحاب
التخريج من المقلدين كالرازي الخ والخامسة طبقة اصحاب الترجيح من
المقلدين كابي الحسن القدوري وصاحب الهداية الخ والسادس طبقة
المقلدين القادرين على التمييز بين الاقوى والقوي الخ السابعة طبقة المقلدين
الذين لا يقدرون على ما ذكر ولا يفرقون بين الغث والسمين ولا يميزون
الشمال من اليمين بل يجمعون كما يجدون كحاطب الليل فالويل لهم ولمن
قلدهم كل الويل انتهى مختصرا اور ميزان الشعراني مين ہی صفحہ ۳۷ فاذا نقل
عن اصحاب امام مسئلة جعلوها مذهبا لذلك الامام وهو مشهور فان مذهب الامام
حقيقة هو ما قاله ولم يرجع عنه الى ان مات لا ما فهمه اصحابه من كلامه فقد لا يرضى
الامام ذلك الامر الذي فهموه من كلامه ولا يقول به لو عرضوه عليه فعلم ان من
عزى الى الامام كل ما فهم من كلامه فهو جاهل بحقيقة المذاهب الخ اور رسالہ
عمل بالحديث مين ہی کہ آنچه با بيحنيفه رح منسوب است دو طور وارد يكی اقوال
اند مروی از ابيحنيفه رح كه آنرا در كتب فقه عن ابيحنيفه رح منقول ميسازند دوم
مسائل مستنبط كه علمای ديگر از اقوال ابيحنيفه رح استنباط نموده منسوب به
ابيحنيفه رح ميكنند وآنرا در كتب فقه منسوب عند ابيحنيفة رح واين اجتهاد
در اجتهاد هست اول آن اقوال خود مستنبط از قرآن وحديث بودند و
بار ديگر از آن اقوال مسائل ديگر مستنبط شدند واين مسائل احتمال

دارند کہ در ہر اخراج احتمال یک خطا است الخ اور ایسی ہی ہے کہ بر واقفان
کتب فقہ پوشیدہ نیست کہ از امام اعظم رح کتابی منقول نیست کہ بران بنائی
مذہب شان نمودہ آید اما اقوال چند در کتب متعارفہ مثل کنز وہدایہ وعالمگیری
وقاضیخان وغیر ذلک کہ مسائل خارج از شمار یافتہ میشوند ہمہ از امام اعظم رح
منقول نیست بلکہ مسائل چند بآن امام منسوب اند واکثری بصاحبین وبسیاری
بعلمای متقدمین دیگر وبیشماری بمتاخرین مثل صاحب ہدایہ وفتاوی
وذخیرہ کہ ایشان از فراست خود دران مسائل یجوز ولا یجوز مینویسند و
بر ظاہر ہست کہ اعتقاد درباب دیانت وفراست از وجدان قلب ملاحظہ
مسائل وتواتر استماع تقوی کہ در حل خود از طرف امام اعظم رح بہم رسانید
اہم ان اعتقاد بخدمت ہر علما کہ خود را حنفی قرار دادہ اند دارم پس اگر
شخصی مسئلہ را ازین کتب مشہورہ بسبب مخالفت قرآن وحدیث یا استنباط
ناپسند ساقط از نظر نمودہ در حقیقت آن لقصانی نیست انتہی مسئلہ
بعضے شخص کہتے ہین کہ حدیث تو صحیح ہی لیکن یہہ حدیث شافعی مذہب کے
ہے اسکے ہم عمل نہین کرتے یا یون کہتے ہین کہ ہم اس حدیث پر سو اسطے
عمل نہین کرتے کہ ہمارے امام نے اس حدیث پر عمل نہین کیا یہہ کلام
کیسا ہی جواب یہہ قول انکا سخت بیجا ہی اور اگر اس قول کی تاویل
نکیجاوے تو کلمہ کفر کا ہی فقط کلمہ کفر کا اوسواسطے کہ انکار ہے حدیث پر عمل
کرنیسے اور کلمہ کفر نہونے کی یہہ تاویل کہ ہمارے امام نے جو اس حدیث پر
عمل نہین کیا شاید اس حدیث کو منسوخ سمجہا ہوگا یا حدیث کی کچہہ تاویل
ہوگی یعنے ظاہری معنی مراد نہونگی اور امام شافعی کی تحقیق ایسی نہین
جیسے ہماری امام کی ہی اور سخت بیجا ہی اسواسطے کہ حدیث کی مقابلہ میر

۱۱۴

اور کسیکا قول وعمل بیان کرنا ادب سے بعید ہی اور عمل نکرنا امام کا دلیل صحیح
نہین ہی تائید میزان الشعرانی مین ہی صفحہ ٥٠ وقال الامام محمد الکوفی
رأیت الامام الشافعی رض بمکۃ ویفتی الناس ورأیت الامام احمد واسحاق
ابن راہویہ حاضرین فقال الشافعی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہل
ترک لنا عقیل من دار فقال اسحاق روینا عن الحسن وابراہیم انہما لم یکونا
یریانہ وکذالک عطاء ومجاہد فقال الشافعی لاسحق لو کان غیرک موضعک
لفرکت اذنہ اقول قال رسول اللہ صلعم وتقول قال عطاء ومجاہد والحسن
وہل لاحد مع قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ بابی ہو وامی صفحہ ۹۰
وسیکون الحدیث الذی صح بعد موت الامام فالامام معذور واتباعہ غیر معذورین
وقولہم ان امامنا لم یاخذ بہذا الحدیث لاینتہض حجۃ لاحتمال انہ لم یظفر بہ او ظفر بہ
لکن لم یصح عندہ وقد تقدم قول الائمۃ کلہم اذا صح الحدیث فہو مذہبنا الخ الیناً
صفحہ ۱۱ واقل من یتبرء منہ امامہ وکان من الواجب علیہ حمل امامہ علی انہ
لم یظفر بذالک الحدیث او لم یصح عندہ الخ اور اس مضمون کے کئی قول صحابہ
اور تابعین اور دوسرے محققون کے بیان ہوچکے تائید مسئلہ مین **مسئلہ ۹**
بعضے یون کہتے ہین کہ مجھکو اس حدیث کا صحیح اور غیر منسوخ ہونا معلوم
نہین مین بیچارہ بعلم اس تحقیق کو کیا جانون مین اسواسطے اس حدیث پر
عمل نہین کرتا کہ مبادا منسوخ ہو یا روایت معتبر نہو اور میری امام کا قول
بہی حدیث ہی سی ہے اسواسطے مین اوسپر عمل کرتا ہون یہہ کلام کیسا ہے
جواب یہہ کلمہ کفر کا نہین ہے لیکن اوس شخص کو چاہیے کہ علماے دیندار ماہر فن
حدیث سی اس حدیث کو تحقیق کری اور طالب تحقیق حق کا رہی اذا
ظہر حدیث صحیح خلاف ما قلد فیہ ترک التقلید واتبع الحدیث قال رسول اللہ صلی

علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ انہم لم
یکونوا یعبدونہم ولکنہم کانوا اذا احلوا لہم شیئا استحلوہ واذا حرموا علیہم شیئا
حرموہ کذا فی حجۃ اللہ البالغۃ للشیخ المحقق شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی رحمہ اللہ
اس سوال مین عذر اس شخص کا نہایت نرمی اور حسن ادب سے ہے اور منسوخ اور
غیر معتبر ہونا حدیث کا عذر قوی ہی ہیچ عمل نکرنیکے حدیث پر لیکن ہر حدیث
منسوخ اور غیر معتبر نہین ہوتی اسیواسطے جواب مین جناب مولوی صاحب نے
لکہا کہ طالب تحقیق حدیث کا رہی اور اس سے ایک اور بات معلوم ہوتی
ہے کہ بدون تحقیق مسئلہ کے عمل نکرنا چاہیے یہان مولوی صاحب نے یہ نہین
فرمایا کہ بی تحقیق عمل کرلے اور حق سبحانہ تعالیٰ نی فرمایا ہے ولا تقف ما
لیس لک بہ علم اب اس زمانہ مین بعضی بعلم جب کسیکو دیکھتے ہین کہ تقلید کرکے
حنفی سے رفع یدین نہین کرتا اور آمین پکار کر نہین کہتا اوسکو یکا یک بہت
تاکیدسی حکم اس امر کا کرتی ہین وہ بیچارہ منکر سنت نہین ہی لیکن بسبب
عذرہای مذکورہ کے اس امر کی سنت ہونہین اوسکو شک ہے اسواسطے عمل
نہین کرتا تو اوسکو تارک سنت بلکہ منکر سنت کہدیتی ہین ایسا ہرگز نچاہیے
اور وہ بیچارہ ہرگز تارک منکر سنت کا نہین ہے منکر سنت وہ ہوکہ ایک امر کو
سنت جانی اور پہر انکار کرے اور جسکو ایک امر کی سنت ہی ہونہین شک
بسبب گمان منسوخ ہونیکے یا بسبب خوف معتبر نہونی روایت کے یا بسبب سمجہنے
معنے حدیث کے تو اوس شخص کو کسطرح منکر سنت کا کہا جاوی البتہ نرمی سی سمجہانا
چاہیے کہ بہائی صاحب اس امر کو تحقیق کرلو اور یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ رفع
یدین وغیرہ ایسے کام کچہہ فرض وروا جب بہی نہین ہین کرجنکے واسطے
اتنا اہتمام اور خفگی کرنا ضرور ہو اول بڑی بڑی امور مین کوشش چاہیے

115

بعد ازان ایسے امور مین لیکن ان تا اعتقاد ہر خاص و عام کو لازم ہی کہ جب قرآن
شریف یا حدیث شریف سی ایک امر ثابت ہو جاوے تو اوسکے مقابلہ مین کسی
عالم فاضل غوث قطب امام مجتہد کا قول نہ لانا چاہیے چنانچہ اس امر مین
بہت اقوال بزرگان دین کی نقل ہو چکی ہین اور بعضے محققین نے اس امر کو شرک
خفی مین داخل کیا ہی چنانچہ مذکور ہو چکا ہیچہ تائید مسئلہ کے اور تفسیر
نیشا پوری مین ہے اتخذوا ای بمعنی اتخاذہم اربابا بعد الاتفاق علی انہ لیس
المراد انہ جعلوہم الہۃ فقال اکثر المفسرین المراد انہم اطاعوہم فی اوامرہم
ونواہیہم الی ان قال الربیع قلت لابی العالیۃ کیف کانت الربوبیۃ فی
بنی اسرائیل فقال انہم ربما وجدوا فی کتاب اللہ ما یخالف قول الاحبار والرہبان
فکانوا یاخذون باقوالہم وما کانوا یقبلون حکم اللہ تعالی کذا فی المعیار
مسئلہ بعضے یون کہتے ہین کہ رفع یدین اور آمین جہر ضرور سنت ہی
لیکن مذہب حنفی مین نہین ہے اسواسطی نکرنا چاہیے **جواب** یہہ کلام
نہایت قبیح ہی کیونکہ سب مذہب تابع سنت کے ہین نہ سنت تابع کسی مذہب کے
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ پیش نظر رکھیے **ف** جبتک ایک امر
سنت ہونے مین شک ہے تو عذر عمل نکرنیکو گنجایش ہے اور جب کہ اقرار
سنیت کا ہوا پہر انکار عمل کو گنجایش نہین ہان کفر سے بچانیکو اس قول
کی یہہ تاویل ہو سکتی ہی کہ رفع یدین اور آمین جہر ضرور سنت ہے
اونکے حق مین جنکے اماموں نے اسکو سنت سمجہا ہے لیکن چونکہ علمائے حنفیہ
کی تحقیق مین اس امر کا سنت ہونا ثابت نہین تو شاید یہہ حدیث منسوخ
ہوئی سو جسکام کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے منسوخ کر دیا اوس پر عمل کیا چاہیے
یا ضعیف ہوگی یعنی انکے حدیث ہونے مین شک ہوگا اور جبتک ایک امر

حدیث سے ثابت ہوا وسپر عمل کیونکر کیا جاوے اور اگر یہہ حدیث صحیح ہوئی
تو مذہب حنفی مین ضرور معمول ہوتی فقط یہہ تاویل صرف واسطے نہ لگانی
حکم کفر کے اوس شخص پر ہے لیکن بہر صورت یہ کلام نہایت قبیح ہے
اور اسپر خوف ہے کفر کا کیونکہ ظاہر مین انکار پایا جاتا ہے سنت سے تائید
میزان الشعرانی مین ہے صفحہ ۵۰ فقیل له مرة وما الاصول فقال الکتاب
والسنة والقیاس علیہا اور صفحہ ۴۴ فقیل له ما ہی الاصول فقال ہی الکتاب
والسنة واجماع الامة اور فرمایا حضرت سید عبد القادر جیلانی رح فی فتوح
الغیب مین والسلامة مع الکتاب والسنة والہلاک مع غیرہما ترجمہ شیخ
عبد الحق رح سلامت از آفات نفس و شیطان و از ضلالت و خذلان
مقرون با خذ کردن و عمل نمودن بکتاب و سنت است و نسبت شدن و
آفت زدہ گشتن و افتادن در راہ ضلالت و خسران با غیر کتاب و سنت
است اور حدیث شریف مین ہے فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المہدیین
وعضوا علیہا بالنواجذ ایضًا من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة
شہید ایضًا فمن رغب عن سنتی فلیس منی ایضًا ومن احب سنتی فقد احبنی
ومن احبنی کان معی فی الجنة کذا فی المشکوة اور فتاوی عالمگیریہ مین ہے
من لم یقر ببعض الانبیاء علیہم الصلوٰة والسلام او لم یرض بسنة من سنن
المرسلین فقد کفر اور اسی طرح ہے فصول عمادیہ مین اور بحر الرائق مین ہے
یکفر بعدم الاقرار ببعض الانبیاء او عیبہ نبیا او بعدم الرضاء بسنة من سنن المرسلین
صلوٰة الله علیہم اجمعین کذا فی الظواہر اور بحر مین ہے یکفر باستخفافه بسنة
من السنن انتہی مختصرًا ذکرہ مولانا قطب الدین فی عروس المومنین اور
مشکوة شریف مین ہے روایت حضرت عائشہ رض سے قال رسول الله صلعم

ستۃ لعنتہم لعنہم اللہ وکل نبی یجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذل اللہ ویذل من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی رواہ البیہقی کذا فی عروس المومنین **ف** یعنے صاحب عمل بالحدیث اس ظاہر انکار کرنیکو کفر سمجھکر کچہ کچہ عذر اور بہانہ پیش کیا کرتے ہین بعضی اونمین سے جو سنی یاہین لکہہ دیکھیے یہان بیان ہوتی ہین ازانجملہ یہہ کہ حدیث بجز ناپیدا کن ریکی ہر سمجہنا اور عمل کرنا مجتہدونکا کام ہے سو اسکا **جواب** یہہ ہی کہ بعلم کو سمجہنا قرآن اور حدیث اور فقہ سبکا مشکل ہے اور اہل علم معنی قرآن اور حدیث اور فقہ کے سمجہہ سکتے ہے لیکن استنباط اور اجتہاد خاص مجتہدون کا کام ہے چنانچہ شرح شاشی مین ہی کل عالم لہ اصابۃ الحکم المنصوص علیہ مطلقا سوار کان قطعیا او ظنیا بحسب الدلالۃ والاثبات وما کان ظنی الثبوت اعنی القیاس فہو المختص بالمجتہد اور تحریر ابن ہمام مین ہے انہ ولالۃ النص یخالف القیاس فی ان القیاس یختص بالمجتہد و دلالۃ النص یفہمہا العوام اور بحر الرائق مین ہی عوام کے حق مین لان ظاہر الحدیث واجب العمل بہ انتہی کذا فی المختار ایضا ہم کیا جانین کہ یہہ حدیث منسوخ ہی یا نہین **جواب** تم کیا جانو کہ یہہ مسئلہ فقہ کا مرجوع عنہ ہی یا نہین یعنے جیسے ہر حدیث پر احتمال منسوخیت کا کرتے ہو ایسے ہی ہر قول مجتہد پر احتمال ہے کہ اوس سے رجوع کر لیا ہو جیسا کہ میزان الشعرانی مین ہے صفحہ ۳۰ فان مذہب الامام حقیقۃ ہو ما قالہ ولم یرجع عنہ الی ان مات تو اس وہم پر کسی مجتہد کے قول پر عمل درست نہوگا اور یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ حدیث کے منسوخ ہونیکا حکم بی تامل

کر دینا نچاہیے جیسا کہ حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صفحہ ۱۴۴ و قول الفقہار
لما یجد ورنہ خلاف عمل مشائخہم منسوخ غیر مقبول آور میزان الشعرانی مین ہے
صفحہ ۵ اقول امام محمد ابن منذر کا اذا اثبت عن الشارع صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فعل امرین فی وقتین فہما علی التخییر مالم یثبت النسخ فیعمل المکلف
فہذا الامر تارۃ وبہذا الامر تارۃ اخری آور رسالہ عمل بالحدیث مین ہے
کہ تا زمانیکہ حدیث ناسخ بہ شخصے نرسیدہ منسوخ بحق او منسوخ نیست اگرچہ
بواقع نسخ شدہ باشد و وقتیکہ حدیث دریافت عمل بمنسوخ ہرگز ہرگز
روا نبود استقبال صنم دو بار درحق قوم ربیع منسوخ نباشد تا وقتیکہ
حکم ناسخش بدیارشان نرسیدہ پس منع سنت را باید کہ اگرچہ
یک حدیث در مدت التحریش باد نرسید ہمون حدیث را غنیمت
باردہ شمردہ باحتمال دور و دراز از دست نگذارد ملغوا عنی ولو آیۃ
برساند از ما اگرچہ یک حدیث باشد این حدیث ہمین معنی وارد ایضاً
ہم کیا جانین کہ یہہ حدیث روایت معتبر ہے یا نہین جواب تم
کیا جانو کہ یہہ روایت فقہ کی معتبر ہے یا نہین حالانکہ حفاظت روایات
فقہیہ مین اتنی کوشش نہین ہوئی جتنی حدیث مین ہوئی ہے اور
فن تحقیق اسمار الرجال واسطے دریافت حدیث قوی اور ضعیف کے
مقرر ہوا نہ واسطے فقہ کے اور علاوہ اسکے حدیث قول معصوم کا ہے
اور فقہ قول غیر معصوم کا ہے اگرچہ نکالا ہوا اوس سے ہے لیکن نص
اور قیاس مین بہت فرق ہے نص اصل ہے اور قیاس نقل پس
قول معصوم کو کہ جسکے نقل مین بہت حفاظت ہوئی ساتھہ قول غیر
معصوم کے کہ جسکے حفاظت ویسی نہین ہوئی ترک کرنا کب پسند ہی ایضاً

بعضے لوگون نے جہوٹی حدیثین بناکر حضرت صلعم کے نام لگا دین ہین
پہر ہم کیا جانین کہ کونسے حدیث موضوع ہے **جواب** اسماء الرجال
سے علما کو حدیث موضوع اور غیر موضوع سب معلوم ہوسکتے ہے اور
موضوع کی کتابین بہی تصنیف ہو چکی ہین اور ایسا ہی بعض لوگون
نے جہوٹی باتین بناکر اماموں کے نام بہی لگا دین ہین پہر تم کیا جانو
کہ کونسا قول موضوع ہے جیسا کہ لکہا ہے کسے بیدین نے اپنی تصنیف
مین وثنات الشافعی ولیس بدریکے علے ربہ اور بہ الله اور جیسا کہ
بعضون نے حضرت ابو حنیفہ رح کے نزدیک اجرت زنا کو حلال بتا یا جیسا
چلپی مین ہے اور امام مالک کی مذہب مین سگ بچہ چشم بند کا گوشت
اور متعہ اور وطی غلام حلال کہا لیکن محقق ہر فن کے قول جہوٹی کو
سچے سے متیز کر لیتے ہین **ایضا** بعضے حدیثون کا مضمون آپسمین مخالف
اور معارض ہوتا ہے اوسوقت کونسے پر عمل کرین **جواب** فقہا کی
صدہا قول ایک دوسرے کے مخالف اور معارض ہوتی ہین اوسوقت
کونسے پر عمل کروگے بلکہ خاص ایک امام کے مذہب مین امام اور اوسکے
شاگردون مین بہت مسائل مین اختلاف ہوتا ہے چنانچہ اونمین سے
بیش مسئلہ یہان لکہے جاتی ہین امام ابو حنیفہ کی نزدیک نماز مین
ایک آیۃ کا پڑہنا فرض ہے اور صاحبین کے نزدیک ایک آیت دراز
یا تین آیتین چہوٹی امام قران مجید مین دیکہکر قرأت پڑہے تو امام رح
کے نزدیک نماز اوسکے فاسد ہی اور صاحبین کے نزدیک فاسد نہین
وتر واجب ہے امام رح کے نزدیک اور سنت ہی صاحبین کے نزدیک نفل
کہڑی ہو کر شروع کرے پہر بغیر عذر بیٹہہ جاوے امام کی نزدیک جائز اور

صاحبین کے نزدیک بغیر جائز ہے ظہر نہین پڑہے اور نہ پڑہنا ادسکا یاد تہی اور
عصر ادا کری امام کی نزدیک عصر فاسد ہے بفساد موقوف یعنی اگر بعد عصر کے
چہہ وقت کی نمازین ادا کری اور ظہر اب تک ادا نہین کی تو یہ چہہ نمازین
جائز ہین اور صاحبین کے نزدیک نہین جائز چلتی کشتی مین نماز بیٹہکر بغیر
مرض کے جائز ہے امام کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک نہین جائز جمعہ کی
نماز مین کم سی کم تین نمازیون کا ہونا سوای امام کے شرط ہے نزدیک امام
کے اور صاحبین کے نزدیک دو کافی ہین نماز ظہر جمعہ کے دن گہر مین ادا
کری جماعت ہونیسے پہلے پہر چلا جمعہ کی نماز پڑہنے کو ساتہہ جماعت کی تو
ظہر پڑہی ہوی فاسد ہوی امام کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اسوقت
باطل ہوی جب جماعت مین داخل ہوا جمعہ کی نماز مین امام کی رکوع سجود سے
پہلے اگر نمازی بہاگ جاوین تو حضرت ابو حنیفہ کے نزدیک امام کو چاہیی
کہ ظہر پڑہے نہ جمعہ اور صاحبین کے نزدیک جبکہ شروع کر چکا تو جمعہ پڑہے
عیدگاہ کو جاتا ہوا امام کے نزدیک تکبیر پکار کر نکہے اور صاحبین کے نزدیک
کہی اور پر قیاس عید الضحی کے تکبیرات تشریق امام کے نزدیک عرفہ کی دن
نماز صبح سی عصر عید تلک اور صاحبین کے نزدیک تیرہوین تاریخ کی عصر تلک
گہوڑونکی زکوۃ امام کی نزدیک ہر ہر گہوڑی پر ایک ایک دینار یا قیمت مقرر کرکے
چالیسوان حصہ اور صاحبین کے نزدیک گہوڑون پر زکوۃ نہین جا بکر محرم عورت سے
نکاح اور وطی کری تو امام کے نزدیک اوسپر حد زنا نہین اور سزا سخت ہے اور
اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک حد ہی مدت رضاع امام کی نزدیک تیس
مہینے اور صاحبین کے نزدیک دو برس شوہر غایب پر عورت گواہ نکاح پیش
کری تو قاضی کو شوہر غایب پر حکم لگانا اور قرض لیکر عورت کو نفقہ دینا جایز نہین

اور زفر کے نزدیک جائز اور اسی پر فتوی ہے کذا فی الدر مختار شرط امام کے
نزدیک نہایت تین دن اور صاحبین کے نزدیک زیادہ بھی جائز ہے اگر
مقرر کیے خیار مشتری کا بیع کو بائع کے ملک سے نکلنا تو منع نہین کرتا لیکن
مشتری کی ملک مین نہین ہوجاتا اور صاحبین کے نزدیک مشتری کی ملک مین
ہوجاتا ہے اور اس اختلافات پر بہت مسائل متفرع ہوتی مین ایک ڈھیر گیہون کا
بیع کیا یہ کہکر کہ ایک پیمانہ ایک درم کو تو امام صاحب کے نزدیک ایک ہی پیمانہ
کی بیع صحیح ہوئی اور اگر سب پیمانو نکا ذکر کیا تو سب کی بیع ہو گئی اور
صاحبین کے نزدیک سب کے بیع ہو گئی اگرچہ سب کا ذکر نکری جہوٹی گواہی
گذرانی سی جو عقود کے جیسے بیع اور نکاح اور طلاق مین .. حکم قاضی کا نافذ
ہوجاتا ہے اور صاحبین اور زفر اور شافعی اور احمد اور مالک کے نزدیک ظاہر
مین نافذ ہوتا ہے نہ حقیقت مین کما فی الدر دو شخصون مین سے ایک شخص ہبہ
کردی امام صاحب کے نزدیک جائز نہین اور صاحبین کی نزدیک جائز ہے یہ مسائل
ہدایہ وغیرہ مین موجود مین اور بہت جگہ مین ایک ہی امام سی کئی روایتین
مختلف منقول ہوتی مین چنانچہ بعضا وسکے بیان ہوتی مین کہا سید بادشاہ
شارح تحریر نے وفی التفسیق تتبع الرخص ایتان عن احمد و البیان کہا
بحر العلوم نے شرح مسلم مین کذا فی المعیار اور شرح وقایہ فارسی مین ہی اگر شخصی
را بہ تیزی کشند زد چنانکہ مرد قصاص واجب شود و اگر بہ پشت کشند زدہ است
نزدیک صاحبین و شافعی نیز قصاص واجب شود و از امام دران دو روایت است
بیک روایت دران قصاص واجب نشود و بیک روایت واجب شود و بیک روایت
اگر جراحت کردہ است قصاص واجب شود و ہو الصحیح کذا فی الہدایہ اور مختصر وقایہ
مین ہے صفحہ ۷ کہ اگر قاضی خلاف مذہب اپنے کے حکم کری عمدا تو امام سی

اوسکی نافذ ہوتی ہین دو روایتون مین کما قال وفی الحمد عنہ روایتان الخ اور
سراجی مین ہے بیچ بیان میراث حمل کے ویوقف عند ابی حنیفہ رح نصیب اربعۃ
بنین او اربع بنات ایہما اکثر ویعطے لبقیۃ الورثۃ الاقل ضبار وعند محمد رح یوقف
نصیب ثلاثۃ بنین او ثلاث بنات ایہما اکثر رواہ عنہ لیث بن سعد وفی روایۃ
اخری نصیب ابنین وہو قول الحسن واحدی الروایتین عن ابی یوسف رواہ عنہ
ہشام وروی الخصاف رح عن ابی یوسف رح ان یوقف نصیب ابن واحد او بنت
واحد وعلیہ الفتوی اور میزان الشعرانی مین ہے صفحہ ۱۲۰ کہ آدمی مردہ کی
نجاست اور طہارت مین دو قول ہین امام شافعی رح سی اور اوسی مین ہی
صفحہ ۱۲۹ کہ مسح کانون کے ایک یا تین بار ہونی مین احمد رح سی دو روایتین ہین
اور اوسی مین ہی صفحہ ۱۲۳ کہ نماز مین ہاتھ باندھنی مین ناف سی نیچی یا اوپر
احمد سی دو روایتین ہین ایضاً صفحہ ۱۷ سوای دو رکعت اول کے سورہ فاتحہ
کے ضم کرنیکے مسنون ہونیمین دو قول ہین شافعی کے ایضاً صفحہ ۱۸ ستر عورت
ہونا درمیان ناف اور گہٹنے کے یا محض فرج اور دبر اسمین دو روایتین ہین
احمد اور مالک سے ایضاً حرہ کا تمام بدن عورت ہونیمین سوای منہ اور کفین
اور قدمین کی دو روایتین ہین احمد سے ایضاً صفحہ ۱۹ بدن کپڑا مکان پاک
ہونا واسطے صحت نماز کے شرط ہے یا نہین امام مالک سے اسمین تین روایتین
ہین ایک روایت سی بہر صورت شرط ہے اور دوسری روایت سے مطلقاً شرط
نہین اور صحیح تر روایت یہہ ہے کہ اگر نمازی کو معلوم ہے کہ کپڑا یا بدن
یا مکان پلید ہے تو نماز صحیح نہین اور اگر معلوم نہین یا بہول گیا تو نماز صحیح ہے
ف اگر کہو کہ واسطے دفع معارضہ اور مخالفت قول فقہا کے قاعدہ مقرر ہے
بموجب اوسکی تعارض اور تخالف کو دفع کیا جاتا ہے چنانچہ وہ قاعدہ بیان ہو چکا ہے

بیچ تائید مسئلہ کے جواب میں اس قول کے تو آلیم محطاوی مین ہے الخ تو ہم کہتے
مین ایسا ہی واسطے رفع تعارض احادیث کے قاعدہ اصول مین مقرر ہے کہ انہوں
اونکے تعارض کو دفع کیا جاتا ہے اور معیار مین نقل کیا شرح نخبہ سے کہ قاعدہ وقت
تعارض کے درمیان دو حدیثون کی اور اگر موافق ہو سکین تو دونون کو جمع کرو اور نہو
سکی کرن از راہ تاریخ موخر ہے پس موخر کو ناسخ سمجھکر اختیار کرین اور اگر تاریخ
بھی معلوم ہو تو ایک کو دوسری پر ترجیح دیوین اگر ترجیح بھی ممکن ہو تو
دونون کی عمل سے متوقف رہین اور رجوع کرین طرف ما دون کی ایضا
میری امام کا قول بہہ حدیث ہے سی ہے **جواب** امام کا قول حدیث سی
ہے اور یہہ خود حدیث موجود ہے اوس قول پر بھی عمل کرو اور اس حدیث پر
عمل کرو اور اگر قول و حدیث مین مطابقت ہو سکے تو قول کو ترک اور حدیث
پر عمل کرو میزان الشعرانی مین ص؎ وقال الامام الشافعی وغیرہ ان اعمال
الحدیثین او القولین اولی من الغاء احدہما وان ذلک من کمال تمام الایمان
اور اوسی مین ہے ص ۱۵ وکان الامام محمد بن المنذر رح یقول اذا ثبت عن
الشارع صلی اللہ علیہ وسلم فعل امرین فی وقتین فہما علی التخییر مالم یثبت النسخ فیعمل المکلف
بہذا الامر تارۃ وبہذا الامر تارۃ اخری اور فرمایا شیخ عبد الحق رح نے بیچ شرح
سفر السعادت کے بیچ رفع یدین اور عدم رفع کے پس چارہ نیست از قول بہ ثبت
ہر دو **ایضا** حضرت ابو حنیفہ تابعی مین اور تابعی کا قول بہہ حدیث ہی ہو جب
کوئی حدیث صحیح معارض قول ابو حنیفہ کے ہو اور کوئی حدیث ضعیف ادس قول
کے موافق ہو تو اوس قول پر عمل چاہیے نہ حدیث پر **جواب** یہہ قاعدہ کو کسی
حدیث یا کتاب اصول مین ہی اور اگر اپنی رائی سی کہتی ہو تو بہات برا کرتی
ہو شرح مسلم الثبوت مین ہی لان التشریع بالرای حرام اور حضرت ممدوح کے

تابعی ہونیمین بہی اختلاف ہے اور تابعی کے قول کو حدیث کہنا اگر باعتبار معنے لغوی کے ہے تو ہر کسی کے قول پر اطلاق ہوسکتا ہی اور اس سے بیان کیا بحث ہے اور اگر باعتبار معنی اصطلاحی کے ہے تو بہی مفید مطلب تمہاری کا نہین ہے اور اس اصطلاح مین بہی اختلاف ہے اور اگر اس اعتبار سی کہ تابعی کا قول یا فعل بعینہٖ حضرت رسول صلعم کا قول اور فعل ہے تو باطل ہے اور خود فرمانا ابو حنیفہ رضو نے اذا جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس والعین واذا جاء عن اصحاب النبی صلعم نختار من قولہم واذا جاء من التابعین زاحمناہم رواہ البیہقی فی المدخل باسناد صحیح عن عبد اللہ ابن المبارک کذا فی التفسیر المظہری اور ہر مجتہد کے قول پر عمل کرنیکو عمل بالحدیث ہی جانتی ہین جبکہ حدیث نہو کیونکہ حدیث ہی سی مستنبط ہے اگرچہ احتمال خطا کا رکہتا ہو لیکن وہ جناب پاک جنکے رسول ہونیمین اور اونکی قول کے حدیث ہونیمین کسیکو اختلاف نہین اور صحابہ رضو اور تابعین اور سب مجتہد اوسی ذوات بابرکات کی قول مبارک کے تابع ہین جبکہ اونکا قول صریح صحیح محفوظ متصل الاسناد پایا جاوی اور کتب مین نظر کرنیسے اور ایک مجمع علماء متبحر کا اوسپر عمل ہونیسے ظاہر معلوم ہو کہ منسوخ بہی نہین پہر اوسکی ترک کرنیمین کیا عذر ہے فرمایا شاہ ولی اللہ رح نے اس امر مین حجۃ اللہ البالغہ مین صـ ۱۶۱ وما عذرنا یوم یقوم الناس لرب العالمین اور صـ ۱۶۱ فحینئذ لا سبب لمخالفۃ حدیث النبی صلعم الا نفاق خفی او حمق جلی سو اس فخر ذات الصفات کی قول کے مقابلہ مین کسیکے قول پر عمل نہین ہوسکتا تابعی ہو یا غیر تابعی آگے ایک اور بات سمجہنا چاہیے کہ جب بعضے مقامون مین حضرت امام رح کا قول ترک کیا جاوی ساتہہ قول ابی یوسف رح اور محمد رح کے تو ساتہہ ایسی حدیث صحیح کے ترک کرنیمین کیا قباحت ہے بلکہ وسطی

۱۲۵

ضرورت کے گواہونکو قسم دینے کیواسطے قول چاروں اماموںکا ترک کیا گیا
ساتھہ قول ابن ابی لیلے کے پہر اس سی زیادہ کیا ضرورت ہے کہ حدیث صحیح
رسول اللہ صلعم پر عمل نصیب ہو کہ ساری شریعت اسی کی واسطے ہے اور حضرت
ابو حنیفہ رحمہ اگر ایسے حدیث کو پاتی خود اپنے قول سی رجوع فرماتی اور حدیث پر
عمل کرتے میزان الشعرانی مین ہے صـــ۲، انہ لو عاش حتے دونت احادیث
الشریعۃ بعد رحیل الحفاظ فی جمعہا من البلاد والثغور وظفر بہا لاخذ بہا وترک
کل قیاس کان فائدہ باقی رہی حدیث ضعیف اوسکی تو حدیث ہی ہو نہیں سکتی
ہوتا ہے بیچ مقابلہ حدیث صحیح کے کیونکر مقبول ہو ایضا سید احمد صاحب نے
فرمایا کہ فقہ کی متون کتابین مانند حدیث متواتر کے ہین اوسی پر تم انکہہ موندی عمل
کرتی رہو الخ جواب سید صاحب نی یہہ اور فرمایا ہوگا کہ شاید کسی اسلوب صحیح
ورنہ سید صاحب ایسا کلام کیون فرماتی کہ مخالف اصول اہل سنت کی ہو
حدیث متواتر کا منکر کافر ہے اور روایت متون فقہ کا منکر اگر دلیل شرعی
کے ساتھہ انکار کرے فاسق بھی نہیں ہے چنانچہ حضرات مجتہدین کی اقوال
بیچ مسائل مختلفہ کے کہ متون فقہ مین مندرج ہین ایک کا قول دوسرے کے قول
کو رد کرتا ہے البتہ بموجب اصول مذہب حنفی کے یہہ بات ضروری کہ کتاب
جامع صغیر اور جامع کبیر اور مبسوط اور سیر اور زیادات تصنیف امام محمد رحمہ
جنکو ظاہر الروایت کہتے ہین ان کتابون کی مسائل کی اسناد حضرت امام اعظم
تک ایسی معتبر ہے جیسے حدیث مشہور کے اسناد حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
تک سوا اس کی یہہ ثابت نہین ہوتا کہ حدیث مشہور کی موجود ہوتی اوسکی مقابلہ
ان کتابون کی روایت پر عمل کیا جاوی بلکہ بہر صورت ترجیح عمل بالحدیث
کو ہی چنانچہ ثابت ہو چکا ایضا تم مقلد ہو یا مجتہد جواب ہم مقلد ہین حضرت امام

مجتہدین کے بیچ مسائل قیاسی اجتہادی کے اور بیچ مسائل نصی کی نہ مقلد نہ
مجتہد بلکہ عامل بالنص جیسا کہ بیان ہوچکا تحریر وغیرہ سے و دلالتہ النص یفہمہا
العوام اور یہ حصر لازم نہیں ہے کہ سوائے مقلد یا مجتہد ہونیکے تیسرا امر نہ چاہیئے
بلکہ تقلید محض مسائل قیاسی اجتہادی مین ہے واسطے لاچاری کے نہ اور امر
مین کہ اچھی طرح ظاہر ہو قرآن اور حدیث سے لیکن معنی قرآن اور حدیث کے
سمجھنے مین اور صحت نقل اور صحت الفاظ مین ہمکو حاجت ہے تقلید اہل لغت
اور صرف اور نحو اور معانی اور حضرات مفسرین محققین اور محدثین اور مجتہدین
اور حافظان قرآن اور قاریون کی سو یہ تقلید اور طرح کی ہے اور بیان شیخ
کہ ظاہر الحدیث واجب العمل ہے اور دراسات مین ہے واما الثانی وہو العمل بالحدیث
فلیس لی لک باجتہاد کما ہو لیس بتقلید ایضا فرمایا شیخ عبدالحق دہلوی نے بیچ شرح
سفر السعادت کی داشتچہ در صحاح اخبار آمدہ بالراس والعین وعمل بدان موجب
سعادت دنیا و آخرت است اما درین روزگار پسین این کار صورت نہ بندد
الی ان قال والعہدۃ علیہم جواب انا للہ وانا الیہ راجعون موجب ظاہر
قول حضرت شیخ کے بڑی مصیبت پیش آئی کہ سعادت دنیا اور آخرۃ کی
اس زمانہ مین ہم لوگون کو نصیب نہین ہو سکتی این کارسی اگر مراد عمل بالحدیث
ہے تو کچھ مشکل نہین رفع یدین اور آمین جہر اور اذان اور اقامت اور تسبیح
اور تہلیل اور تکبیر اور درود شریف پڑھنا وغیرہ ایسی اعمال جو ظاہر حدیث سے
ثابت ہوئی ہین جنمین اجتہاد کی کچھ حاجت نہین سب صورت پذیر ہین
صورت نہ بندد کی کیا معنی اور اگر مراد ہے اجتہاد کرنا تو یہان کلام اجتہاد
مین نہین ہے بلکہ عمل بالحدیث مین ہے اور اجتہاد بھی ہمیشہ تک انشاء اللہ
تعالی اس امت مرحومہ مین جاری رہیگا کوئی دلیل دسکی محال اور منقطع ہونی پر

۱۲۷
لہ دیکھنا چاہئے اس اعمال پر عمل کرنا ... سعادت حاصل ... بیچ تمہین ...
نہین ہے جب ... تقلید ... نہین ہے

قایم نہین چنانچہ انشاءاللہ تعالیٰ اسکا بیان ہوگا اور یہ قول حضرت شیخ کا خود انکے
اجتہاد معلوم ہوتا ہی اور یہ جو فرمایا والعہدۃ علیہم یہ عہدہ حضرات مجتہدین نے
اپنے ذمہ کب لیا ہے بلکہ انہون نے فرمایا ہے اترکوا قولنا بخبر الرسول صلعم اور
اپنے خاص شاگردونکو فرمایا ہے کہ ہماری قول پر عمل نکرنا جبتک نجانو کہ ہمنے
کہانسی کہاہی فرمایا شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الرد علی من اخلد
الی الارض کے بل ائمۃ مالک وابو حنیفۃ والشافعی رح قط لاحد تقلید ہم حاشا
منہم بل انہم قد نہوا عن ذلک ولم یشحوا الاحد فیہ آور یواقیت والجواہر میں اکمل کی
عقد الجید مین وکان الامام احمد یقول لیس لاحد مع اللہ ورسولہ کلام لا تقلدنی
ولا تقلدن مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرہم وخذ الاحکام من حیث اخذ
من الکتاب والسنۃ آور حضرت شیخ نے پہلے فرمایا بالراس والعین پھر فرمایا
صورت نہبند داسکی یہہ مثال کہ نچون کا کہنا سر پر لیکن پرنالہ یہان سی تو
نہین ہوسکتا **الضا** حدیث مین تو گوہ بھی حلال ہے اور حدیث پر عمل کرو
تو تمکو موریون کے پانی سی وضو کرنا پڑیگا **جواب** ہمکو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداریکا حکم دیا ہے سو حضرت کی حدیث شریف
سی جس چیز کا حلال وپاک ہونا معلوم ہوگو وہ ہو یا موریونکا پانی یا اور کوئی
چیز پھر اوسپر اعتراض کرنا مسلمان کا کام نہین خواہ اپنی طبیعت کو اوس چیز سے
نفرت ہو یا رغبت **بیت** گر طمع خواہد زمن سلطان دین ؛ خاک بر فرق قناعت
بعد ازین ؛ لیکن بسبب مرض تعصب تقلید کی ایسی چیزونکا ذکر وقت ذکر
عمل بالحدیث کے سوجہتا ہے نہ وقت عمل فقہ کے حالانکہ فقہ مین ایسی باتین
بہت مین شارع عام کی کیچڑ کو فقہائی حکم پاکی کا دیا اور امام مالک اور مجتہد
نزدیک گوہ اور موت حیوانات حلال کا پاک ہی اور بعضون کے نزدیک منی پاک اور

حرام کی پاک ہی اور چوہی کی مینگنیان آٹی مین پس جاوین تو معاف ہین اور بے
آتش پرست کی مزدوری کرنا واسطے جلانی آگ کی درست ہی اور بعد تشہد
اخیر کے قصداً گوز مارنے سے نماز نہین ٹوٹتی اور فتاوی عالمگیریہ مین
آلو کو حلال لکہا ہے اور طحطاوی مین فرج کی رطوبت کو پاک لکہا ہے اور
اوسی مین ہے کہ پاخانہ سی پانی بہتا اگرچہ کی کے اوپر کا ہے تو پاک ہے
اور تجرید مین ہے شعر الخنزیر لیصح انہ لا الفسد الماء اصطح کی اور یہی روایتین
ہین کہ جلنسے مقلدین متعصبین کو عار نہین آتی ذرا اللہ اور رسول سی شرم تو
کرو کہ حدیث حضرت سید المرسلین کے مقابلہ مین ایسا کلام کرتی ہو واللہ باللہ
کہ ہمکو ایسی روایات فقہا پر طبیعت کی کراہت سی ہرگز اعتراض نہین اور
جو کوئی کرہی ہم اوسکو برا جانتے ہین کیونکہ فقہا مجتہدین کے اقوال حدیث
ہی سے مستنبط ہوتی ہین اور اونپر عمل کرنا حقیقت مین حدیث ہی پر عمل
کرنا ہی بلکہ مقصود یہ ہے کہ اعتراض نہ فقہ پر ہو نہ حدیث پر اور اگر کوئی مسئلہ
فقہ کا برخلاف حدیث کے معلوم ہو تو ترک کیا جاوی بسبب مخالفت حدیث
کے نہ بسبب کراہت طبع کے اور فقہا سی ویسا ہی حسن ادب کہا جاوی
میزان مین ہے صفہ ۶۲ وسمع الامام احمد ابن ابی اسحاق السبیعی قائلا یقول
الی متے حدیث اشتغلوا بالعلم فقال ذ الامام احمد قم یا کافر لا تدخل علینا
بعد الیوم ثم انہ التفت الی اصحابہ وقال ما قلت ابدا لاحد من الناس لا تدخل
داری غیر ہذا الفاسق اور اوسی مین ہے صفہ ۲۹ جمیع اقوال المجتہدین تابعۃ
لادلۃ الشریعۃ اور فرمایا مولانا محمد اسمعیل مرحوم نے بیچ ایضاح الحق کی احکام
مستنبطہ مجتہدین سابقین ہمہ از قبیل سنت حکمیہ است انتہی مختصراً الضا
مقلد کو نہین پہنچتا کہ برخلاف رائی مجتہد کے کتاب اور سنت سی مسئلہ نکالی

جواب رسالہ اظہار الحق میں ہے کہ بیچ تفسیر مدارک اور کشاف کے بیچ
تحت میں قول اللہ تعالیٰ کے وآتیتم احدٰہن قنطارًا کے روایت ہے حضرت
عمر رضی کہ کہڑے ہوکے خطبہ پڑہتے پہر فرمایا ای لوگو نہ بڑہاؤ مہر عورتونکا
اگر بزرگی ہوتا یہہ کام دنیا میں اور تقوی اللہ کے یہاں تو اول تہی تم سے
اس بات میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو حضرت نے مہر نہ باندہا
کسی بیوی کا بارہ اوقیہ سی زیادہ پہر کہڑی ہوئی اونکے طرف ایک عورت
پہر اوسنے کہا یا امیر المومنین آپ کیون منع فرماتے ہین ہمارا حق جسکو پہر اوتارا
اللہ نے ہماری واسطے اور اللہ فرماتا ہے اور جو دو تم اون عورتوں میں سے
ایک کو ایک قنطار یعنی ڈہیر مال پہر فرمایا حضرت عمر رضی نے ہر کوئی عمر سے
زیادہ جاننے والا ہے پہر فرمایا اپنے یارون سے تم سنتے ہو اور قول مثل اسکے
تنکرونہ علی تردہ علی امراۃ لیست من اعلم النساء یعنی سنتے ہو تم مجہسے میں یوں
کہتا ہوں سو تم انکار نہیں کرتی ہو میری قول پر ایک عورت میرا قول رد کرتی
ہے جو زیادہ علم والی عورتوں سے نہیں انتہی اس حدیث سے صاف نکلتا
کہ امیر المومنین خلیفہ سید المرسلین امام المجتہدین جنکے شان میں حضرت نے
فرمایا ہے لو کان نبی بعدی لکان عمر ابن الخطاب یعنی اگر میرے بعد کوئی
نبی ہوتا تو عمر ابن خطاب ہوتا اور کئی بار قرآن آپ کی رائے اور اجتہاد
پر نازل ہوا ہے سو قول اپنے خلیفہ رسول کو ایک عورت کم علم نے مخالف
نص پا کر اوسپر اعتراض کیا اور اوہون نے اوسکی بات کو قبول فرمایا اور
اپنے قول پر رد و انکار نکرنے کے سبب سے عتاب فرمایا اپنے معتقدوں کو تو
پہر اب جو کوئی کسی مجتہد کا قول خلاف نص پا کر قبول نکرے تو کیا جرم
ہے بلکہ یہہ عمل موافق وصیت مجتہدوں کے ہے اور اسمین کچہ ایذا دینے

اون حضرات کے لازم نہین آتے اور حدیث کے مقابلہ مین قول مجتہد کو ترک کرنا
اگر موجب بی ادبی مجتہد کا ہے تو مجتہد کے قول کے مقابلہ مین حدیث کو ترک کرنا
موجب بی ادبی صاحب حدیث کا ہے نعوذ باللہ منہا اور جلالین کے حاشیہ
پر مدارک سے نقل کیا ہے حٰ وآتیتم احدٰھن قنطارًا کما مر فی آل عمران وقال عمر رضی اللہ عنہ علی المنبر
لا تغالوا الصدقات النساء فقالت امراۃ اتتبع قولک ام قول اللہ وآتیتم احدٰھن
قنطارًا فقال عمر کل احد اعلم من عمر تزوجوا علی ما شئتم ف اگر کوئی غور سے
اس مسئلہ مین نظر کرے تو حضرت عمر رض کو خطا بھی واقع نہین ہوئی مہر کا زیادہ
کرنا کچھ مخالف اس آیت کے نہین ہے لیکن اوسوقت یون ہین آپ کی
سمجھ مین آیا کہ ہمسے خطا ہوئی مقصود یہ ہے کہ کسی بزرگ کی خطا پکڑنا اگر
بہ نیت اہانت اور بی ادبی کے ہو تو مضائقہ نہین ہے اور بزرگون کی خود
وصیت ہے کہ جو ہماری خطا معلوم ہو جاوے اوسکو ظاہر کرو اور روایت ہے
کہ ایک شخص نے بیچ تحقیق معنے ان مع العسر یسرا کے خطا حضرت علی کی
پکڑی آپ نے اوسکے قول کو قبول اور اپنے خطا کا اقرار کیا بیت پسند بود
شاہ مردان جواب ٭ کہ من بر خطا بودم او بر صواب ف حضرت عمر رض کی
یہ شان کہ اگر حضرت صلعم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ ہوتے اور حضرت علی خود باب
مدینۃ العلم جبکہ ایسے حضرات اپنے لاعلمی اور خطا کا اقرار کرین تو اب علماء دین
کو بھی اس امر مین ان حضرات کی خصلت اختیار کرنا چاہیے نہ پاس سخن بعد العصبیا
الیضا بھلا بتلاؤ تو کونسا مسئلہ فقہ حنفی کا برخلاف حدیث کے ہے جواب
اس بات کو حضرت شیخ اکبر اور امام عبد الوہاب اور امام طیبی اور امام محمد
غزالی اور قاضی ثناء اللہ صاحب اور حضرت مرزا جانجانان صاحب اور
شاہ ولی اللہ صاحب اور مولانا اسمعیل شہید اور مولانا عبد العزیز ملتانی اور شیخ

۱۳۱

عزالدین عبدالسلام اور شیخ تاج الدین عثمانی اور علامہ دارکی شافعی
اور قدوری حنفی اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم حضرات محققین
سے پوچھنا چاہیے جنہوں نے فرمایا ہے کہ حدیث کی مخالفت پاکر کسیکے قول پر
عمل مت کرو اور حضرت ابن عباس رض اور ابن سیرین اور وکیع وغیرہ
حضرات سے پوچھنا چاہیے جنہوں نے حدیث کے مقابلہ مین کسیکے قول کو
لانے پر تشدد فرمایا ہے بلکہ حضرات مجتہدین اور خاص حضرت ابو حنیفہ رح
سے پوچھنا چاہیے جنہوں نے فرمایا ہے اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلعم
ایضاً حضرت ابو حنیفہ نے حدیث پر عمل کرنے کے واسطے ہر کسی کو اجازت
نہین دی بلکہ خاص حضرت ابو یوسف اور محمد کو کہ خود مجتہد اور حدیث
کے سمجھنے والے اور حضرت ابو حنیفہ کے سامنے تھے جواب کہین یہ
نہ کہہ بیٹھو کہ آیۃ کریمہ یاایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا
حکم پیغمبر خدا نے ہر کسیکو نہین دیا بلکہ خاص ان لوگون کو کہ خود حضرت کے
اصحاب اور قرآن اور حدیث کے سمجھنے والے تھے اور حضرت ابو یوسف
اور محمد کہ جنہوں نے صدہا مسائل مین حضرت ابو حنیفہ رح کے روبرو حضرت
ابو حنیفہ سے خلاف کیا اور مسائل کو قرآن اور حدیث سے اخذ کیا وہ تو عامل
بالحدیث تھے ہی انکو ترغیب دینا اس بات پر کہ اترکوا قولی بخبر الرسول
کیا ضرور تھا بلکہ عبث اور فضول تھا اور یہہ تو فرمائیے کہ آیا حضرت شیخ اکبر
اور امام عبدالوہاب اور طیبی وغیرہ ان حضرات نے بھی امام ابو یوسف اور
محمد کو عمل بالحدیث کی تاکید فرمائی ہے اور ایک اور بات مین پوچھتا ہون
اسکا جواب اللہ سے شرم کرکر دیجیے کہ آیا رسول اللہ کی حدیث پر عمل کرنیکے
واسطے کسی مسلمان کو حاجت ہے کہ حضرت ابو حنیفہ یا کسی امام صاحب سے اجازت

طلب کریں بلکہ حضرت ابو حنیفہ رض یا کسی اور صاحب کی متابعت کرنی کے
واسطے اجازت شرط ہے حضرت رسول اللہ صلعم کی اور اگر کہو کہ احتمال ضعیف
یا منسوخ ہونی یا معنی نہ سمجھنے حدیث کا عذر ہے حدیث پر عمل نکرنیکا تو ایسے
عذرونکا جواب اس بحث مین بخوبی دیا گیا ہے اور اسیواسطے نقل کیے گئے
مین قول بعضے بزرگان دین کے ایضاً مسلمانون کو لازم ہی کہ غیر مقلدون
کی باتون کیطرف خیال نکرین اور جس طریقہ پر کہ اکابر علمار امت و ہزارہا
اولیار اللہ محبوب خدا کے چلتے رہے ہین اوسی پر چلین جواب مسلمانونکو
لازم ہے کہ کسی متعصب مقلد یا غیر مقلد کی باتون کی طرف خیال نکرین
اور جس طریقہ پر کہ اکابر علمار امت اور ہزارون اولیار اللہ مقبول خدا اکا
کہ اول اونکے صحابہ کرام رض اور پھر تابعین اور مجتہدین مین اجماع ہو چکا ہے
اوسی پر چلین اویہی فرمایا ہے اللہ اور رسول نے ومن یشاقق الرسول
من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین الایہ ما انا علیہ واصحابی اصحابی
کالنجوم بحدیث الناس لکم تبع اتبعوا السواد الاعظم اور امر اختلافی کو رجوع
کرین طرف کلام اللہ اور رسول کے اور سنت خلفائی راشدین کے فرمایا حقتعالے
نے فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول الایہ اور فرمایا حضرت نے
فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفار الراشدین الحدیث ایضاً اس آیت کریمہ مین
اولی الامر سی مراد ہین اسی لئے کہ حضرات مجتہدین اور بیضاوی مین ہے
اذلیس للمقلد ان ینازع المجتہد فی حکمہ بخلاف المروس جواب تفسیر مظہری
مین بیچ تحت اسی آیۃ کریمہ کے وکذا یشتمل الفقہار والعلمار والمشایخ بل
اولی لانہم ورثۃ الانبیار وقالوا احکام اللہ ورسولہ اور اوسی مین ہے مسئلہ
اذا افتی المجتہد وظہر ان فتواہ مخالف للکتاب او السنۃ وجب علینا اتباع الکتاب والسنۃ

اور لکھا جھگڑا نہ مجتہد سی چاہا نہ رئیس سے نہ اور کسی شی کی تفسیر جلالین میں ہے
تحت اسی آیت کے فذلک ای الرد الیہما خیر لکم من التنازع والقول بالرای
اور فرمایا اللہ تعالے نے ولا تنازعوا الآیۃ اور وقت ملنے آیت یا حدیث صحیح
مخالف قول کسیکے یا واسطے ضرورت توہی کے جھگڑا معقول کرنا خالی نفسانیت
سے ہر کسی سی نزدیک ہے چنانچہ اوس عورت نی مہر کے مسئلہ مین حضرت عمر رض
جھگڑا کیا اور آپ نی اوسکا قول قبول کیا اور حق تعالی نی فرمایا قد سمع اللہ
قول التی تجادلک فی زوجہا اور فرمایا وجادلہم بالتی ہی احسن اور ہم
کب کہتے ہین کہ مقلد مجتہد سی جھگڑنی لگے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ اگر مجتہد کا
قول خلاف حدیث کی معلوم ہوا اوسکو ترک کرہی **الیضا** مولوی اسمٰعیل صاحب
عالم کو پہنچتا ہے کہ حدیث پر عمل کرے **جواب** جس عالم محقق کو اپنی تحقیق
سی اور جس عامی کو عالم کی تقلید سی معلوم ہوگیا کہ حدیث شریف مین یون وارد
آیا ہی اوسکو پہنچتا ہے کہ حدیث پر عمل کرہی **الیضا** مولانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ
لا مذہبون پر بہت خفا ہوتی تہی اور لا مذہبون نی فلانی فلانی جگہہ بہت مار
کہائی اور فلان فلان شہر سی نکالی گئے اور مکہ معظمہ سے نکالی گئے اور سید
احمد صاحب نی ایک لا مذہبی کو اپنے قافلہ سے نکلوا دیا اور ہر جگہہ لا مذہبی
ذلیل ہی رہی **جواب** اگر لا مذہبون سی مراد وہ کہتے ہو حدیث پر عمل کرنیوالے تو ایسے شخصون پر مولانا ممدوح ہرگز خفا نہین ہوتی تہی بلکہ
مولانا مظفر حسین مرحوم سی سنا گیا ہے کہ ان لوگون سی مولانا اسحاق محبت رکہتے تہے البتہ بعضے مفرط نا فہم بیعلم کہ دعوی عمل حدیث کا کرکے
اور کتب فقہ اور فقہا کو سو ادب سے یاد کرتی الیسون پر ضرور خفا ہوتی ہو
اور جو کوئی حدیث کی مقابلہ مین فقہا کے قول کو لا دی ایسی شخص پر بہی مولانا

محمد اسحاق مرحوم خفا ہوتی ہتے مولانا مظہر حسین مرحوم نی نقل فرمایا کہ ایکدن
مینے ایک شخص سے کہا کہ حدیث مین ایسا آیا ہے اوسنی کہا ہم اوسپر عمل
نہین کرتے یا یون کہا کہ ہم نہین مانتے امام صاحب کا قول اسکے برخلاف ہے
مینے یہ ماجرا مولانا اسحاق صاحب کیخدمت مین گذارش کیا بغیر لیئے نام
اوس شخص کے مولانا صاحب نے فرمایا ایسا کلمہ بولنے والا کافر ہے آور بار کہنا
اور شہر سے نکالاجانا اور ذلیل ہونا اگر بسبب عمل حدیث کے نصیب ہوا تو وہ
زہی طالع زہی دولت زہی بخت مظلوم ہوئی اور ثواب پایا مظلوم
اور ذلیل ہونیسے بد مذہب ہونا ثابت نہین ہوتا حضرت امام بخاری اور
حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام احمد حنبل اور سوائی انکے اور بزرگان
دین نے ظالمون کے ہاتہ سی ایذائین پائین حضرت کی اہل بیت پر یزید
اور مروانیون کے ہاتہ سے کیا کیا ظلم ہوئی ظالم جب حجت شرعی سی بیدلیل
ہوجاتی مین تو اونکو ظلم اور نکالدینا ہی سوجہتا ہے فرمایا اللہ تعالی نی فما کان
جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوا آل لوط من قریتکم الآیۃ ایضاً قالوا انا تطیرنا
بکم لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم ایضاً وقال الذین کفروا لرسلہم
لنخرجنکم من ارضنا او لتعودن فی ملتنا الآیہ ایضاً وہموا باخراج الرسول
ایضاً وکاین من قریۃ ہی اشد قوۃ من قریتک التی اخرجتک اہلکناہم فلا
ناصر لہم اور مکہ معظمہ سے بعضے شخص بے تحقیق بہتہمت وہابیت نکالی گئی
ہتے لیکن محققین حضرات مکہ نے بعد تحقیق پہر اونکو طلب فرمایا چنانچہ مولوی
عبد اللطیف صاحب اور مولوی محمد صاحب سہارنپوری سلمہما اللہ تعالی
اونہین مین سی مین کہ اب تلک مکہ معظمہ مین موجود ہین اور شہر نکال دینا
بعضے وقت بلحاظ مصلحت بہی ہوتا ہے بدون قصور کے چنانچہ حضرت

ابو ذر رضہ کو حضرت عثمان رضی نے مدینہ منورہ سی نکلوا دیا تہا اور آخیر عمر تک حضرت
ابو ذر مدینہ منورہ سی باہر ہی رہی اور حضرت ابو ذر کی بزرگی کی قایل سب صحابہ تہے
اسیطرح احتمال ہے کہ حاکم ٹنک نے ان بزرگون کو اور سید احمد صاحب نے اور
شخص کو جسکو تم لا مذہبی کہتے ہو کسی مصلحت کیواسطے نکالدیا یا وہ شخص مفسد ہوگا
ایضا بعضے صاحب بڑی خفگی سے فرماتے ہین کہ یہ حدیث تم کو ملی کیا امام
صاحب کو نملی ہتی سو اسکا **جواب** ہم نہایت نرمی سی گذارش کرتے ہین
کہ ہو سکتا ہی کہ بعضے حدیثین امام صاحب کو یا کسی اور مجتہد کو نملین ہون یا
ملین ہون لیکن اونکے نزدیک صحیح نہوئی ہون یا یاد تہی ہون اور انکو
نقل صحیح ملی ہون جتنی اونسے حاصل کرلی اسمین کچہ حضرت امام کی شان
کم نہین ہوتی اور اگر یہی ہوتا کہ حضرات مجتہدین ہر حدیث پر حاوی ہوتے
ہین تو وہ حضرات یہ وصیت کیون کرتے کہ ہماری اقوال کو حدیث کی سامنے
چہوڑ دیجیو آپ ذرا غصہ کو موقوف کرکے اقوال محققین بزرگان دین پر کچہ
اونمین سے بیان ہو چکے ہین اور وصیت ائمہ اربعہ پر نظر فرماوین تا جواب
اسبات کا سمجہ مین آوے اور امام صاحب کی وقت مین کہ وہی زمانہ حضرت
سفیان اور اوزاعی وغیرہما کا تہا اتنی حدیثین مدون نہ تہی جتنی اونکی بعد
محدثون کو ملین جیسا کہ رسالہ انصاف اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین ہے
بیچ بیان حال اہل حدیث کی صد ۱۵۳ فاجتمع باہتمام اولئک من الاحادیث
والآثار مالم یجتمع لاحد قبلہم وتیسر لہم مالم یتیسر لاحد قبلہم انتہی اور اوسی مین ہے
وظہر علیہم احادیث کثیرۃ لم تظہر علی اہل الفتوی من قبل قال الشافعی لاحمد
انتم اعلم بالاخبار الصحیحۃ منا فاذا کان خبر صحیح فاعلمونی حتی اذہب الیہ
کوفیا کان او بصریا او شامیا حکاہ ابن الہمام وذلک لانہ کم من حدیث صحیح

لا یدریہ الا اہل بلدۃ خاصۃ کافراد الشامیین والعراقیین او اہل بیت کنسخۃ
برید عن ابی بردۃ عن ابی موسی ونسخۃ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
او کان الصحابی مقلاً خاملاً لم یحمل عنہ الا شرذمۃ قلیلون فمثل ہذہ الاحادیث
یغفل عنہا عامۃ اہل الفتوی اجتمعت عندہم آثار فقہاء کل بلد من الصحابۃ و
التابعین وکان الرجل فیما قبلہم لا یتمکن الا من جمع حدیث بلدہ واصحابہ
اور اوسی میں ہے وکان غایۃ سفیان ووکیع وامثالہما یجتہدون غایۃ الاجتہاد
فلا یتمکنون من الحدیث المرفوع المتصل الا من دون الف حدیث کما
ذکرہ ابو داؤد السجستانی فی رسالتہ الی اہل مکۃ وکان اہل ہذہ الطبقۃ
یروون اربعین الف حدیث فما یقرب منہ بل صح عن البخاری انہ اختصر
صحیحہ من ستۃ مائۃ الاف حدیث وعن ابی داؤد انہ اختصر سننہ من
خمسۃ الاف حدیث وجعل احمد مسندہ میزانا یعرف بہ حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فما وجد فیہ ولو بطریق واحد منہ فلا اصل والا فلا اصل
لہ الخ اور ترجمہ مشکوۃ شریف میں ہے کہ وقت تصنیف بخاری کی چھ لاکھ
حدیثیں امام بخاری کے پاس موجود تھی چنانچہ بیان ہو چکا اور تنویر العینین
تصنیف مولانا اسمعیل شہید میں ہے رب عالم وسیع الحفظ علیہ مسئلۃ یتفق
علیہا ویکون مشہورۃ قبلہ فان مالکا مع کونہ اعلم من الثوری جعل الشہید
بہ اقوال الفقہاء قد خفی علیہ وضع الید علی الاخری فی الصلوۃ وحکی
انہ حکم بالارسال مع انہ کان مشہورا فی القرن الاول واتفق علیہ اکثر
العلماء فی القرن الاخر بلکہ صحابہ کرام رضہ ملازمان خدمت حضرت
خیر الانام علیہ السلام کہ جنکا علم اور فضل سب مجتہدوں کے علم اور فضل سے برتر ہے؛
چنانچہ فرمایا شافعی رضہ نے ان الصحابۃ فوقنا فی کل علم واجتہاد وورع وعقل

وہی کل امر استمدرک ہے علم کتاب المیزان جس سے اوپر اونمین بھی خاص الخاص
چنانچہ حضرت ابن عمر رضہ کہ صحابی ابن صحابی اور فقیہ اجل ہین اور حضرت
ابو ہریرہ رضہ حافظ حدیث کہ بسبب کثرت روایت حدیث کے اونسی بی ادب
بزبان بخاری شریف کو دیوان ابو ہریرہ کہتے ہین اور حضرت ابن مسعود رضہ
کہ جنکا وسعت علم اور کثرت اجتہاد اور دوام صحبت ساتھہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے مدلل عالم جانتا ہے اور حضرت علی رضہ کہ دروازہ شہر علم کے اور حضرت
عمر رضہ کہ بعد حضرت کے نبی ہوتی تو وہ ہوتی اور حضرت صدیق اکبر کہ بالاتفاق
اون سب سے افضل ہین وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین ان حضرات کو بہی
بہت حدیثین نہین معلوم ہوتی تہین اوروں سے دریافت کرتے تھے +
فرمایا حضرت مرزا جانجاناں رحہ نے مکتوب ۲۱ مقامات مظہریہ مین ومخفی
نیست کہ ہیچ یکے از علمای امت جمیع احادیث را احاطہ نکردہ بہت بعضے از
انہا فوت شدہ وچرا فوت نشود کہ مثل خلفای راشدین کہ اعلم این امت
وملازم صحبت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بودند بعض احادیث از ایشان
نیز فوت شدہ ورسیدہ اند بعضے را ہر کہ معرفت نقل حدیث دارد اور [illegible]
مین ہے فقد کان ابو بکر الصدیق رضہ وعمر بن الخطاب رضہ خلیفتا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ووزیراہ وخیر الناس بعدہ فی حال یاتیہما یسالان عن الحکم
فلا یعرفان فیہ من السنۃ حتی یسأل الناس فیخبرا اور حجۃ اللہ البالغہ مین
ہے صہ ۱۴۵ کہ حضرت صدیق اکبر رضہ کسی قضیہ کا فیصلہ جبکہ اول قرآن
مین پہر حدیث مین نپاتی تو لوگون سی حضرت کی حدیث اوس امر مین طلب
کرتے پس اکثر کئی شخص جمع ہوکر اوس باب مین حضرت کی حدیث
بیان کرتے تو حضرت صدیق اکبر رضہ فرماتی الحمد للہ الذی جعل فینا من یحفظ

اور تنویر العینین میں ہے صـ ۲۹ فقد خفی علی الاجلة من الصحابة اشیاء
کثیرة قد خفی علی ابن مسعود الاخذ بالرکبة فی الرکوع وکان یطبق یدیہ علی الاول
وخالف الصحابة کلہم فی ذلک وخفی علی علی الفاحرمتہم امہات الاولاد
وعلی عمر تطہیر المتیمم من الجنابة ومثل ہذا کثیر اور حاشیہ صحیح بخاری میں ہے
صـ ۵۲۹ اور ۱۳ کہ قال فی المجمع کان یقرء والذکر والانثی حیث انزل
اولا کذلک ثم انزل وما خلق الذکر والانثی فلم یسمعہ ابن مسعود وابو الدرداء
وسمعہ سائر الناس واثبتوہ فہذا الظن بعبد اللہ ان المعوذتین لیستا من القرآن
اور رسالہ انصاف میں ہے ولذلک کان الشیخان ابوبکر وعمر رض اذا لم یکن
لہما علم فی المسئلة یسألان الناس عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اوسی میں ہے روایت نسائی وغیرہ سے ان ابن مسعود رض سئل عن
امرأة مات عنہا زوجہا ولم یفرض لہا فقال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقضی فی ذلک فاختلفوا علیہ شہرا والحوا فاجتہد برأیہ وقضی بان لہا مہر
نسائہا لا وکس ولا شطط وعلیہا العدة ولہا المیراث فقام معقل بن یسار
فشہد بانہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بمثل ذلک فی امرأة منہم ففرح بذلک ابن
مسعود فرحة لم یفرح مثلہا قط بعد الاسلام ف اس سے ظاہر ہے کہ جو احادیث
کہ بعض حضرات مجتہدین کو نہیں ملی یا ملیں لیکن صحیح نہیں ہوئیں اگر
ونکو بصحت نقل ملتیں تو مثل حضرت صدیق اکبر اور ابن مسعود کے بہ
نہایت ہی خوش ہوتی انپر اونکے مقلدون کو بھی حدیث کے ملنے پر
خوش ہونا اور عمل کرنا چاہیے نہ خفا ہونا اور اوسی رسالہ میں ہے
ان ابا ہریرة رض کان من مذہبہ انہ من اصبح جنبا فلا صوم لہ حتی اخبرتہ
بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف مذہبہ فرجع اور اوسی میں ہے

۱۳۶

روی الشیخان انہ کان من مذہب عمر بن الخطاب ان التیمم لا یجزی الجنب
الذی لا یجد الماء فروی عنده عمار انہ کان مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فی سفر فاصابتہ جنابۃ ولم یجد الماء فتمعک فی التراب فذکر ذلک
لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما
کان یکفیک ان تفعل ہکذا وضرب بیدیہ الارض فمسح بہما وجہہ ویدیہ فلم
یقبل عمر ولم ینہض عنده حجۃ لقادح خفی راٰہ فیہ (وہو عدم تذکرہ رضی اللہ عنہ
حین قال عمار کنت انت حاضرا فی تلک الواقعۃ) حتی استفاض الحدیث
فی الطبقۃ الثانیۃ من طرق کثیرۃ واضمحل القادح فاخذوا بہ اور اوسی مین
ہے اخرج مسلم ان ابن عمر کان یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسہن
فسمعت عائشۃ رضی اللہ عنہا بذلک فقالت یا عجبا لابن عمر ہذا یامر النساء ان
ینقضن رؤسہن افلا یامرہن ان یحلقوا رؤسہن لقد کنت اغتسل انا
ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وما ازید علی ان افرغ علی
راسی ثلاث افراغات آہ باوجود کثرت احادیث کے بیچ فضیلت نماز
ضحیٰ کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اس نماز کا مسنون
ہونا معلوم نہ تھا چنانچہ مشکوۃ شریف مین ہے صہ ۱۰۶ وعن مورق العجلی
قال قلت لابن عمر تصلے الضحی قال لا قلت فعمر قال لا قلت فابو بکر
قال لا قلت فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا اخالہ رواہ البخاری آہ اور
اوسکے حاشیہ مین نقل کیا شرح السنہ سے واما ما روی عن ابن عمر انہ
قال صلوۃ الضحی بدعۃ فمحمول علے ان صلوتہا فی المسجد والتظاہر بہا کما
یفعلون بدعۃ لان اصلہا ان تصلے فی البیوت او نقول ان ابن عمر لم
یبلغہ فعل النبی وامرہ بذلک او قال المواظبۃ بدعۃ اور اوسی مین ہے

١٤٠

روی عن ابی بکرۃ انہ رای ناسا یصلون الضحے فقال انہم یصلون صلوۃ ما صلاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر کوئی کہے کہ ابن عمر رضہ کو سنت ہونا اس نماز کا تو معلوم تہا لیکن اونہوں نے اس نماز پر مداومت اور محافظت کرنیکو یا اسکے مسجد مین پڑہنے کو بدعت کہا ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ محض احتمال ہے اور احتمال سے استدلال نہین ہو سکتا اذا تطرق به الاحتمال بطل الاستدلال اور اگر بالفرض یہ احتمال صحیح ہے تو وہ حدیثین کہ جنسے اس نماز پر مواظبت اور محافظت کرنا اور مسجد مین پڑہنا ثابت معلوم ہوتا ہے حضرت ابن عمر کو معلوم نہین بہر صورت حضرت ابن عمر کو نہونا علم بعضے حدیثون کا اور نہ قبول کرنا علما کا قول حضرت ابن عمر رضہ کو اس امر مین ثابت ہوا اور حدیثین مواظبت اور مسجد مین پڑہنے کی یہہ ہین مشکوۃ شریف مین صہ ۱۰۸ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی شفعۃ الضحے غفرت لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ ایضا عن معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتے یسبح رکعتی الضحے لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر رواہ ابوداود اور مظاہر حق مین ہے صہ ۵۵ ہیچ قول ملا علی حنفی رحمہ کے پس صواب یہ ہے کہ کہا جاوی کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علما اور مشایخ کا انتہے اور باوجود کثرت احادیث کے بیچ تعذیب میت کے بسبب رونی اہل اوسکے حضرت عایشہ رضہ فرماتی ہین لا واللہ ما حدث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان المیت یعذب ببکاء اہلہ الحدیث کذا فی المشکوۃ صہ ۱۴۴ الیس بہر صورت نہونا

١۴١

علم بعضے حدیثوں کا اصحاب کبار کو اور نہ قبول کرنا علما کا قول ونکیا ثابت ہوا پہر اگر وقت ملنے حدیث کے کسی مسئلہ مین قول حضرت ابو حنیفہ رح یا کسی اور مجتہد کا ساتہہ ایسے احتمالات مناسبہ کے ترک کیا جاوے تو کیا حرج ہے اور میزان الشعرانی مین ہے صفحہ ۶۷ واعتقادنا واعتقاد کل منصف فی الامام ابی حنیفة رضہ بقرینة ما ردیناه آنفا عنه من ذمه الرای والتبری منه ومن تقدیمه النص علی القیاس انه لو عاش حتی دونت احادیث الشریعة بعد رحیل الحفاظ فی جمعها من البلاد والثغور وظفر بها لاخذ بها وترک کل قیاس کان قاسه وکان القیاس قل فی مذهبه کما قل فی مذهب غیره بالنسبة الیه لکن لما کانت ادلة الشریعة متفرقة فی عصره مع التابعین وتابع التابعین فی المداین والقری والثغور کثر القیاس فی مذهبه بالنسبة الی غیره من الائمة ضرورة لعدم وجود النص فی تلک المسائل التی قاس فیها بخلاف غیره من الائمة فان الحفاظ کانوا قد رحلوا فی طلب الاحادیث وجمعها فی عصرهم من المداین والقری ودونوها فجاوبت احادیث الشریعة بعضها بعضا فهذا کان سبب کثرة القیاس فی مذهبه وقلته فی مذاهب غیره ویحتمل ان الذی اضاف الی الامام ابی حنیفة انه یقدم القیاس علی النص ظفر بذلک فی کلام مقلدیه الذین یلزمون العمل بما وجدوه عن امامهم من القیاس ویترکون الحدیث الذی صح بعد موت الامام فالامام معذور واتباعه غیر معذورین وقولهم ان امامنا لم یاخذ بهذا الحدیث لا ینهض حجة لاحتمال انه لم یظفر به او ظفر به لکن لم یصح عنده وقد تقدم قول الائمة کلهم اذا صح الحدیث فهو مذهبنا ولیس لاحد معه قیاس ولا حجة الا طاعة الله ورسوله بالتسلیم

انتہے وہذا الامر الذی ذکرناہ یقع فیہ کثیر من الناس فاذا وجدوا عن اصحاب
امام مسئلۃ جعلوا نا مذہبا لذلک الامام وہو تہور فان مذہب الامام حقیقۃ
ہو ما قالہ ولم یرجع عنہ الی ان مات لا ما فہمہ اصحابہ من کلامہ الخ اور فرمایا
ابو ہشام رحمہ نے حجۃ کتاب اصول کے وقد کانت العلماء فی الصدر الاول
معذورین فی ترک مالم یقفوا علیہ من الحدیث لکون الحدیث لم تکن حینئذ
فیما بینہم مدونۃ انما کانت تلقی من افواہ العلماء وہم یتفرقون فی البلدان
وقد زال ذلک العذر وللہ الحمد بجمع الاحادیث المجتمع بہا فی کتب بوبوا
وقسموا ہا وسہلوا الطریق الیہا وبینوا ضعف کثیر منہا وصحتہ وتکلموا فی
عدالۃ الرجال وجرح المجروح منہم وفی علل الاحادیث ولم یدعوا المستعمل
ما یتعلق بہ وفسروا القران وتکلموا فی غریبہا وفقہہا وکل ما یتعلق بہا فی تو
مصنفات عدیدۃ جلیلۃ وآلات متہیأۃ الخ اور رسالہ عمل بالحدیث
مین ہے ہر چند درین باب ثواب سعی ورسند وجمع برای متقدمین
اکثر ہست اما فضیلت زیادتی علم احادیث برای محدثین متاخرین
حاصل آمد مانند کسیکہ وارث گشت ترکہ پدر و مادر و خواہر و جد خود را
پس البتہ وارث در غنا و کثرت اموال زیادہ خواہد شد از مورثان اگرچہ
آن اموال جملہ از کسب کردہ ہمان مورثان است پس اکثر احادیث بانشرط
سند بموجب مقتضای وقت باکثر محدثین نرسیدند الخ اگر جبکہ تمنے
مسئلہ فقہ سے ساتہہ حدیث بخاری کے چہوڑ کر حدیث پر عمل کیا تو اوس
مسئلہ مین تمنے ابو حنیفہ کے تقلید چہوڑ کر بخاری کی تقلید کر ہی سو تقلید
بہر صورت باقی رہے پہر ابو حنیفہ کی تقلید مین کیا قباحت ہے جواب
اول تو ہر مسئلہ فقہ کا قول ابو حنیفہ کا نہین ہے چنانچہ بیان ہو چکا

اور تقلید کو برا کون کہتا ہے اور بخاری کی تقلید کر ہی ہیچ صحت نقل
الفاظ حدیث کے نیچ عمل کرنیکے مسئلہ پر اور بخاری کی تقلید صحت
حدیث مین ایسے ہے جیسے صاحب ہدایہ کی تقلید صحت قول مجتہد میں
بخاری سند حدیث کی پہنچاتا ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
تلک اور مصنف ہدایہ نقل کرتا ہے کتب تصنیف امام محمد سے اور جیسا
بخاری کی حدیث پر عمل کرنا اتباع ہے قول حضرت رسول صلعم کا ایسا ہی
ہدایہ کے مسئلہ پر عمل کرنا تقلید ہے قول اور قیاس حضرت ابو حنیفہ اور اونکے
شاگردون کی پہر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع مین کیا قباحت
ہی اور اگر یہہ کہو کہ ان حضرات کا قول ہی مستنبط حدیث ہی سے ہے تو
ہم کہینگے وہ قول اور قیاس مستنبط ہے حدیث سے اور یہہ خود حدیث
بعینہ موجود ہی اور نفس اور مستنبط مین اور موجود اور غیر موجود مین بڑا
فرق ہے سوال جب اصل ملے تو نقل کیا ہے یہان وہم و گمان کو
دخل کیا ہے ایضاً حدیث پر عمل کرنا اوس شخص کو پہنچتا ہے کہ صحاح
ستہ وغیرہ کتب حدیث پڑہا ہو اور ناسخ اور منسوخ اور قوی اور ضعیف
پہچانتا ہو جواب اگر یہی قاعدہ ٹہیک ہی تو فقہ پر عمل کرنا بہی اوسی
شخص کو پہنچتا ہے کہ مبسوط اور زیادات اور جامع صغیر اور جامع کبیر
اور سیر اور محیط وغیرہ کتب فقہ پڑہا ہو اور روایت فقہی مرجوح عنہ
اور غیر مرجوع اور قوی اور ضعیف اور راجح اور مرجوح کو بخوبی جانتا
اونکے کیا معنے کہ فقہ پر عمل کرنا مفتاح الجنۃ اور نجات المومنین ملا کنز المصلی
کے پڑہنے والیکو درست ہو اور حدیث پر عمل کرنا اوسیکو درست ہو کہ
سب کتب اصول حدیث پڑہا ہو فرمایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

بلغوا عنی ولو آیۃ ایک بزرگ نے ایک حدیث کی طلب مین آنی جانی کا مشو
منزل کا سفر اختیار کیا یعنے مدینہ منورہ سے دمشق کو گیا چنانچہ مشکوۃ شریف
کے کتاب العلم مین ہے ایضاً یعنے وقت رفع یدین اور آمین جہر وغیرہ
کی حدیث پر عمل کرنیسے فساد پیدا ہوتا ہے اور جاہل لوگ بداعتقاد ہوکر
اور مسائل ضروری بہی قبول نہین کرتے جواب ایسی امور مستحبات ہین
اگر ایسی موقع پر جہان بظن غالب فساد کا خوف ہو ایسی امور کو مصلحت
کیواسطے موقوف کہا جاوی تو مضائقہ نہین مولانا اسماعیل شہید مرحوم نے
بہی واسطے مصلحت کے چند مدت تک رفع یدین نہین کیا بلکہ حضرت رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے برعایت مصلحت وقت چہ نا تہہ زمین بیت اللہ
شریف کو عمارت کعبہ سی باہر کیا اور ابو ذر رضہ کو واسطے مخفی رکہنے اسلام کے
فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین ہی یا اباذر اکتم ہذا الامر وارجع الی بلدک فاذا بلغک
ظہورنا فاقبل لیکن وہ عاشق رسول اپنی نفس کو ضبط نکر سکا اور کہا والذی
بعثک بالحق لاصرخن بہا بین اظہرہم سو مصلحت اور موقع وقت کی رعایت
ضرور رکہنا چاہیی خصوص علماء اور واعظون کو اور فرمایا اللہ جلشانہ
نے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ اور نہایت کہا گیا ہے
کہ یکمن علم زادہ من عقل ہے باید سو علما کو ضرور ہے کہ وعظ وغیرہ
اوقات مین فرضون اور واجبون کو سنتون پر اور سنتون کو مستحباب
پر اور مسائل اتفاقی کو اختلافی پر مقدم رکہین اور اول ہی مسائل اختلافی
اور مستحباب مین مخلوق خدا کو تنگ نہ پکڑین یعنی جس بستی مین لوگ
شرک اور بدعت اور محرمات اور اخلاق ذمیمہ مین مبتلا اور بے نماز اور
مانع زکوۃ اور اور طرح طرح کے فاسق ہون ایسے مقام مین اول ان امور

عطیہ کو بیان کرنا چاہیے نہ اول ہی رقم عیدین وغیرہ مستحبات اور تحائف کو
اسکے یہہ مثال کہ جیسے ایک شخص ز سرتا پا برہنہ ہو تو اول اوسکو نصیحت
ڈھانکنے ستر غلیظہ کے کرنیکو مقدم رکہنا چاہیے نہ عمامہ اور شملہ کے لیکن
اتنا لحاظ ضرور چاہیے کہ مبادا نفس اور شیطان کی شرارت سے مداہنت
اور خلاف مصلحت کو مصلحت قرار دیا جاوے اور بڑی بڑی امور دین
اور واجبات کی ترک لازم آوے چنانچہ بعضے خبیث سگ دنیا کہتے ہیں
کہ بیوہ عورت کا نکاح کرنا اور بیٹیون کو میراث دینا اگرچہ امر مشروع اور
حکم خدا ہے لیکن بمقتضای شرافت قوم اور تکلیف تقسیم وغیرہ ضرور ترک ان
کے مصلحت یہی ہے کہ اس زمانہ مین ایسی امور کو رواج نہ دین منہ کالا ایسی
شخصون کا کہ مفسدہ کو مصلحت قرار دیکر شریعت کے احکام کو بدلتے ہین
اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعضے صاحب ایک امر کو مصلحت سمجھتے ہین لیکن
محققین مبصرین اکابر دین بسبب مخالف ہونے اوس امر کے ساتھ حکم اللہ
اور رسول کے اوسکو مصلحت نہین جانتے چنانچہ مولانا قطب الدین مرحوم
رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین مظاہر حق کے باب الاضحیہ مین کہ خلاصہ مضمون اسکا
یہہ ہے کہ مروان نے خطبہ کو مقدم کیا نماز پر واسطے اس مصلحت کی کہ مبادا
نماز کے بعد لوگ خطبہ کا انتظار نکرین حضرت ابو سعید خدری رضی تین بار
خدا کی قسم کے ساتھ مروان کے قول کو رد کیا اور جماعت مین شریک
نہوئی اور احیاء العلوم مین ہے کہ مروان نے واسطے خطبہ عید کی بسبب
کثرت آدمیون کے منبر احداث کیا ابو سعید رضی اس کام کو بدعت سمجھ کر
انکار کیا انتہی ملخصا اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہے کہ چہ وقایع سال
۱۱ کے ہجرت سی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید

کو واسطے حرب روم کے امیرِ لشکر کا کرکے پیر کے دن رخصت کیا اور اوسیدن
انتقال فرمایا بعد دفن حضرت کے خبر پہنچی کہ بعضے قبایل عرب کی مرتد
ہوئی بعضے صحابہ رضہ نے چاہا کہ جب تلک مرتدون کے قصہ سی فراغت
ہو کوچ کرنا اسامہ رضہ کا موقوف رہے واسطے اس مصلحت کے کہ مبادا لشکر
عظیم کے نکلجانیسے مرتد لوگ دلیر ہوکر مدینہ کو تباہ کرین حضرت ابو بکر صدیق رضہ
نی اس مصلحت کو پسند نکیا اور فرمایا کہ ہم اگر جانین کہ بسبب روانہ کرنے
لشکر اسامہ کے مدینہ مین ہمکو حیوانات درندہ پہاڑ کہا دینگی تو بہی
خلاف کرنا فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جایز نرکہون انتہے
اور بلال بن عبد اللہ بن عمر رضہ نے خدا جانی کیا مصلحت سمجھکر کہا تہا کہ ہم
عورتون کو مسجدون سی منع کرین کے جسپر حضرت عبد اللہ ابن عمر رضہ نی
اونکو بہت برا کہا اور تمام عمر اوسنے کلام نکیا چنانچہ مشکوۃ کے باب الجماعۃ
مین ہے عن بلال بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تمنعوا النساء حظوظھن من المساجد اذا استاذنکم فقال بلال
واللہ لنمنعھن فقال لہ عبد اللہ اقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
وتقول انت لنمنعھن وفی روایۃ عن سالم عن ابیہ قال فاقبل علیہ عبد اللہ
فسبہ سبا ما سمعتہ سبہ مثلہ وقال اخبرک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وتقول واللہ لنمنعھن رواہ مسلم وعن مجاہد عن عبد اللہ بن عمر ان النبی
صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعن رجل اہلہ ان یاتوا المساجد فقال ابن
لعبد اللہ بن عمر فانا نمنعھن فقال عبد اللہ احدثک عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتقول ہذا فما کلمہ عبد اللہ حتے مات رواہ احمد لیکن امور
مصلحتے اور پنچایتی وغیرہ مین استخارہ مسنون اور مشورہ علما ردینداربہ

دور اندیشی کا اور نفسانیت سے الگ در نیت بخیر ہونا اور استمداد دلی کرنا نہایت ہی ضرور ہے مبادا کہ مصداق اس آیۃ کریمہ کے ہو جاویں و زین لہم الشیطان اعمالہم اور ہر کسیکو بہائی رہنا چاہیے کہ حدیث نبوی کو ہر کسیکے قول اور فعل پر مقدم رکہیں اور جو کوئی کسی امر مسنون کو ادا کری اوسکو برا نجانیں اگرچہ انکے نزدیک اتیک اوس امر کا مسنون ہونا ثابت نہوا ہو اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا ٥ کیا تجہی کہوں حدیث کیا ہے ؛ وردانہ مرج مصطفا ہے ؛ صوفی فاضل حکیم دینی ؛ کرتے رہے ہے انکی خوشہ چینی بابا کی یہان سی کون لایا ؛ جسنے پایا یہین سی پایا ؛ بالفرض فلان تہا مرد کامل ؛ اوسنی تہا کیا کہان سی حاصل ؛ وہ بہی اسی در کا اک گدا تہا ؛ گو غوث و امام و مقتدا تہا ؛ جب اصل ملی تو نقل کیا ہے ؛ یہان وہم وگمان کو دخل کیا ہے ؛ اب زیادہ نکر تو تجہنے کل کل ؛ خورشید کے آگے کیا ہے مشعل ؛ ملفوظ بہت ہین تو نہ دیکہیے ؛ ملفوظ محمدی کو اب لی ؛ مسئلہ چار مذہب مشہورہ کے سوای کسی اور امام اہل سنت کے قول پر عمل جائز ہے یا نہیں جواب اگر روایت بنقل صحیح ملے تو جائز ہے ف امام مجتہد جو ہوئی مین ائمہ اربعہ سے پہلے اور اونکے ہمعصر ہیں اور اونکی بعد بہی لیکن کسیکے مذہب کی روایتین بنقل صحیح محفوظ نہین ہین مگر شاذ و نادر اسواسطے بعضے علما سوای ان چارون کی اورکی تقلید بہی منع کرتے ہین یہانتک کہ بعضون نے یون لکہ دیا ہے ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فہو من اہل النار اور تنویر الحق مین اشباہ اور تحریر سے اسکا مرہونہ

سلہ امر و لفظی ... انکے نزدیک ... ۱۴۸ ... یہین سی ... ذی ...

ع نقل کیا ہے اور تفسیر مظہری مین ہی ولم یبق فی فروع المسائل
ہذہ المذاہب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول
ت کلہم الخ لیکن بموجب قاعدہ اصول کی اجماع کی واسطے بسیط ہو
رکب شرط ہے اتفاق مجتہدین کا بیچ زمانہ واحد کی اور یہہ چارون
رات سب کی سب ایک وقت مین نہین ہوئی تو شاید اجماع سے
و اتفاق ایک جماعت علما کا چنانچہ شرح مسلم مین ہے بل الذی
ن مختارا عند احد ویکون الجماعۃ متفقین علیہ یقال اجمع المحققون علی
الشئی کذا فی صیانۃ الاناس اور معیار مین تنقیح سے نقل کیا ہے الرکن
ث الاجماع وہو اتفاق المجتہدین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی
ر علی حکم شرعی ہے اور مسلم وغیرہ مین ہے اذا لم یتجاوز اہل العصر
ین فی مسئلۃ لم یجز احداث ثالث وخصہ بعض الحنفیۃ بالصحابۃ و
و عند طائفۃ مطلقا الخ شرح تحریر تصنیف بحر العلوم مین ہے واما المجتہد
ین اتبعوہم باحسان فکلہم سواء فی صلوح التقلید بہم فان وصل فتوی
یان بن عیینۃ او مالک بن دینار یجوز الاخذ بہ کما یجوز الاخذ بفتوی
ۃ الاربعۃ الا انہ لم یبق عن الائمۃ الآخرین نقل صحیح الا اقل القلیل و
نع من منع من التقلید ایاہم فان وجد نقل صحیح منہم فی مسئلۃ فالعمل
لعمل بفتوی الائمۃ الاربعۃ سواء اور ایسا ہی مضمون ہے شرح مسلم
ر بامولانا نور الدین لکھنوی نے شرح مسلم مین علی ان بعض المتعصبین
وا ختم الاجتہاد المطلق علی الائمۃ الاربعۃ ولم یوجد مجتہد مطلق بعدہم
الاجتہاد فی المذہب اختتم علی العلامۃ النسفی صاحب الکنز ولم یوجد
د فی المذہب بعدہ وہذا غلط رجم بالغیب فان سئل من این علمتم ہذا

149

لا یقدرون علی ایراد دلیل اصلا ثم ہو اخبار بالغیب وتحکم علی قدرۃ

فمن این یحصل علم ان لا یوجد الی یوم القیامۃ احد یتفضل اللہ علیہ

مقام الاجتہاد فاجتنب عن مثل ہذہ التعصبات انتہی اور الیہ

فرمایا بحر العلوم نے شرح مسلم میں اور یہ جو فرمایا او ںکے حق

جواب مجتہد کا ہونا جائز نہیں رکھتے اشتو بغیر علم فضلوا واضلوا

ان ہذا اخبار بالغیب فی خمس لا یعلمہن الا اللہ انتہے مختصرا کذا فی

قال السیوطی فی رسالتہ نقل الزرکشی عن الشافعی انہ نہی عن تقلیدہ

تقلید غیرہ ولا شک انہ لا یمکن نہی الخلق باسرہم عن التقلید

یجوز لہم التقلید بالاجماع وانما نہی الشافعی ان یطبق اہل العصر کلہم

لان فیہ تعطیل فرض من فروض الکفایات وہو الاجتہاد وتحث

لیکون فی کل عصر من یقوم بہذہ الفرض الخ اور فرمایا

نے بیچ کتاب اصول کے وقد حرم الفقہاء فی زماننا النظر فی کتب

والآثار والبحث فی فقہہا ومعانیہا وہذا لعتہ الکتب الفقہیۃ

فی شروحہا وغیرہا بل قنعوا زمانہم وعمرہم فی النظر فی اقوال

متاخری الفقہاء وترکوا النظر فی نصوص نبیہم المعصوم من الخطاء

علیہ وسلم وآثار الصحابۃ الذین شہدوا الوحی وعاینوا المصطفی صلی

علیہ وسلم وفہموا اقاویل الشریعۃ فلا جرم حرم ہولاء رتبۃ الاجتہاد

مقلدین علی الآباء وقد کانت العلماء فی الصدر الاول معذورین

ترک ما لم یقفوا علیہ من الحدیث لکون الحدیث لم تکن حینئذ فیما

انما کانت تلتقی من افواہ العلماء وہم متفرقون بالبلدان وقد زال

العذر وللہ الحمد بجمع الاحادیث المجتمع بہا فی کتب دونوہا وقسموہا۔

وبينوا ضعف كثير منها وصحته وتكلموا في عدالة الرجال وجرح المجروح منهم و
علل الاحاديث ولم يدعوا المستعمل مما يتعلق به وفسروا القرآن وتكلموا
اعرابهما وفقهها وكل ما يتعلق بهما في مصنفات عديدة جليلة والامهات
في طلب صادق وذكاء وفطانة وكذا اللغة وصناعة العربية بكل
قد حرره اهله وحققوه فالتوصل الى الاجتهاد بعد التحبر والنظر
في الكتب المتجارة اذا رزق الانسان الحفظ والفهم ومعرفة اللسان
منه قبل ذلك الخ كذا في الرسالة المدراسية اور ضيائت الانام
ہے منقول مسلم اور شرح مسلم سے قال الامام يعني امام الحرمين اجمع
المحققون على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة بل يجب عليهم اتباع
الذين سبروا وبوبوا وجمعوا وفرقوا وعللوا وعليه ابتنى ابن الصلاح
التقليد غير الاربعة وفيه ما فيه في الحاشية قال القرافي انعقد الاجماع
من اسلم فله ان يقلد من شاء من العلماء من غير حجر واجمع الصحابة
من استفتى ابابكر وعمر اميري المومنين فله ان يستفتي ابا هريرة
ومعاذ بن جبل وغيرهما ويعمل بقولهم من غير نكير فمن ادعى برفع هذين الاجماعين فعليه
البيان انتهى فقد بطل بهذين الاجماعين قول الامام وقوله اجمع
المحققون لا يفهم منه الاجماع الذي هو الحجة حتى يقال يلزم تعارض الاجماعين فعليه
الذي يكون مختارا عند احد ويكون جماعة متفقين عليه يقال اجمع المحققون
كذا ثم في كلامه خلل آخر وهو ان التبويب لا دخل له في التقليد وكذا
التفصيل فان المقلد ان فهم مراد الصحابي رض مثل هو الاسائل عن مجتهد
فاهم وبطل بهذا قول ابن الصلاح ايضا ثم فيه خلل آخر اذا المجتهدون
يدون ايضا بوبوا جدهم مثل الائمة الاربعة وانكار هذا مكابرة وسو

١٥١

اورب بل الحق انہ انما منع من منع   من تقلید حیرتہم لانہ لم یبق روایۃ

مذہبہم محفوظۃ تھے لو وجد روایۃ صحیحۃ من مجتہد آخر یجوز العمل بہا الخ

مختصراً وعن ابن مسعود رض قال من کان مستناً فلیستن بمن قد مات فان

الحی لا یومن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا

افضل ہذہ الامۃ ابرہا قلوباً واعمقہا علماً واقلہا تکلفاً اختارہم اللہ لصحبۃ

نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم علی آثارہم وتمسکوا بما

استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم رواہ رزین

اور فرمایا حضرت نے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور

میں ہے ص ۲۳ وہذا الحدیث وان کان فیہ مقال عند المحدثین فہو صحیح عند

اہل الکشف اور فرمایا خذوا النصف العلم من ہذہ الحمیراء یعنی اقتدوا بالذین

من بعدی ابی بکر و عمر یعنی انا مدینۃ العلم و علی بابہا یعنی علیکم بسنتی

وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی الحدیث اور مظاہر حق

ترجمہ مشکوۃ میں ہے ص ۹۴۰ بیچ بیان فضیلت صحابہ کرام رض کے

بہت کامل تھے علم میں یعنے تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قراءت اور

فرائض اور تصوف خوب رکھتے تھے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالی

نے عطا فرمایا تھا کہ اور ونکو ویسا حاصل ہونا مشکل ہے اور میزان میں ہے

ص ۲۲ قول حضرت شافعی رح کا والصحابۃ فوقنا فی کل علم واجتہاد

وورع وعقل وفی کل امر استدرک بہ علم او مظاہر حق میں ہے کہ

اور قول صحابی کا حجت ہے ہماری لیے اور واجب ہے تقلید کرنا اسکا

مسئلہ ۱۲ بعضے لوگ حضرت ابو حنیفہ رح کو کم علم اور بے سمجھ جانتے ہیں

اور بے ادبی سی یاد کرتے ہیں جواب ایسے لوگ خود جاہل اور بے

۱۵۲

اور فاسق ہین سباب المومن فسوق وقتالہ کفر قسمت حضرت امام ابوحنیفہ رض
وہ شخص ہین کہ جنکی بزرگی اور علم اور فضل جمہور اہل سنت مین متفق علیہ
ہی ~~ابن حجر~~ شافعی نی ایک کتاب اونکی مناقب مین تصنیف کی ہی
جسکا نام ہی قلائد العقیان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان اور فرمایا امام شافعی رض
نی الناس کلہم فی الفقہ عیال ابی حنیفۃ رض کذا فی المیزان اور اوسی مین
ہی صـــ ۶۸ قول حضرت شقیق بلخی کا کان الامام ابوحنیفۃ من اورع
الناس واعلم الناس واعبد الناس واکرم الناس واکثرہم احتیاطًا
فی الدین وابعدہم عن القول بالرای فی دین اللہ عزوجل الخ اور
اوسی مین ہے قول ابراہیم ابن عکرمہ مخزومی کا ما رأیت فی عصری
کلہ عالما اورع ولا ازہد ولا اعبد ولا اعلم من الامام ابی حنیفۃ رض ایضًا قول
عبداللہ ابن مبارک کا دخلت الکوفۃ فسالت علماءہا فقلت من
اعلم الناس فی بلادکم فقالوا کلہم الامام ابوحنیفۃ فقلت لہم من اورع
الناس فقالوا کلہم الامام ابوحنیفۃ فقلت لہم من ازہد الناس فقالوا
کلہم الامام ابوحنیفۃ فقلت لہم من اعبد الناس واکثرہم اشتغالا بالعلم
فقالوا کلہم الامام ابوحنیفۃ فما سالتہم عن خلق من اخلاق الحسنۃ الا وقالوا
کلہم لانعلم احدًا تخلق بذلک غیر الامام ابی حنیفۃ رح ایضًا صـــ ۶۳ فاذا علمتم تبریہ
من کل رای یخالف ظاہر الشریعۃ الامام الاعظم ابوحنیفۃ النعمان
بن ثابت رض خلاف ما یضیفہ الیہ بعض المتعصبین ویا فضیحتہ یوم القیامۃ
من الامام اذا وقع الوجہ فی الوجہ فان من کان فی قلبہ نور لا یتجرو
ان یذکر احدا من الائمۃ بسوء واین المقام من المقام اذا الائمۃ کالنجوم
فی السماء وغیرہم کاہل الارض الذین لا یعرفون من النجوم الا خیالا علی الماء

مسئلہ ۱۲ حضرات محدثین جیسے امام بخاری رح وغیرہ اور ائمہ مجتہدین
جیسے حضرت ابو حنیفہ رض اور اونکی تابعین جیسے مجتہد فی المذہب
اور مصنفان کتب دین جیسے مصنف مشکوۃ شریف اور صاحب ہدایہ
اور قسطلانی وغیرہم کیسے شخص ہتے اور جو کوئی ان بزرگون کو بدی
اور سب اور طعن سے یاد کرے وہ کیسا جواب یہ حضرات علے
حسب المراتب حافظ دین مبین کے اور مصداق اس آیت کی ہین
انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون جزاہم اللہ خیر الجزا عنا وعن سائر
المسلمین اور اونکو بدی اور سب سے یاد کرنیوالا گمراہ اور جہوٹا اور فاسق
اور واجب التعزیر ہے مگر معصوم ہر قوم مین نہ اعتقاد کرے تا سئلہ
فرمایا حضرت امام محمد غزالی رح لی بیچ احیاء العلوم کی الفقہاء الذین ہم
زعماء الفقہ وقادۃ الخلق یعنی اکثر الذین کثر اتباعہم فی المذاہب خمستہ
الشافعی ومالک وابو حنیفۃ واحمد بن حنبل وسفیان الثوری رحمہم اللہ
تعالی وکل واحد منہم کان زاہدا وعابدا وعالما بعلوم الآخرۃ وفقیہا فی
مصالح الخلق فی الدنیا ومریدا بالفقہ وجہ اللہ تعالی الخ اور میزان کے
خطبہ مین ہے ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربہم فی کل حین وآوان
وکما لا یجوز لنا الطعن فیما جاءت بہ الانبیاء مع اختلاف شرائعہم فکذلک
لا یجوز لنا الطعن فیما استنبط الائمۃ المجتہدون بطریق الاجتہاد والاحسان
ایضا صـ ۲۲ وقد تقدم ان اللہ تعالی لما من علی بالاطلاع علی عین
الشریعۃ رایت المذاہب کلہا متصلۃ بہا ایضا صـ ۳۳ فالحمد للہ الذی
جعلنا ممن یوجہ کلام جمیع علماء الشریعۃ ولا یرد من اقوالہم شیئا
لشہودنا اتصال اقوالہم کلہا بعین الشریعۃ ویؤیدنا حدیث اصحابی کالنجوم

۱۵۴

ایضاً ومعلوم ان المجتہدین علی درجۃ الصحابۃ سلکوا فلا تجد مجتہدا الا وسلسلۃ متصلۃ لصحابی قال بقولہ او بجماعۃ منہم ایضاً قول شیخ الاسلام زکریا رحمہ اللہ ایاکم ان تبادروا الی الانکار علی قول مجتہد او تخطیتہ الا بعد احاطتکم بادلۃ الشریعۃ کلہا ومعرفتکم بجمیع لغات العرب التی احتوت علیہا الشریعۃ ومعرفتکم بمعانیہا وطرقہا ایضاً صـــــ ۳ اعلم ان مما یوید ہذہ المیزان ما اجمع علیہ اہل الکشف وصرح بہ الشیخ محی الدین فی الکلام علی مسح الخف من الفتوحات فقال لا ینبغی لاحد قط ان تخطی مجتہدا او یطعن فی کلامہ لان الشرع الذی ہو حکم اللہ تعالی قد قرر حکم المجتہد فصار شرعا للہ تعالی بتقریر اللہ تعالی ایاہ قال وہذہ مسئلۃ تقع فی خطورہا کثیر من اصحاب المذاہب لعدم استحضارہم ما نبہنا ہم علیہ مع کونہم عالمین بہ فکل من خطاء مجتہدا بعینہ فکانہ خطاء الشارع فیما قررہ حکما انتہی ف مجتہد کی قول کو برخلاف حدیث صحیح کی پاکر ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا یا بطور مناظرہ اور تحقیق کے بہ نیت خالص بے تعصب خطا اور صواب مین گفتگو کرنا اور چیز ہے اور مجتہد کی خطا پکڑنا اور اوسکے قول مین نقصان نکالنا اور طعن اور غیبت کرنا اور چیز ہی اوس امر مین اور اس امر مین بڑا فرق ہی وہ عبادت ہی اور یہ معصیت واللہ اعلم ایضاً قول بعض اہل کشف کا فیحشر علماء ہذہ الامۃ حفاظ ادلۃ الشریعۃ المطہرۃ العارفون بمعانیہا فی صفوف الانبیاء والرسل لا فی صفوف الامم الخ ایضاً وکل عالم لہ درجۃ الاستاذیۃ فی علوم الاحکام والاحوال والمقامات الی اختتام الدنیا بخروج المہدی علیہ السلام ایضاً صـــــ ۴ وکان احمد بن شریح

يقول اہل الحديث اعظم درجة من الفقهاء لاعتنائهم بضبط الاصول
انتہے ايضاً — ۵ ۔ قول امام شافعی رضہ کا اہل الحديث فی كل زمان
كالصحابة فی زمانهم ايضاً اذا رايت صاحب الحديث فكانی رايت
احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علامات قیامت
میں حدیث شریف میں آیا ہے ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا کذا فی
المشکوۃ ای یشتغل الخلف بالطعن فی السلف الصالحین والائمۃ
المہدیین ۱۲ اشعۃ ف ان بزرگون کو اللہ تعالی دوہرا ثواب دیگا
ایک اونکے اعمال کا دوسری طعن اور سب اور غیبت کرنیوالون
کے اعمال کا اللہ تعالی تحسین فرماتا ہے اون پچھلون کی جو اگلے
پہلون کی دعا کرین اور ایمان والون کی طرف سی کینہ رکھنی کو
برا جانین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا
تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم معاذ رضہ کو
حضرت نی بہت سی نصیحتین فرماکر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو ان
سب کی جڑ معاذ نی عرض کیا کیون نہین بتلائیے ای نبی اللہ کے
آپنی اپنی زبان مبارک کو پکڑکر فرمایا کف علیک ہذا معاذ نی عرض کیا
ای نبی اللہ کے کیا ہم زبانون کی بولیون پر بھی پکڑے جاوینگے
آپ نی فرمایا ثکلتک امک یا معاذ وہل یکب الناس فی النار علی
وجوہہم او علی مناخرہم الا حصائد السنتہم کذا فی المشکوۃ فی کتاب الایمان
مسئلہ بعضے شخص کہتے ہین کہ مولوی سید نذیر حسین صاحب مین
اور مولوی قطب الدین خانصاحب مین بسبب اختلاف بعضی مسائل تقلید کے
بغض اور عداوت ہے یہ بات کسطرح سے **جواب** مسائل مین اختلاف ہونا

موجب بغض اور عداوت کا نہین ہوتا صحابہ کرام رضہ اور تابعین رضہ
اور حضرات مجتہدین رضہ اور بعد اونکے اور علماء دین مین بہت مسائل مین
اختلاف ہے بغض اور عداوت ہرگز نتہا اور خود حضرت ابو حنیفہ رضہ
اور اونکے شاگردون مین بہت مسائل مین اختلاف ہے بغض
اور عداوت کو دخل نہین اور اس عاجز کو ہرگز کسی مسلمان کی ساتھ
بغض اور عداوت نہین ہے چہ جای کہ مصدر حسنات جامع الخیرات
جناب مولوی قطب الدین خانصاحب سی ہو سلمہ اللہ تعالی البتہ بعض
مسائل مین اختلاف ہی اور اس اختلاف مین اونکو مخطی جانتا ہون
نہ معاذ اللہ فاسق اور مبتدع اور از انجملہ ایک یہ مسئلہ بھی ہی کہ وہ تراویح
تقلید مین ایک مجتہد کو اپنے ذہن مین واجب ٹھیرایا اور مقرر کیا ہی
اور میری نزدیک اس امر کی وجوب پر کوئی دلیل شرعی قائم نہین
ہی کذا فی القول السدید و مسلم الثبوت و التحریر و فتح القدیر وغیرہ
ف باوجود اختلاف مسائل کے صحابہ کرام رضہ ایک دوسرے کے
خیرخواہ تھی غیبت نکرتی تھی عداوت اور بغض نرکھتی تھی اگر کبھی
کسی حضرت کو بسبب بشریت کی کچھہ غصہ آجاتا جلد فرو ہوجاتا اور
دل اونکی صاف تھی اللہ جلشانہ اونکی آپس کی محبت اور دوستی
کی گواہی دیتا ہی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء
بینہم الایۃ رحماء صیغہ صفت کا ہی دلالت کرتا ہے اوپر دوام اور ثبوت
کے اور حضرات مجتہدین کے باہم محبت اور خیرخواہی کا ذکر تفصیل
پہلی ہوچکا جو کام کہ بالاتفاق حرام ہے وہ حضرات کیونکر اوسکے
مرتکب ہوتی بغض و عداوت کی مذمت جابجا شریعت مین موجود ہے

اور بغض لله جو حدیث شریف مین وارد ہی برحق ہی لیکن اگر کسی
فاسق اور مبتدع سی بسبب فسق اور بدعت اوسکی بغض رکہی تو چاہیی
کہ بسبب اوسکی ایمان کے محبت بہی رکہی اور اگر جانی کہ نرمی اور
خلق کی ساتہہ سمجہانی سی سمجہ جانی کی امید ہے تو اظہار بغض نکری
؎ وقتی ملاطفت گو و مدارا و مردمی ٭ باشد کہ در کمند قبول آوری
دلی ٭ اور اگر دیکہی کہ نرمی اور خلق کام نہین کرتا تو اظہار غصہ
اور ترک ملاقات کری ؎ وقتی بقہر گوی کہ صد کوزۂ نبات ٭
گہ گہ چنان بکار نیاید کہ حنظلی ٭ لیکن دل سی اوسکا خیرخواہ اور
اوسکی حق مین دعا ہدایت کی کرتا رہے اور خیال کری کہ اس شخص
مین یہ عیب ہے مجہ مین اور بہت عیب ہین اور اپنی آپ کو اوس سے
بہتر نہ یقین کری شاید الله اوسکو توبہ نصیب کری اور میا اوس گناہ
مین مبتلا ہو جاوی اور خدا جانی خاتمہ بالخیر ہو یا نہو اس بات سی
بہت ہی ڈرتی رہنا چاہیی غرض بہر صورت ایک کو دوسری کا خیرخواہ
ہونا چاہیی اور بغض تو وہ بلا ہی کہ جس سی بہت گناہ اور کمینے
کے کام پیدا ہوتی ہین جیسی حسد اور شماتت اور ترک ملاقات
اور ترک سلام و مصافحہ اور ترک قبول دعوت اور تحقیر مسلمان
اور جہوٹ اور غیبت اور عیب گیری اور پردہ دری اور استہزا اور
ایذا رسانی اور قطع رحمی اور حق تلفی اور ترش روئی کج خلقی
اور بدگوئی اور ترک حاجت اور ترک امداد اور ترک دعا اور ترک
مروت و مواسات اور ترک عفو اور ترک محبت انتہی کذا فی احیاء
العلوم اور صحیح بخاری اور مسلم مین ہے کہ فرمایا جناب رسول الله صلی الله

علیہ وسلم نے ترى المؤمنين فى تراحمهم وتوادّهم وتعاطفهم كمثل الجسد
اذا اشتكى عضوا تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى ايضًا المؤمن للمؤمن
كالبنيان يشد بعضه بعضًا ثم شبك بين اصابعه ايضًا المسلم اخو المسلم
لا يظلمه ولا يسلمه ومن كان فى حاجة اخيه كان الله فى حاجته ومن
فرّج عن مسلم كربة فرّج الله عنه كربة من كرب يوم القيامة اور
صحيح مسلم میں ہے المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره التقوى
ہاہنا ويشير الى صدره ثلاث مرار بحسب امرء من الشر ان يحقر اخاه
المسلم كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه ايضًا والذى نفسى
بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه ايضًا والله لا يؤمن
والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذى لا يأمن
جاره بوائقه اور شعب الايمان میں ہے المؤمن مألف ولا خير فيمن
لا يألف ولا يؤلف ايضًا من قضى لاحد من امتى حاجة يريد ان يسره
بها فقد سرّنى ومن سرّنى فقد سرّ الله ومن سرّ الله ادخله الجنة ايضًا
الخلق عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الى عياله اور صحیحین
میں ہے الرحم شجنة من الرحمن فقال الله من وصلك وصلته
ومن قطعك قطعته لا يدخل الجنة قاطع ايضًا لا يحل للرجل ان يهجر
اخاه فوق ثلاث ليال الحديث ايضًا اياكم والظن فان الظن اكذب
الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا
وكونوا عباد الله اخوانا وفى رواية ولا تنافسوا اور مسلم میں ہے
يفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك
بالله شيئًا الا رجل كانت بينه وبين اخيه شحناء فيقال انظروا هذين

حتی یصطلحا ایضا لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا
وینمی خیرا ای یبلغه مالم یسمعه منهما من الخیر آور احمد اور ابوداؤد نے
نقل کیا لا یحل لمسلم ان یہجر اخاه فوق ثلاث فمن ہجر فوق ثلاث
فمات دخل النار اور ابوداؤد اور ترمذی نے الا اخبرکم بافضل
من درجة الصیام والصدقة والصلوة قلنا بلی یا رسول اللہ قال صلاح
ذات البین وفساد ذات البین ہی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن
تحلق الدین آور ترمذی نے نقل کیا ملعون من ضار مومنا او مکر به
ایضا صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فنادی بصوت رفیع
یا معشر من اسلم بلسانه ولم یفض الایمان فی قلبه لا تؤذوا المسلمین ولا
تعیروهم ولا تتبعوا عوراتهم فانه من تتبع عورة اخیه المسلم تتبع اللہ
عورته ومن تتبع اللہ عورته یفضحه ولو فی جوف رحله آور ابوداؤد
نے نقل کیا لما عرج بی ربی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس یخمشون
وجوههم وصدورهم فقلت من هولاء یا جبرئیل فقال هولاء الذین
یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضهم ایضا حسن الظن من حسن
العبادة انتہی کذا فی المشکوة آور رسالہ حقوق الاسلام میں ہے
ایک حدیث کی اخیر میں ختم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم فان اللہ یصلح بین المومنین یوم القیامة
رواه الحاکم والبیہقی اور اوسی میں ہی بنا بر اخوۃ اسلامی ملائکہ
برای مومنان استغفار میکنند حق تعالی میفرماید الذین یحملون العرش
ومن حوله یسبحون بحمد ربهم ویؤمنون به ویستغفرون للذین امنوا
الآیہ انتہی اور اللہ تعالی اپنے حبیب مقبول کو مسلمانوں کی خاطر داری

ارشاد فرماتا ہی واخفض جناحک للمومنین ایضاً واذا جاءک الذین
یومنون بآیاتنا فقل سلام علیکم الآیۃ اور فرمایا ہی اللہ ولی الذین
آمنوا الآیۃ اور حضرت موسیٰ اور ہارون کو فرمایا جب کہ فرعون کی
پاس بہیجا فقولا لہ قولا لینا الآیۃ جب کہ فرعون جیسی کافر کے ساتھ
نرم کلامی کا حکم فرمایا تو مسلمانون کی ساتھ تو نرم کلامی نہایت ہی
مستحسن ہوئی اور صحیحین مین ہے حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام
وعیادۃ المریض واتباع الجنائز وتشمیت العاطس اور کینہ کی حاکم لیتی
یہ ساری حق تلف ہوتی ہین اور صحیح مسلم مین ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ
قیامت کے دن فرماویگا یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف
اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض
فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک
فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت
انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک
عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک
وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو
سقیتہ وجدت ذلک عندی ف اللہ تعالیٰ کی نزدیک ایمان والوں
کی کسقدر عزت ہے کہ مسلمان کی بیمار ہونیکو اپنا بیمار ہونا اور اوسکی
بیمار پرسی کو جانا اپنی ملاقات کا ثواب فرمایا اور اوسکی کہلانی اور
پلانی کو اپنا کہلانا اور پلانا فرمایا وای ہماری حال پر کہ ہم مسلمانونکو
ذلیل اور خوار کرین اور اوسکی فرشتی مسلمانون پر درود بہیجین چنانچہ
فرمایا ہو الذی یصلی علیکم وملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور اور

ہم مسلمانوں پر تیرا ہچین انشفنز امد النفیم آور فرمایا اللہ تعالی نی دنہ
العزۃ و لرسولہ وللمؤمنین الآیۃ بعضے صاحب یہ گمان کرتی ہین کہ یہ
عداوت باری لوگون سی پسندیدہ ہی اور حدیث شریف مین آیاہے
کہ حب اور بغض جو اللہ کیواسطے ہو کمال ایمان کا ہی سوا سکا جواب
یہ ہے کہ یہ بغض ہرگز نہ نہین ہو سکتا کہ ایک شخص ایک امر کو سنت
جانکر ادا کری یعنی رفع یدین کرنا یا نکرنا اور آمین پکارکر کہنا یا آہستہ
اور تراویح آٹھہ رکعت یا بیس رکعت یا کوئی اور ایسا کام اوسکی
گمان مین اوس امر کہ سنت ہونا ثابت ہو یا ایک شخص کے نزدیک
اہی ایک امر کا مسنون ہونا ثابت نہین ہوا وہ شخص اوس کام کو
ادا نکری اور تم اوس شخص کے ادا کرنی کو اور اس شخص کی ناادا
کرنی کو صرف بسبب مخالف ہونی تہاری سمجہ کے برا سمجہکر اون
شخصون سی دشمنی رکہو البتہ صدہا مسائل مین صحابہ کرام رض اور حضرات
مجتہدین مین آپسکے اختلاف تہا او نہین ہرگز بغض اور بیر نتہا چنانچہ
کچہہ اوپر ہین سی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی دنیا مین بے نماز ظالم
رشوت خوار زناکار اور سنت نبوی کی شانیوالی اور طرح طرح کی
ایسی کبیرہ گناہ ہونگی مرتکب ہین کہ بالاتفاق حرام ہین اونہی
بغض للہ کرو لیکین دل سی اون کی بہی خیرخواہ اور دعاگو رہو اور
حدیث شریف مین ہے لا تدخلون الجنۃ حتی تومنوا ولا تؤمنون
حتی تحابوا اولا ادلکم اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم رواہ مسلم
اور احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نی نقل کیا اولی الناس باللہ
من بدء بالسلام آور صحیحین ہین ہے من لا یرحم لا یرحم وایضاً فیہ

مر رجل بغصن شجرة علی ظهر طریق فقال لانحین هذا عن طریق المسلمین
لا یوذیهم فادخل الجنة اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجه نے نقل کیا
ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا اور انس رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی
ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل یا بنی وذلک من سنتی ومن احب
سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة رواه الترمذی ابو برزه رض
روایت کرتے ہیں قلت یا نبی الله علمنی شیئا انتفع به قال اعزل
الاذی عن طریق المسلمین رواه مسلم انتہے کذا فی المشکوة مسئلہ
جس مسئلہ میں ایسے علمار دیندار میں اختلاف ہو تو ہم لوگ کسکے
قول پر عمل کریں ہم لوگ سخت مصیبت میں آ گئے کوئی عالم کچھ کہتا ہے
اور کوئی کچھ اب ہم کسکے قول کو حق اور کسکو خطا پر جانیں جواب
یہ مصیبت تم لوگوں نے اپنی غلط فہمی سے ٹھیرا رکھی ہے ایک ذرہ بھی
مصیبت نہیں ہے اختلافی مسئلہ میں جس عالم کے قول پر زیادہ اعتماد
ہو اوسکے قول پر عمل کرو لیکن نفسانیت اور جانب داری سے
خالی ہو کر اور حقیر اور ذلیل کسی عالم کو مت جانو اور اسطرح کا اختلاف
صحابہ رض کے وقت سے چلا آتا ہے یہ اختلاف مصیبت نہیں بلکہ اختلاف
اس امت کا رحمت ہے اور میں ہرگز اس بات کا خواہاں نہیں ہوں
کہ لوگ میرے ہی فتوے پر عمل کریں بلکہ یہ کہتا ہوں کہ دین کی امر میں
تساہل مت کرو نفسانیت سے خالی ہو کر جس مسئلہ میں جس عالم دیندار
کے قول پر زیادہ اعتماد ہو اوسپر عمل کرو ونعوذ بالله من شرور انفسنا
ومن سیئات اعمالنا والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب ۱۲

تا سید صحابہ کرام رضہ اور تابعین رضہ اور حضرت مجتہدین میں بہت
مسائل میں اختلاف تہا لیکن بغض وعداوت نہ تہا اور با وجود خلاف
مذہب کی ایک دوسرے کا خیرخواہ اور ایک دوسری کی پیچھے نماز پڑہتا
تہا اس زمانہ میں بعضی مسائل تونکا حال اونکی برخلاف دیکھا جاتا ہی
رسالہ انصاف میں اور حجۃ اللہ البالغہ میں ہی صہ ۱۶۴ وقد کان فی
الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم من یقرء البسملۃ ومنہم من لا یقرء
ومنہم من یجہر بہا ومنہم من لا یجہر بہا وکان منہم من یقنت فی الفجر و
منہم من لا یقنت فی الفجر ومنہم من توضأ من الحجامۃ والرعاف والقئ
ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومنہم من یتوضأ من مس الذکر ومس
النساء بشہوۃ ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومنہم من یتوضأ مما مستہ
النار ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومنہم من یتوضأ من اکل لحوم
الابل ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومع ہذا فکان بعضہم یصلی خلف
بعض مثل ما کان ابو حنیفۃ واصحابہ والشافعی وغیرہم رضوان اللہ
علیہم یصلون خلف الائمۃ المدینۃ من المالکیۃ وغیرہم وان کانوا لا
یقرؤن البسملۃ لا سرا ولا جہرا وصلی الرشید اماما وقد
احتجم وصلی الامام ابو یوسف خلفہ ولم یعد وکان افتاہ الامام مالک
بانہ لا وضوء علیہ وکان امام احمد بن حنبل یری الوضوء من الرعاف
والحجامۃ فقیل لہ فان کان الامام قد خرج منہ الدم ولم یتوضأ ہل
یصلی خلفہ فقال کیف لا اصلی خلف الامام مالک وسعید بن مسیب
وروی ان ابا یوسف ومحمدا کانا یکبران فی العیدین تکبیر ابن عباس
لان ہارون الرشید کان یحب تکبیر جدہ وصلی الشافعی الصبح قریبا

من مقبرة ابی حنیفة رح فلم یقنت تادبا معہ وقال ایضا ربما انحدرنا الی
مذہب اہل العراق وقال مالک للمنصور وہارون الرشید ما ذکرنا عنہ
سابقا وفی البزازیة عن الامام الثانی وہو ابو یوسف رحمہ اللہ صلی یوم
الجمعة مغتسلا من الحمام وصلی بالناس وتفرقوا ثم اخبر بوجود فارة
میتة فی بئر الحمام فقال اذا ناخذ بقول اخواننا من اہل المدینة اذا
بلغ الماء قلتین لم یحمل خبثا انتہے ف ایسی مقاموں میں بعضی حضرات کو
یہ شبہ لاحق ہیں کہ مجتہد کو تقلید دوسری کی جائز نہیں ہے تو یہ روایات
معتبر ہونگی تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہہ حضرات مذہب غیر اپنی کو ہر
مسئلہ میں باطل نجانتی تہی بلکہ اختلاف سی بچنی کو اولی اور مستحب
جانتی تہی چنانچہ فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب نے بیچ رسالہ انصاف کے
والحق ان اکثر صور الخلاف بین الفقہاء لاسیما فی المسائل التی ظہر فیہا
اقوال الصحابة فی الجانبین کتکبیرات التشریق وتکبیرات العیدین ونکاح
المحرم وتشہد ابن عباس وتشہد ابن مسعود والاخفاء والجہر بالبسملة و
بآمین والاشفاع والایتار فی الاقامة ونحو ذلک انما ہو ترجیح احد
القولین وکان السلف لا یختلفون فی اصل المشروعیة وانما کان
خلافہم فی اولی الامرین ونظیرہ اختلاف القراء فی وجوہ القراءات
وقد عللوا کثیرا من ہذا الباب بان الصحابة رض مختلفون وانہم جمیعا
علی الہدی ولذلک لم یزل العلماء یجوزون فتاوی المفتین فی
المسائل الاجتہادیة ویسلمون قضاء القضاة ویعملون فی بعض الاحیان
بخلاف مذہبہم ولا تری ائمة المذاہب فی ہذہ المواضع الا وہم یضجعون
القول ویبینون ویقول احدہم ہذا احوط وہذا ہو المختار وہذا احب

الیٰ و لیتول بالبتنا الا ذالک و ہٰذا کثیر فی المبسوط و آثار محمد و کلام ابن المنیر
ثم خلف من بعدہم خلف اختصروا کلام القوم فقتووا الخلاف و نسبوا اعلیٰ
مختار المیتم الخ اور مائۃ المسائل مین ہی مسئلہ مین صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ
سی منقول ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگون کو طرف
بنی قریظہ کے بہیجا فرمایا لا یصلین احد صلوٰۃ العصر الا فی بنی قریظۃ
یعنے عصر کی نماز کو کوئی سوائے بیچ بنی قریظہ کی ہرگز نہ پڑہی بعضون
نی راہ مین نماز پڑہی بلحاظ اسبات کی کہ حضرت کی غرض اس حکم
سی یہ تہی کہ چلنی مین دیر نکرین نہ یہ کہ نماز کو وقت سی فوت کرین
اور بعضون نی بموجب ظاہر لفظ حدیث کی راہ مین نہ پڑہی یعنی
وقت سی فوت کردی جب حضرت نی سا کسی پر انکار نہین فرمایا
پس عمل دونو طرح جائز ہوا اور سفر السعادت مین ہی کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم منا سی طرف عرفات کی متوجہ ہوئی بعضی
صحابہ رضہ تکبیر کہتے تہی اور بعضی لبیک حضرت نی کسی پر انکار نہین
فرمایا اور حدیث شریف مین ہی کہ سفر مین حضرت کی ساتہہ بعضے
صحابہ رضہ روزہ رمضان رکہتے تہی اور بعضی نہین رکہتی تہی اور
کسی نی کسی پر عیب نہین کیا کذا فی المشکوۃ اور مظاہر حق مین آیا ہے
باب التیمم مین کہ حضرت عمر رضہ اور عمار رضہ سفر مین تہی حضرت عمار نی
جنابت کے لیے تیمم کیا اور نماز پڑہی اور حضرت عمر نی نماز نہ پڑہی
کیونکہ انکا یہ مذہب تہا کہ جنبی کی لئے تیمم کفایت نہین کرتا یہ مسئلہ
انکو اچہی طرح معلوم نہ تہا انتہے مختصرا اور اوسی مین ہی کہ دو شخصون
نی سفر مین بسبب نہونی پانی کی تیمم کیا اور نماز پڑہی پہر وقت ہی مین

١٦٦

پانی ملا ایک نی وضو کر کی نماز پہیری اور دوسری نی نہ پہیری سے
پہر حضرت کی خدمت مین آئی اور یہ ذکر کیا حضرت نی فرمایا نہ
پہیرنی والیکو کہ پہنچا تو سنت کو اور کافی ہی تجکو نماز تیری اور
فرمایا پہیرنی والیکو کہ تیری واسطے دونا ثواب ہی اور شریفی شرح
سراجی مین ہی کہ کہا ابو بکر صدیق اور ابن عباس اور ابن الزبیر
اور ابن عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابو سعید خدری اور ابی بن کعب
اور معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ اشعری اور عائشہ نی رضی اللہ عنہم
اجمعین کہ بہائی اور بہن حقیقے اور علاتی جد کی ساتہہ وارث نہین
ہوتی اور یہی ہی مذہب ابیحنیفہ اور شریح اور عطا اور عروۃ بن
زبیر اور عمر ابن عبد العزیز اور حسن اور ابن سیرین رہ کا اور کہا
علی اور ابن مسعود اور زید بن ثابت نی رضی اللہ عنہم کہ بہائی
اور بہن حقیقی اور علاتی وارث ہوتی ہین ساتہہ جد کی اور یہی ہے
مذہب ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی کا اور پہر ابن مسعود
اور علی اور زید رض مین اختلاف ہی مسئلہ تقسیم مین حضرت علی رض کا
یہ مذہب ہے کہ بہن بہائی حصہ پاتی ہین جب تلک کہ جد کو سدس سے
کم نہ ہی اور حضرت ابن مسعود اور زید کا یہ مذہب ہے کہ جب تک
جد کو ثلث سی کم نہ ہے جب حضرت عمر رض نی اتنا اختلاف پایا تو
صحابہ کو ایک گہر مین جمع کیا تا کہ آپس مین مناظرہ اور تحقیق کر کے
اختلاف رفع ہو جاوی ناگاہ ایک سانپ چہت سی آ پڑا اسی
متفرق ہو گئے پس فرمایا حضرت عمر رض نی ابی اللہ ان یجمعون
فی الجد علی شئ یعنی اللہ کو منظور نہین کہ اس مسئلہ مین اتفاق ہو

ہو جاوی اور عینی شرح کنز مین ہی کہ غلام مکاتب اگر مر جاوی
آزاد مرا نزدیک ابن مسعود رض کی اور یہی ہی مذہب ابو حنیفہ کا
اور غلام مرا نزدیک ابن ثابت کی اور یہی ہے مذہب شافعی کا
اور کنز فارسی مین ہی کہ تقسیم زمین بقول شیخین کی گز کی ساتھ
ہے اور بقول محمد کے قیمت مقرر کرکے اور بقول ابی حنیفہ کی ایک گز
نیچی کی زمین کا برابر دو گز اوپر کی زمین کی ہی اور بقول ابی یوسف
کی برابر اور ہدایہ مین ہی کہ قرارت فاتحہ خلف الامام نزدیک شافعی
کے رکن ہی نماز کا یعنی بدون اوسکی نماز فاسد ہی اور ابو حنیفہ اور
ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہی یعنی تحریمی اور مستحسن ہی بنظر احتیاط
کے جو کہ روایت ہی محمد سی یعنی قرارت فاتحہ خلف الامام نماز سری
مین اور پانی مستعمل نجاست غلیظہ ہی نزدیک حضرت امام ابو حنیفہ کے
اور نجاست خفیفہ ہے نزدیک امام ابو یوسف کی اور پاک ہے
نزدیک امام محمد کے نہ پاک کرنیوالا اور امام مالک کی نزدیک پاک
کرنیوالا بھی ہی اور بموجب ایک روایت کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک
بھی پاک ہی ف جبکہ باوجود اختلاف کی بیچ فرض و حرام کی
اور بیچ پاک اور ناپاک کی آپسمین عناد اور بغض نہ تھا پھر بیچ اختلاف
مستحب و مکروہ تنزیہی کی کہ اس زمانہ مین اکثر ایسا ہی اختلاف
مروج ہے عداوت اور دشمنی رکھنا نہایت ہی تعجب اور افسوس کی
بات ہی مظاہر حق کی باب التیمم مین ہے کہ تیمم کی دو ضرب قول
ہے ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور مالک کا اور مختار مذہب
شافعی کا اور بعض حنبلیون کا اور یہی قول ہے حضرت علی و ابن عمر

اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان ثوری اور اکثر علما کا اور
ایک ضرب ہی مشہور مذہب امام احمد کا اور قول قدیم شافعی کا اور منقول ہے
عطا اور مکحول اور اوزاعی وغیرہم سے اور دونو جانب مین حدیثین بہے
واقع ہوئی ہین اور میزان الشعرانی مین صفحہ ۱۲۴ اگر کتا پلید ہی بقول
شافعی کے بال مردار کی سوای آدمی کی پلید ہین اور نزدیک ابو حنیفہ
اور مالک اور احمد کی پاک ہین اور امام اوزاعی کی نزدیک بال مع غیرہ
پلید ہین دھوتی سی پاک ہوتی ہین ایضاً آدمی مردہ بقول ائمہ ثلاثہ
کی پاک اور بقول ابو حنیفہ کی ناپاک لیکن بعد غسل کی پاک ہے ایضاً
پاخانہ پیشاب ہر جانور کا شافعی کے نزدیک ناپاک اور مالک اور
احمد کی نزدیک حلال حیوانون کا پاک اور نخعی کی نزدیک بول حیوان
پاک کا پاک اور ابو حنیفہ کی نزدیک بیٹہ جانوران حلال کی پاک اور
بعض کتب فقہ ہین ہی کہ گوبر اور پیشاب حیوان حلال کو محمد نی حکم
پاکی کا دیا اور بعضون نی بیٹہ جانوران پرندہ حرام کو بھی اور میزان
مین ہی صفحہ ۱۲۵ کہ وضو اور غسل اور تیمم کے لیے نیت شرط ہے بقول
جمہور علما کی اور بقول حضرت ابو حنیفہ کی تیمم کیو اسطی شرط ہے نہ واسطی
وضو اور غسل کے ایضاً صفحہ ۱۳۰ مسح تمام سر کا فرض ہے بقول مالک کے
اور بقول احمد کی اظہر روایت ہے اور چوتہائی سر کا بقول ابو حنیفہ کی اور
بقول شافعی کے اسقدر جسپر مسح کا نام درست ہو ایضاً صفحہ ۱۳۱ کانونکا
مسح مستحب ہے ساتھ سر کے ائمہ ثلاثہ کی نزدیک اور جدا پانی لیکر شافعی
کے نزدیک اور زہری کی نزدیک غسل ہے ظاہر و باطن دونون
کا انکا ساتھ منہ کی اور مسح گردن کا سنتون نہین یعنی بدعت ہی نزدیک مالک

۱۶۹

اور اوزاعی اور ابو ثور ... [illegible] ... ایضاً صفحہ ۱۲۶ ... [illegible]

اور شافعی کی اور مستحب ہے نزدیک ابو حنیفہ اور احمد اور بعض علماء شافعیہ کے
ایضًا صـ ۱۴۱ چارون امامون کی نزدیک غسل واجب ہے اتقاء ختانین
سی یعنی دخول حشفہ سی اگرچہ انزال نہوا اور داؤد اور ایک جماعت صحابہ
کی نزدیک غسل واجب نہین بدون انزال کے اور اس دخول مین برابر ہے
فرج آدمی اور بہایم کی نزدیک احمد اور شافعی اور مالک کے اور ابو حنیفہ
کی نزدیک وطی بہیمہ مین غسل نہین بدون انزال کی ایضًا صـ ۱۴۱
جنبی نے بول کرکے غسل کیا پہر بلا شہوۃ منی نکلی تو ابو حنیفہ اور احمد کے
نزدیک اوسپر غسل واجب نہین اور بدون بول کرنیکی غسل کیا تہا تو
غسل واجب ہے اور شافعی کی نزدیک بہر صورت غسل واجب ہوا بول
کیا ہو یا نکیا ہو اور مالک کے نزدیک کسی صورت مین واجب نہین اور بعض
کتب مین ہی کہ ابو یوسف کے نزدیک غسل واجب نہین ہوتا اور ایمہ ثلاثہ
کی نزدیک غسل واجب ہے ساتہہ نکلنے منی کی سر ذکر سی اور احمد کے
نزدیک واجب ہے ساتہہ انتقال منی کی پیٹہہ سی طرف ذکر کے ایضًا
صـ ۱۴۵ نماز فرض ہے ایمہ ثلاثہ کی نزدیک جبتک عقل باقی رہے
اور ابو حنیفہ کی نزدیک اگر موت نظر آوے اور سر ہل نہ سکے اوسوقت
فرض نہین رہتی اور اسی پر عمل ہے پہلون اور پچہلونکا ایضًا صـ ۱۵۵
تارک الصلوۃ کی سزا باوجود اعتقاد فرضیت کے ابو حنیفہ کی نزدیک حبس ہے
جبتک توبہ نکرے اور مالک اور شافعی کی نزدیک بروایت مختار قتل
ہے ساتہہ سیف کے بسزای ارتداد اور جاری کرنا اوسپر احکام مرتد کا
یعنی اوسکا جنازہ نہ پڑہنا اور مال اوسکا ضبط کرکے بیت المال مین
داخل کرنا ف اس مسئلہ کو دیکہہ کر مبادا کوئی بیوقوف کسی بی نمازکے

قتل کرڈالی ایسے احکام کا جاری کرنا سلطان کو پہنچتا ہی ایضاً اذان و اقامت
واسطی صلوۃ خمسہ اور جمعہ کی ایمہ ثلاثہ کی نزدیک سنت ہی اور احمد کی نزدیک
فرض کفایہ اور داؤد کی نزدیک واجب اور بقول اوزاعی کی اگر اذان بھول
جاوی اور نماز پڑھ لی اور وقت باقی ہو اذان کہی اور نماز کو پھیری
اور بقول عطا کی اگر اقامت بھولی اور نماز پڑھ لی اقامت کہی اور پھر
نماز پڑھی ایضاً صـــ ۱۶۲ رفع یدین نزدیک تکبیر رکوع اور سر اوٹھانیکی
ایمہ ثلاثہ کی نزدیک مستحب ہے اور ابو حنیفہ کی نزدیک سنت نہین ہے ایضاً
صـــ ۱۹۹ نماز وتر شافعی اور احمد کی نزدیک اقل ایک رکعت اور اکثر
گیارہ رکعت اور ادنی کمال کا تین رکعت اور ابو حنیفہ کی نزدیک تین
رکعت ایک سلام سی اور مالک کے نزدیک ایک رکعت کہ پہلی اوس سے
شفعہ جدی سلام سی ہو اور اقل شفعہ دو رکعت اور زیادہ کتنی ہی ہون
جماعت صلوۃ خمسہ بقول ابو حنیفہ اور اصح مذہب شافعی کی فرض کفایہ
اور بقول مالک و ایک جماعت حنفیہ اور شافعیہ کی سنت اور بقول
احمد کی فرض عین ہی انتہی اور اسیطرح صدہا مسائل عبادات اور
معاملات مین اختلاف ہے لیکن علماء ربانی کو باوجود اسقدر اختلاف
کے باہم تبغض اور بیر نہین ہوتا اور یہ بہی منظور نہین ہوتا کہ لوگ
میری ہی قول پر عمل کرین چنانچہ مولانا مدظلہ نی فرمایا اس مسئلہ کے
جواب مین بلکہ فتوی دینی مین بہت متامل اور متوقف ہوتی ہین
اور حتی المقدور جب تلک دوسرا مفتی فقیہ صالح معلوم ہوتا ہی فتوی
دینی کو اپنی سی اوپر ٹال دیتی ہین اور اپنے لاعلمی بیان کرنیکو
موجب نجات سمجہتے ہین مظاہر حق کے باب الاعتصام مین لکہا ہے

بیچ بیان خصلت صحابہ کرام رض کی کہ نہ کلام کرتی اونسین مگر جو ضرور ہوتا
اونکو اور جو مسئلہ نجانتی تو کہدیتی کہ ہم نہین جانتی خواہ مخواہ تکلف
کرکے تقریرین نہ گہرتی تہی اور دفع کرتے فتوی لفتون اپنی سی
یعنی اپنی سی زیادہ علم والیکا حوالہ کردیتی کہ اوس سی پوچہہ لو اور
جاتی اوس پاس کہ اوسکی زیادہ علم رکہتا الخ اور فرمایا حضرت محمد
غزالی رح نی بیچ بیان علامات علمار آخرت کی احیار العلوم مین ومنہا
ان لایکون مسارعا الی الفتیی بل یکون متوقفا ومحترزا ما وجد الی
الخلاص سبیلا فان سئل عما یعلمہ تحقیقا بنص کتاب اللہ او بنص حدیث
او اجماع او قیاس جلی افتی وان سئل عما یشک فیہ قال لا ادری
وان سئل عما یظنہ باجتہاد وتخمین احتاط ودفع عن نفسہ واحال
علی غیرہ ان کان فی غیرہ غنیۃ ہذا ہو الحزم لان تقلد خطر الاجتہاد
عظیم وفی الخبر العلم ثلاثۃ کتاب ناطق وسنۃ قائمۃ ولا ادری
وقال الشعبی لا ادری نصف العلم ومن سکت من حیث لا یدری
للہ تعالی فلیس باقل اجرا ممن نطق لان الاعتراف بالجہل اشد
علی النفس وہکذا کانت عادۃ الصحابۃ والسلف رضی اللہ تعالی
عنہم کان ابن عمر رض اذا سئل عن الفتیا قال اذہب الی ہذا الامیر الذی
تقلد امور الناس فضعہا فی عنقہ وقال ابن مسعود رض ان الذی یفتی
الناس فی کل ما یستفتونہ لمجنون وقال جنۃ العالم لا ادری فان
اخطاہا فقد اصیب مقاتلہ وقال ابراہیم ابن ادہم لیس شیء
اشد علی الشیطان من عالم یتکلم بعلم ویسکت بعلم یقول انظروا الی ہذا
سکوتہ اشد علی من کلامہ ووصف بعضہم الابدال فقال اکلہم فاقۃ

وكلامهم ضرورة اي لا يتكلمون شيئاً الا اذا سئلوا ووجدوا من يكفيهم
سكتوا فان اضطروا اجابوا وكانوا يعدون الابتداء قبل السوال من
الشهوة الخفية للكلام ومر علي عبد الله رضـ برجل يتكلم على الناس فقال
هذا يقول اعرفوني وقال بعضهم انما العالم الذي اذا سئل عن المسئلة
فكانما يقلع ضرسه وكان ابن عمر رضـ يقول تريدون ان تجعلونا جسراً
تعبرون علينا الى جهنم وقال ابو حفص النيسابوري العالم هو الذي
يخاف عن السوال ان يقال له يوم القيامة من اين اجبت وكان
ابراهيم التيمي اذا سئل عن مسئلة يبكي ويقول لم تجدوا غيري
حتى احتيج الي وكان ابو العالية الرياحي وابراهيم ابن ادهم والثوري
يتكلمون على الاثنين والثلاثة والنفر اليسير فاذا كثروا انصرفوا وقال
صلى الله عليه وسلم ما ادري أعزير نبي ام لا وما ادري اتبع ملعون ام
لا وما ادري اذو القرنين نبي ام لا ولما سئل رسول الله صلى الله عليه و
سلم عن خير البقاع في الارض وشرها قال لا ادري حتى نزل عليه جبرئيل
عليه السلام فسأله فقال لا ادري الى ان اعلمه الله عز وجل ان خير
البقاع المساجد وشرها السوق وكان ابن عمر رضـ يسئل عن عشر
مسائل فيجيب عن واحدة ويسكت عن تسع وكان ابن عباس رضـ
يجيب عن تسع ويسكت عن واحدة وكان في الفقهاء من يقول لا ادري
اكثر من ان يقول ادري منهم سفيان الثوري ومالك بن انس و
احمد بن حنبل والفضيل ابن عياض وبشر ابن الحارث وقال عبد الرحمن
ابن ابي ليلى ادركت في هذه المسجد مائة وعشرين من اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما منهم احد يسئل عن حديث او فتيا الا ود ان

انتاہ کفاہ ذلک وفی لفظ اخر کانت المسئلۃ تعرض علی احدہم فیردہا
الی الآخر ویردہا الآخر الی الآخر حتے تعود الی الاول وقال بعضہم
کانت الصحابۃ یتدافعون اربعۃ اشیاء الامانۃ والوصیۃ والودیعۃ
والفتیا وقال بعضہم کان اسرعہم الی الفتیا اقلہم علما واشدہم دفعا لہا
اورعہم وکان شغل الصحابۃ والتابعین رض فی خمسۃ اشیاء قراءۃ القرآن
وعمارۃ المساجد وذکر اللہ تعالی والامر بالمعروف والنہی عن المنکر و
قال ابن حصین ان احدہم لیفتی فی المسئلۃ لو وردت علی عمر بن
الخطاب رض یجمع لہا اہل بدر وکان انس اذا سئل یقول سلوا مولانا
وکان ابن عباس اذا سئل یقول سلوا جابر ابن زید وکان ابن عمر
یقول سلوا سعید ابن المسیب انتہے آوزاوی مین ہی وقال شریک
النخعی کان ابو حنیفۃ طول الصمت دائم الفکر قلیل المحادثۃ للناس
اوسی مین ہی صـــ ۳۹ وقال کعب یکون فی آخر الزمان علماء یزہدون
الناس فی الدنیا ولا یزہدون ویخوفون الناس ولا یخافون و
ینہون عن غشیان الولاۃ ویاتونہم ویؤثرون الدنیا علی الآخرۃ و
یاکلون بالسنتہم ویقربون الاغنیاء دون الفقراء ویتغایرون علی
العلم کما تتغایر النساء علی الرجال یغضب احدہم علی جلیسہ اذا جالس
غیرہ اولئک الجبارون اعداء الرحمن انتہی اس زمانہ مین چند
مسائل ہین کہ جنمین لوگون کو اختلاف ہے اور اصل اونکی کل
تین مسئلے ہین چنانچہ آغاز کتاب مین بیان ہوا ہی سو مسلمانونکو
چاہیے کہ حضرات سلف کی حال پر نظر کرکے اختلافی مسئلہ مین جو
عالم اپنی تحقیق سے اور جو عامی عالم کے فتوی سے جسطور پر عمل کرے

اوسکو برا جانتے ہین اور آپسمین محبت رکہین نہ بغض اور ایک دوسرے
کو یہ مذہب یا لامذہب یا تارک سنت یا مذہب حنفی سے خارج کہیں
تارک سنت وہ ہے کہ ایک امر کو سنت جانے اور ترک کرے اور جسکے
نزدیک ایک امر سنت ہونا ثابت نہین وہ اوسکے عمل نکرنے مین تارک
سنت نہین ہوتا اور لامذہبی وہ ہی جو کسی مذہب کی کسی مسئلہ کو نافی
حدیث شریف پر عمل کرنیوالا اور ساری مذہب اہل سنت کو حق
جانتے والا لامذہبی اور مذہب حنفی سی خارج نہین ہوتا بلکہ حدیث
پر عمل کرنا عین مذہب حضرت ابو حنیفہ رض کا ہی اور اگر فرضا کوئی
کسی مسئلہ مین خارج بہی ہوا تو کیا ڈر ہے دین محمدی سی تو خارج نہیں
ہوا آخر کلمہ گو مسلمان شافعی مالکی وغیرہ جو مذہب حنفی نہین رکھتے
وہ بہی تو مسلمان اور سنی ہی ہین اور اگر کسی مذہب سے خارج ہونا موجب
لامذہبی اور ضلالت کا ہوتا ہو تو ایک مذہب کے تقلید معین کو واجب جانتے
والی کہ سوای ایک مذہب کے ساری مذہبون سی خارج ہین سب ضال
اور لامذہب ہوتی اور تعجب ہے کہ حدیث پر یا امام شافعی وغیرہ ایمہ
الہدی کی قول عمل پر کرنیوالا تو مذہب حنفی سی خارج اور لامذہب
شمار کیا جاوی اور رسوم کے پابند ناچ باجی آتش بازی بہاجی ساچق
وغیرہ فخر کے کامون کے مرتکب اور مزامیر اور ڈہولک اور ستار وغیرہ
کے بنانیوالی بجانیوالی سنتی والی قبرونکا چڑہانا واچڑہانیوالی کہانیوالی
پہول والون کی سیر مین جانیوالی سود کی لینی دینی والی رہن سے
منفعت اوٹہانیوالی موچہین بڑہانیوالی ڈاڑہی کترانیوالی شطرنج
گنجفہ نرد کہیلنے والی اور بیچنے والی ہنڈوی کی بیچنے خریدنی والے

تارک لامذہب

پاجامہ نیچا رکھنی والی افیون بھنگ حقہ پینی والی غیبت چغلی حسد بغض تکبر
ریا رعونت وغیرہ کے مرتکب جماعت اور جمعہ کی تارک رشوت خوار بیگانہ
حق دبا رکھنی والی اور سوای اسکی کئی طرح کی فاسق اور بدعتی یہ سب کے
سب خاصی حنفی اور سنی بنی رہین یعنی بعضے متشددان متعصب کو جیسا
کہ غصہ عاملان حدیث پر آتا ہی ویسا ان فاسقون پر نہین آتا اور بعضی
مدعیان عمل حدیث کا یہ حال ہی کہ اونکو جیسے کہ حنفیون کے اعتراض کی
توجہ ہی ایسا اور طرف نہین بعضی صاحب تو رفع یدین اور آمین
جہر اور ایسی مستحبات پر نہایت ہی زور لگا دین حتی کہ مصلحت و مفسدہ
کا لحاظ ہی نہ کہین اور بعضی ظالم ایسی کا م ہوتے ہے ایسا گھبرا وین کہ انکی
عمل کرنیوالیکو مسجد سی نکال دین اور بعزت کرین اور جو لوگ کہ رفع
یدین اور عدم رفع اور آمین ستر اور جہر دونون سی جواب طائف دیکی
ہین یعنی نماز ہی نہین پڑہتی اونکا کوئی مزاحم نہو آٹہہ رکعت تراویح
پڑہنی والا بیس رکعت والی پر اعتراض کری اور بیس رکعت والا
آٹہہ رکعت والی کا گوشت کہا دی یعنی غیبت کری اور جو کوئی تراویح
کو اول شب رمضان ہی رخصت کر دی بلکہ رمضان کے روزی ہی نہ رکہہ
وہ چین سی رہی امام کے پیچہے الحمد پڑہنی یا نہ پڑہنی پر انکار ہو اور
جو کوئی امام سی سروکار ہی نہ رکہی یعنی تارک الجماعت بلکہ تارک الصلاۃ
سو ایسی خبیث کی کوئی پیچہے نہ لگی علی ہذا القیاس اور کامون کو
سمجھ لینا چاہیی بلحظہ بلحظہ عمر کٹتی چلی جاتی ہی موت اور قبر نجانے نزدیک
ہے نہین معلوم کہ قبر مین کتنی سو یا کتنی ہزار برس رہنا ہوگا آیا
ساتہہ جائیگا یا نعوذ باللہ بی ایمان ہو کر مرین کی قبر باغ جنت کا ہوجائیگا

یا گرما دوزخ کا قبر مین نسیم جنت پہنچیگی یا بہاپ دوزخ کی فرش
جنت نصیب ہوگا یا فرش نار قیامت مین عرش کا سایہ نصیب
ہوگا یا جلنا بہننا حضرت سید کائنات علیہ الصلوۃ کی ہاتہہ مبارک
سے جام کوثر ملیگا یا غسلین قسمت مین ہے پل صراط سی گذرنا
آسان ہوگا یا مخدوش ہونا پڑیگا جنت الفردوس مین قرب حبیب
رب العالمین نصیب ہو یا ابدی مقام دوزخ ہوگا حال تو یہ اور
ہم لوگون کو سوای غفلت اور ہوای نفس اور اطاعت شیطان
اور ارتکاب معاصی اور ترک طاعات اور نزاع باہم اور باس سخن
اور تعصب اور جانب داری وغیرہ ایسی امور کی اور کام نہین اقترب
للناس حسابہم وہم فی غفلۃ معرضون اب اسکی بعد گذارش ہے
بیچ خدمت اون صاحبون کے کہ عمل بالحدیث کو ہر کسیکے قول پر
مقدم رکہتی ہین اور میرا بہی یہی مذہب ہے کہ آیا حدیث پر عمل کرنا
مخصص رفع یدین اور آمین جہر وغیرہ چند مسائل مین ضروری یا ہر
حدیث حضرت کی واجب العمل ہے انشاء اللہ تعالی یہی کہوگی کہ ہر
آیت اور حدیث واجب العمل ہے تو پہر مین کہتا ہون کہ اگر زیادہ
نہین تو ایک ترجمہ قرآن مجید اور ترجمہ مشکوۃ اور مشارق الانوار
اتنا تو ضرور پڑہ لیجیے اور اسپر عمل کیجیے اور چند آیات اور احادیث
واسطے یاد دلانیکے اس رسالہ مین لکہتا ہون اور کچہہ لکہہ چکا ہون
انکو بہی پیش نظر رکہیے اور عمل فرمایئے اور ایسی ہی گذارش خدمت
اون صاحبون کی ہے کہ وقت معارضہ فقہ اور حدیث کے بعضے
عذرون کی ساتہہ جنکا جواب ہو چکا ہی فقہ پر عمل کرنیکو مقدم رکہتی ہین

اور وقت نہونی حدیث کی میسر ابہی یہی عمل ہے کہ آیا فقہ کی انہین چند
مسائل مقابل طرف ثانی پر عمل ضرور ہے یا ہر مسئلہ پر انشاء اللہ تعالی
یہی فرماوینگی کہ ہر روایت معتبر مفتی علیہ فقہ کی لایق عمل کی ہی سو
آپ بہی اگر زیادہ نہین ایک شرح وقایہ فارسی اور کنز اور رسالہ
اور ایک کیمیای سعادت کہ یہ بہی حقیقت مین فقہ ہی ضرور دیکہیے
اور انہی مسائل معتبرہ پر عمل کیجیے اور واسطے یاد دہی کی چند
مسائل فقہ کے لکہتا ہون اور کچہہ مسائل فقہ اور اصول فقہ کے
لکہہ چکا ہون اونکو بہی پیش نظر اور معمول فرمائیے قال اللہ
تعالی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات واقاموا الصلوة واتوا
الزکوة لہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ف
دار آخرت مین نہ خوف ہے نہ غم ہونا یہی قسمت یا عباد لا خوف
علیکم الیوم ولا انتم تحزنون الذین امنوا بایاتنا وکانوا مسلمین
ادخلوا الجنة انتم وازواجکم تحبرون وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة
عرضها السموات والارض اعدت للمتقین ف جنت پرہیزگارون
کیواسطے بنی ہی نزلا من عند اللہ ف جنت متقیون کی مہمانی ہے
ولقد وصینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ قال
انما یتقبل اللہ من المتقین واتقوا اللہ ان کنتم مومنین ولباس التقوی
ذلک خیر فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم ورحمتی وسعت کل شیء فساکتبہا
للذین یتقون الایة یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا
ویکفر عنکم سیاتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم ف جنہی بہت
گناہ کیے ہون اور عذاب سے ڈرتا ہو توبہ اور تقوی اختیار کرے کہ ان لہ

يحب المتقين ۝ ولدار الآخرة خير ولنعم دار المتقين لهم فيها ما يشاؤن
ان السمع الذين اتقوا والذين هم محسنون تلك الجنة التى نورث
من عبادنا من كان تقيا ثم ننجى الذين اتقوا ونذر الظالمين فيها
جثيا يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدا ونسوق المجرمين الى جهنم وردا
لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله التقوى منكم ان المتقين
فى جنات ونهر فى مقعد صدق عند مليك مقتدر ان المتقين فى ظلال
وعيون ۝ وفواكه مما يشتهون كلوا واشربوا هنيئا بما كنتم تعملون ۝ انا
كذلك نجزى المحسنين ف تقوى کی باب مین بہت آیات مین
ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب ف پس
مرقود ہوا یہ قول اون شخصون کا کہ کہتی ہین کہ اگر پرہیزگاری کرین
اور سنت اور شریعت پر عمل کرین اور جہوٹ نہ بولین اور قوت حلال
پر قناعت کرین اور خرید فروخت مین شریعت کا لحاظ رکہین اور
رشوت نہ لین تو گذران کیونکر ہو اور لوگون کی ایذا اور برادری کے
طعنہ سی کیونکر بچین اور دوکان کا کام کسطور چلے کیونکہ تقوی پر اللہ
نی وعدہ فرمایا مشکلون سی نکالدینی کا اور رزق دینی کا جہان سے
گمان نہو آن وعد الله حق ومن اصدق من الله حديثا اتامرون الناس
بالبر وتنسون انفسكم الاية ۝ مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند يا ايها الذين امنوا لم تقولون
ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون فمن زحزح عن
النار وادخل الجنة فقد فاز قل متاع الدنيا قليل والآخرة خير لمن
اتقى ولا تظلمون فتيلا اينما تكونوا يدرككم الموت ولو كنتم فى بروج مشيدة

تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ ط ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ
ج فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل ہ بل توثرون الحیوۃ الدنیا
والاخرۃ خیر وابقی وذروا ظاہر الاثم وباطنہ ان الذین یکسبون الاثم
...... سیجزون بما کانوا یقترفون وویل للکافرین من عذاب شدید
الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ الآیۃ ولا تحسبن اللہ غافلا
عما یعمل الظالمون ط انما یوخرہم لیوم تشخص فیہ الابصار لا سیذکر من
یخشی ویتجنبہا الاشقی الذی یصلی النار الکبری ثم لا یموت فیہا ولا
یحیی ہ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی
القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب
بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ط ان اللہ لا یحب کل مختال
فخورا لا انما یتذکر اولوا الالباب الذین یوفون بعہد اللہ ولا ینقضون
المیثاق لا والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربہم
ویخافون سوء الحساب ہ والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم واقاموا الصلوۃ
وانفقوا مما رزقناہم سرا وعلانیۃ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ اولئک
لہم عقبی الدار جنات عدن یدخلونہا ومن صلح من آبائہم وازواجہم
وذریاتہم والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب ط سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار ط والذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون
ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لہم اللعنۃ ولہم
سوء الدار قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم علمہ
شدید القوی ف اگرچہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت کی
معلم ہیں لیکن حضرت افضل ہیں حضرت جبریل علم میں اور سب رسول

١٨٠

اور فرشتہ مقرب سے مگر خادم ہونا جبریل علیہ السلام کا کسی حدیث سے ثابت
نہین اور سب ملائکہ واجب التعظیم ہین خصوص ملائکہ مقربین درحضرت
جبریل علیہ السلام جنکی یہ شان ہی انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش
مکین مطاع ثم امین ٥ اور بعضی شاعر کہ ملائکہ کو سبکی سی یاد کرتی ہین
نہایت برا کرتے ہین ولا تقف ما لیس لک بہ علم طرف موجب
اس آیۃ کی جس آیت اور حدیث یا عبارت فقہ کی صحت اور
معنی محقق جبتک معلوم نہون اوسپر عمل کرنا اور فتوی دینا نچاہیے
بلکہ رجوع کرنا چاہیے طرف علمار دیندار واقف تفسیر اور حدیث
اور فقہ کے اور بے تحقیق خبر کی گواہی دینا نچاہیے آج کل بہت
جہوٹے گواہ اور معلم واعظ اور مفتی بن رہی ہین اور اپنی عاقبت
خراب کر رہی ہین مظاہر حق کی باب التیمم مین ہے کہ جابر رضی
کہا سفر مین لگا ایک شخص کے پتھر پس زخم ڈالا بیچ سر اوسکے پس
حاجت نہانی کی ہوئی اوسکو پوچھا اوسنی یارون سی رخصت بیچ
تیمم کے کہا نہین پاتی ہم رخصت تو قادر ہی پانی پر پس نہایا وہ پہر
مر گیا جب پہر آئی ہم حضرت کے پاس خبر دی گئی ساتہہ اس امر کے
فرمایا قتلوہ قتلہم اللہ الا سالوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السوال
انما کان یکفیہ ان یتیمم ویعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیہا ویغسل
سائر جسدہ انتہی مختصرا لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم ف
اس آیۃ کریمہ کے معنی محفوظ رکہنا حالت مصیبت اور نعمت اور رنج
اور راحت ہر حال مین کار آمد ہی اور موجب دفع جزع اور غم اور فرح
اور تنعم کا ہے یا بنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنۃ

ينزع عنهما لباسهما ليريهما سوآتهما انه يراكم هو وقبيله من حيث لا ترونهم
انا جعلنا الشياطين اولياء للذين لا يؤمنون يا بني آدم اما يأتينكم
رسل منكم يقصون عليكم آياتي فمن اتقى واصلح فلا خوف عليهم ولا هم
يحزنون يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله ورسوله ولا تولوا عنه وانتم
تسمعون ولا تكونوا كالذين قالوا سمعنا وهم لا يسمعون ان شر الدواب
عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون ويوم يعض الظالم على يديه
يقول يا ليتني اتخذت مع الرسول سبيلا يا ويلتى ليتني لم اتخذ فلانا
خليلا لقد اضلني عن الذكر اذ جاءني وكان الشيطان للانسان
خذولا وقال الرسول يا رب ان قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا
ف بیضاوی میں ہی جسنے قرآن سیکھا اور مصحف کو لٹکا رکھا نہ
اوسکا خبرگیران ہوا نہ نگران حال تو قیامت کے دن قرآن اوس سے
لٹکتا آویگا اور کہیگا ای رب میری تیری اس بندے نے کردیا مجکو
متروک حکم کر مجہ میں اور اوسمیں ومن اضل ممن اتبع هواه بغير هدى
من الله ف یہ آیت سب بدعتون کو رد کرتی ہی ام حسب الذين
اجترحوا السيئات ان نجعلهم كالذين آمنوا وعملوا الصالحات سواء
محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون ولئن اتبعت اهواءهم بعد الذي
جاءك من العلم ما لك من الله من ولي ولا نصير ان الذين يكتمون
ما انزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس في الكتاب اولئك
يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بآياتي
ثمنا قليلا ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون واتل
عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها فاتبعه الشيطان فكان من الغاوين

ولو شئنا لرفعناه بها ولکنه اخلد الی الارض واتبع ہواہ فمثلہ کمثل الکلب
الایۃ ؎ مکن نفس امارہ را پیروی ٭ کہ نا گہ گرفتار دوزخ شوی ٭
اذہبا الی فرعون انہ طغی ہ فقولا لہ قولاً لینا لعلہ یتذکر او یخشی ف
بڑی شریعت کیسی بڑی خبیث کی پاس جانی کا اور نرم کلامی کا
حکم ہوا اور بعض موقع مین سخت کلامی کا حکم ہی لیکن ہر موقع کی
سمجھ کو نظر باریک اور فکر سلیم اور نفسانیت سی خالی اور نیت خالص
ہونا چاہیی اور اپنے نفس سی غصہ ہونا اور لڑنا اور اوسکو تابع
شریعت کے کرنا بڑی جوان مردی ہی حضرت نی اوسکو جہاد اکبر
فرمایا ہے ؎ عنان باز پیچان نفس از حرام ٭ بمردی ز رستم گذشتند
و سام ٭ افرأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ واضلہ اللہ علی علم وختم علی
سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشٰوۃ ط فمن یہدیہ من بعد اللہ ط افلا
تذکرون ۔ ف اللہ کا مطیع اللہ کا بندہ اور ہوای نفس کا مطیع ہوای
نفس کا بندہ نفس ظالم جب کامرانی پر آتا ہے اللہ اور رسول کے
بہی نہین سنتا بالکل بہرا بائولا اندہا بن جاتا ہے کان اور دل پر
مہر لگے اور آنکہون پر پردہ پڑگیا یہ نفس لذت اور خواہش اور حرص
اور شہوت اور حرام خوری کیوقت ڈنگر اور سؤر ہے اور غصہ اور ظلم
اور انتقام اور حق تلفی اور فخر اور مباہات اور کبر اور رعونت کیوقت
بہیڑیا اور کتا اور فرعون اور مکر اور حیلہ سازی اور دغا بازی کیوقت
شیطان ؎ این نجاست پیش تو رسوا بود ٭ پیش خوکان شکر و
حلوا بود ؎ گفتم اہل ستم چہ طایفہ اند ٭ گفت گرگ و سگ و شغالی
چند ٭ ؎ نفس سرکش کمتر از فرعون نیست ٭ لیک آنرا عون اینرا عون نیست

پس اس موذی کا علاج کچہہ نہین سوای سکی کہ اسکو تا دم مرگ شریعت
کی قید مین دایم محبس رکہے اور اسکو اسکا حق دیتا رہی نہ مراد چنانچہ
اس امرکی اشارت بلکہ بشارت حدیث شریف مین بہی پائی جاتی
ہے کہ الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یعنی دنیا مومن کا بندیخانہ
اور کافر کا جنت ہے اور اللہ سی مدد مانگتا رہی مثل الذین حملوا
التوراۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا **ف** یہ مثال بیعالم
بیعمل کے قل ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون لا یتخذ
المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین قل لا اتبع اہواءکم
الایۃ وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ الایۃ
خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین ذلک بان اللہ لم
یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم الایۃ واصبر
نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ الایۃ
ف یعنی غریب مسلمان ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا
منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنہم فیہ ط ورزق ربک خیر وابقی ہ
وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا الایۃ قد افلح المومنون
الذین ہم فی صلاتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو
معرضون ہ والذین ہم للزکوۃ فاعلون ہ والذین ہم لفروجہم
حافظون فاما الیتیم فلا تقہر ط واما السائل فلا تنہر ط واما
بنعمۃ ربک فحدث ان الابرار لفی نعیم ہ وان الفجار لفی جحیم ہ
الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق الایۃ ما اصاب
من مصیبۃ الا باذن اللہ الایۃ فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا

خیر الانفسکم ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون ہ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما الاعمال بالنیات الحدیث
ق کذا فی المشکوۃ ف یہ حدیث اصل عظیم ہے اصول دین سے
ایضاً کتاب الایمان المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده
والمهاجر من هجر ما نهی اللہ عنه خ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه
من والده وولده والناس اجمعین ق قال اللہ تعالی یوذینی ابن
آدم یسب الدهر الحدیث ق الصوم جنة والصدقة تطفی الخطیئة
کما یطفی الماء النار وصلوة الرجل فی جوف اللیل الحدیث ابن ماجه
افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ د لا ایمان لمن لا
امانة له ولا دین لمن لا عهد له ب آیة المنافق ثلاث اذا حدث
کذب واذا وعد اخلف واذا اوتمن خان ق یا مقلب القلوب ثبت
قدمی علی دینک ت ابن ماجه مثل القلب کریشة بارض فلاة یقلبها
الریاح ظهرا لبطن ا ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقه من
خمس من اجله وعمله ومضجعه واثره ورزقه ا یسلط علی الکافر فی
قبره تسعة وتسعون تنینا تنهسه وتلدغه حتی یقوم الساعة لو ان
تنینا منها نفخ بالارض ما انبتت خضراء اما بعد فان خیر الحدیث
کتاب اللہ وخیر الهدی هدی محمد وشر الامور محدثاتها وکل بدعة
ضلالة م ف وضو مسواک نماز فرض سنت تہجد اشراق تلاوت
وظائف اور ہر موقع کی دعائیں وغیرہ عبادات اور سستی اور
صدق اور والدین اور اقربا اور زوجین اور ہمسایہ وغیرہ کی
حقوق اور لباس اور سر کی بال اور داڑھی اور موچھیں اور باطن

۱۸۵

اخلاق مثل تواضع اور حلم اور صفائی باطن اور اخلاص عمدہ اور
بیاہ شادی فرزند کا پیدا ہونا کسیکا مرجانا ایسی امور اور تمام امور
مین حضرت کی خصلت کہ سب خصلتون سی بہتر ہے اختیار کرنا اور
بدعات سی بچنا چاہیی کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع من دعا
الی ہدی کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ینقص ذلک من
اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام
من تبعه لا ینقص ذلک من آثامہم شیئا من اکل طیبا وعمل
فی سنة وامن الناس بوائقه دخل الجنة ما ضل قوم بعد
ہدی کانوا علیه الا اوتوا الجدل الحدیث انما الامر ثلثة امر بین
رشده فاتبعه وامر بین غیه فاجتنبه وامر اختلف فیه فکله الی الله
عز وجل ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب الله وسنت
رسوله من تعلم کتاب الله ثم اتبع ما فیه ہداه الله من الضلالة
فی الدنیا ووقاه یوم القیامة سوء الحساب رزین کتاب العلم
بلغوا عنی ولو آیة وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب
علی متعمدا فلیتبوء مقعده من النار خ ف جھوٹ باندھنا آنحضرت
پر یہ کہ اپنے طرف سی بنا کر کہنا کہ حضرت نی یون فرمایا چنانچہ
حدیثین موضوع اور جیسا یہ شعر ع اکثر محمد مصطفی محبوب مطلوب
خدا گفتی مدینا حسرتا ای ماہ رمضان الوداع ؛ اور ایسا ہی آخر
چار شنبہ ماہ صفر کے فضیلت آپ بنا کر کہنا کہ حضرت نی فلان کام کیا
یا فلان مقام مین تشریف لیگئی چنانچہ یہ قول کہ حضرت نی امیر حمزہ
کا سوم چہلم ششماہی سالیانہ شام مین کیا ہی اور حضرت [illegible]

تشریف لیگئے اور فلان معجزہ ظاہر ہوا یا بناکر یون کہنا کہ حضرت
کی سامنی کسینی یون کیا اور حضرت سی کسے نی یون کہا چنانچہ
یہ روایت کہ وجد کی حالت مین چادر شریف دوش مبارک سی
گر پڑی صوفیون نی اوسکی ٹکڑی کرکی تبرکا تقسیم کرلیا اور
چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہی کہ جبریل عم اور ادریس عم نی حضرت سے
یون کہا کہ شعر گر بسر و چشم من نشینے ٭ نازت بکشم کہ نازنینی
اور ایسا ہی نوری نامہ اور سوای اسکی کسی امر کو بی سند اپنی
طرف سی کسی طرح حضرت کیطرف نسبت کرنا سب جھوٹ باندھنی مین
داخل ہے ہر چند کہ بعضے شخصون نی ایسی مضامین ثواب کیواسطے
یا حضرت کی مدح کی لیئی باندہی ہین لیکن بموجب ظاہر ارشاد حضرت
کے اُنسی بچنا ہی چاہیی اور محدثین نی اس حدیث کو متواتر لکہا ہے
اور بعض علما نی حضرت پر جھوٹ باندہنی کو کفر کہا ہی کذا فی مظاہر حق
من نفس عن مومن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من
کرب یوم القیامۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ و
من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما
کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ
لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ
یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ و
غشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ومن
بطاء بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم
یوم القیامۃ بلجام من نار ادت جہ فضل العالم علی العابد کفضلی

علی رؤوسکم الحدیث ث فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد
حب لن یشبع المومن من خیر یسمعه حتی یکون منتهاه الجنة ت من قال
فی القرآن برأیه وفی روایة بغیر علم فلیتبوأ مقعده من النار ت
نعم الرجل الفقیه فی الدین ان احتیج الیه نفع وان استغنی عنه اغنی
نفسه رزین فرد انما بعثت معلما ق من جعل الهموم هما واحدا هم آخرته
کفاه الله هم دنیاه ومن تشعبت به الهموم احوال الدنیا لم یبال الله
فی ای اودیتها هلک حب هب ان اناسا من امتی سیتفقهون
فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون ناتی الامراء فنصیب
من دنیاهم ونعتزلهم بدیننا ولا یکون ذلک کما لا یجتنی من القتاد
الا الشوک کذلک لا یجتنی من قربهم الا یعنی الخطایا حب الا ان
شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء ی تعوذوا بالله من
جب الحزن قالوا یا رسول الله وما جب الحزن قال واد فی
جهنم تتعوذ منه جهنم کل یوم اربعمائة مرة قیل یا رسول الله ومن
یدخلها قال القراء المراؤن باعمالهم وان من ابغض القراء الی الله
الذین یزورون الامراء حب مثل علم لا ینتفع به کمثل کنز لا ینفق
منه فی سبیل الله کتاب الطهارة مفتاح الجنة الصلوة ومفتاح
الصلوة الطهور السواک مطهرة للفم مرضاة للرب فی ای س ح
لقد اکثرت علیکم فی السواک خ لا وضوء لمن لم یذکر اسم الله علیه ث
وغیره لا تدخل الملائکة بیتا فیه صورة ولا کلب ولا جنب د ن
لا یمس القرآن الا طاهر قط کتاب الصلوة العهد الذی بیننا و
بینهم الصلوة فمن ترکها فقد کفر ت ن حب لا تشرک بالله شیئا

وان قطعت وحرقت ولا تترك صلوة مكتوبة متعمدا فمن تركها
متعمدا فقد برئت منه الذمة ولا تشرب الخمر فانها مفتاح كل شر حج
من ترك صلوة العصر فقد حبط عمله خ المؤذنون اطول الناس
اعناقا يوم القيامة م لا يرد الدعاء بين الاذان والاقامة دت
من غدا الى المسجد او راح اعد الله له نزلة من الجنة كلما غدا او راح
ق سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب
نشا في عبادة الله ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتى يعود
اليه ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل ذكر
الله خاليا ففاضت عيناه ورجل دعته امرأة ذات حسب و
جمال فقال انى اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها
حتى لا تعلم شماله ما ينفق يمينه ق اذا دخل احدكم المسجد فليقل
اللهم افتح لى ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم انى اسألك
من فضلك م اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان
يجلس ق اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك م عليك
بكثرة السجود لله فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة
وحط عنك بها خطيئة م لا ينظر الله عز وجل الى صلوة عبد لا يقيم
فيها صلبه بين خشوعها وسجودها ا من صلى علىّ واحدة صلى الله عليه
عشرا م اولى الناس بى يوم القيامة اكثرهم علىّ صلوة ت
سووا صفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلوة خ م
استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم الحديث م رصوا صفوفكم
وقاربوا بينها وحاذوا بالاعناق فوالذى نفسى بيده انى لارى ...

يدخل من خلل الصف كانها الحذف ﴿ ان الله وملائكته يصلون
على الذين يصلون الصفوف ﴿ خياركم الينكم مناكب فى الصلوة ﴿ ان الله
وملائكته يصلون على الصف الاول ﴿ الحديث ﴿ توسطوا الامام و
سدوا الخلل ﴿ لا يزال قوم يتاخرون عن الصف الاول حتى يؤخرهم
الله فى النار ﴿ ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا
يجدون اماما يصلى بهم ﴿ اجره ﴿ من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل
منهم ﴿ ﴿ اما يخشى الذى يرفع راسه قبل الامام ان يحول
الله راسه راس حمار ﴿ ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الى
السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر يقول من يدعونى فاستجيب
له من يسألنى فاعطيه من يستغفرنى فاغفر له ثم يبسط يديه و
يقول من يقرض غير عدوم ولا ظلوم ﴿ عليكم بقيام الليل فانه
داب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم الى ربكم ومكفرة للسيئات ومنهاة
عن الاثم ﴿ رحم الله رجلا قام من الليل فصلى وايقظ امرأته و
فصلت فان ابت نضح فى وجهها الماء ﴿ يا عبد الله لا تكن
مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام الليل ﴿ افضل
الصلوة بعد المفروضة صلوة فى جوف الليل ﴿ احب الاعمال الى
الله ادومها ﴿ اشراف امتى حملة القرآن واصحاب الليل ﴿
صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب ﴿ من قام
رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ﴿ من حافظ على
شفعة الضحى غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر ﴿
من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافقا فى كتاب لا يمحى ولا يبدل

من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكّر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من
الامام واستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها
وقيامها ت د س جه ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله
من هذه الايام العشر الحديث خ كتاب الجنائز اطعموا الجائع وعودوا
المريض وفكوا العاني خ ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب
ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله
بها من خطاياه ق لا تسبي الحمى فانها تذهب خطايا بني آدم كما
يذهب الكير خبث الحديد م ما من مسلم يعود مسلما غدوة الا صلى
عليه سبعون الف ملك حتى يمسي وان عاد عشية الا صلى عليه سبعون
الف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة ت د ما من مسلم
يعود مسلما فيقول سبع مرات اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان
يشفيك الا شفي الا ان يكون قد حضر اجله د ت اذا اراد الله تعالى
بعبده الخير عجل له العقوبة في الدنيا واذا اراد الله بعبده الشر امسك
عنه بذنبه حتى يوافيه به يوم القيامة ت ان عظم الجزاء مع عظم
البلاء وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضي فله الرضى
ومن سخط فله السخط ت جه ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة
لم يبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره على
ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله د ان المؤمن
اذا اصابه السقم ثم اعفاه الله عز وجل منه كان كفارة لما مضى من
ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفي
كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم ارسلوه حقا

١٩١

یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا
من عاد مریضا نادی مناد من السماء طبت وطاب ممشاک وتبوأت
من الجنة منزلا جہ ان اللہ عزوجل یقول اذا ابتلیت عبدا من
عبادی مومنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک کیوم
ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی
وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون لہ وہو صحیح اذا کثرت ذنوب العبد
ولم یکن لہ ما یکفرہا من العمل ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرہا عنہ لا یتمنی
احدکم الموت اما محسنا فلعلہ ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعلہ ان
یستعتب خ من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء
اللہ کرہ اللہ لقاءہ ق ف موت کی آرزو نکریں اور کراہت
بہی نکریں کہ موت سبب ہے اللہ کی ملاقات کا اس حدیث کا مضمون
موجب آسان ہونے موت کا اور محبت اللہ تعالی کا ہے کن فی
الدنیا کانک غریب او عابر سبیل خ موت غربة شہادة جہ لا
یموتن احدکم الا وہو یحسن الظن باللہ م اکثروا ذکر ہاذم اللذات
الموت ت س جہ تحفة المومن الموت ب ایما مسلم شہد لہ اربعة
بخیر ادخلہ اللہ الجنة قلنا وثلاثة قال وثلاثة قلنا واثنان
قال واثنان ثم لم نسالہ عن الواحد خ لا تسبوا الاموات فانہم
قد افضوا الی ما قدموا خ اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم
د ت انا بری ممن حلق وصلق وخرق م یقول اللہ تعالی
ما لعبدی المومن اذا قبضت صفیہ من اہل الدنیا ثم احتسبہ
الا الجنة خ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحة والمستمعة

ومن عزی مصابا فله مثل اجره ت جه من نیح علیه فانه یعذب بما
نیح علیه یوم القیامة ق من اتاه الله مالا فلم یؤد زکوته مثل له
ماله یوم القیامة شجاعا اقرع له زبیبتان یطوقه یوم القیامة
ثم یاخذ بلهزمتیه یعنی شدقیه ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم
تلا ولا یحسبن الذین یبخلون الآیة خ صاع من بر او قمح
عن کل اثنین صغیر او کبیر حر او عبد ذکر او انثی اما غنیکم
فیزکیه الله واما فقیرکم فیرد علیه اکثر مما اعطاه د لو دعیت
الی کراع لاجبت ولو اهدی الی ذراع لقبلت خ من
سال الناس اموالهم تکثرا فانما یسال جمرا فلیستقل او لیستکثر م
من سال وعنده ما یغنیه فانما یستکثر من النار د من یکفل
لی ان لا یسال الناس شیئا فاتکفل له بالجنة د س لو کان
لی مثل احد ذهبا لیسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی
منه شیء الا شیء ارصده لدین خ ما من یوم یصبح فیه العباد
الا ملکان ینزلان فیقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا ویقول
الآخر اللهم اعط ممسکا تلفا ق انفقی ولا تحصی فیحصی الله علیک
ولا توعی فیوعی الله علیک ارضخی ما استطعت ق قال الله
تعالی انفق یا ابن آدم انفق علیک ق یا ابن آدم ان
تبذل الفضل خیر لک وان تمسکه شر لک ولا تلام علی کفاف
وابدا بمن تعول م هم الاخسرون ورب الکعبة فقلت فداک
ابی وامی من هم قال هم الاکثرون اموالا الا من قال هکذا
وهکذا من بین یدیه ومن خلفه وعن یمینه وعن شماله وقلیل ما هم ق

السخی قریب من اللہ قریب من الجنۃ قریب من الناس
بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من
الناس قریب من النار ولجاہل سخی احب الی اللہ من
عابد بخیل ت خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق
ت لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان ت اکرم فعے فی
یدہ ولو ظلفا محرقا ادت ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ
عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ م یا نساء
المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتہا ولو فرسن شاۃ ق کل
معروف صدقۃ ق لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی
اخاک بوجہ طلیق م علی کل مسلم صدقۃ قالوا فان لم یجد قال
فلیعمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل
قال فیعین ذا الحاجۃ الملہوف قالوا فان لم یفعل قال فیامر بالخیر
قالوا فان لم یفعل قال فیمسک عن الشر فانہ لہ صدقۃ ق کل
سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس تعدل
بین الاثنین صدقۃ وتعین الرجل علی دابتہ فیحمل علیہا او
یرفع علیہا متاعہ صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وکل خطوۃ
تخطوہا الی الصلوۃ صدقۃ وتمیط الاذی عن الطریق صدقۃ
خ نعم الصدقۃ اللقحۃ الصفی منحۃ والشاۃ الصفی منحۃ تغدو
بانا وتروح باخر ق عذبت امراۃ فی ہرۃ امسکتہا حتی ماتت
من الجوع فلم تکن تطعمہا ولا ترسلہا فتاکل من خشاش الارض
ق اعزل الاذی عن طریق المسلمین م لقد رأیت رجلا یتقلب

فی الجنة فی شجرة قطعها من ظهر الطریق کانت تؤذی الناس
م یا ایها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام و
صلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام ت جہ می ان
الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع میتة السوء ت ف اللہ کا
غصہ اور رحم اور سننا اور دیکھنا وغیرہ صفات کو اپنے صفات
جیسا نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ جیسا وہ بیمثال ہے اوسکی صفات بھی
بیمثال ہیں اور اللہ تعالیٰ ت سی پاک ہے کل معروف صدقة
وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجه طلق وان تفرغ من
دلوک فی اناء اخیک ت ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری
کساه الله من خضر الجنة وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمه الله
من ثمار الجنة وایما مسلم سقی مسلما علی ظمأ سقاه الله من الرحیق
المختوم مي ت ان فی المال لحقا سوی الزکوة الحدیث ت جہ می
ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من الله ما دام علیه منه
خرقة ات ان ظل المؤمن یوم القیامة صدقته ا من وسع
علی عیاله فی النفقة یوم عاشوراء وسع الله علیه سائر سنته
رزین افضل دینار ینفقه الرجل دینار ینفقه علی دابته فی سبیل
الله ودینار ینفقه علی اصحابه فی سبیل الله م اذا طبخت مرقة
فاکثر ماءها وتعاهد جیرانک م الصدقة علی المسکین صدقة وهی
علی ذی الرحم ثنتان صدقة وصلة ات س جہ می ردوا السائل
ولو بظلف محرق مالک ت افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا
کتاب الصوم من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله

حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه رخ من مات وعلیه صوم صام
عنه ولیه ق افضل الصیام بعد رمضان شهر الله المحرم وفضل
الصلوة بعد الفریضة صلوة اللیل م من صام یوما فی سبیل الله
بعد الله وجهه عن النار سبعین خریفا ق من صام یوما فی سبیل الله
جعل الله بینه وبین النار خندقا کما بین السماء والارض ت لکل شیء
زکوة وزکوة الجسد الصوم جه ان یوم الاثنین والخمیس یغفر الله
لکل مسلم الا ذا هاجرین یقول دعهما حتی یصطلحا جه ان الصائم
اذا اکل عنده صلت علیه الملائکة حتی یفرغوا ت فضائل
القرآن ان الله یرفع بهذا الکتاب اقواما ویضع به آخرین م
لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان ینفر من البیت الذی یقرأ
فیه سورة البقرة م الآیتان من آخر سورة البقرة من قرأهما فی
لیلة کفتاه ق ایعجز احدکم ان یقرأ فی لیلة ثلث القرآن
قالوا وکیف یقرأ ثلث القرآن قال قل هو الله احد یعدل
ثلث القرآن ق من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم
حرامه ادخله الله الجنة وشفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد
وجبت له النار ت جه می اذا زلزلت تعدل نصف القرآن
وقل هو الله احد تعدل ثلث القرآن وقل یا ایها الکافرون
تعدل ربع القرآن ت یا عقبة تعوذ بهما . . . فما تعوذ متعوذ
بمثلهما د ب اقرؤا سورة هود یوم الجمعة فی من قرأ سورة الکهف
فی یوم الجمعة اضاء له النور ما بین الجمعتین دعوات کبیر بئس ما لاحدهم
ان یقول نسیت آیة کیت وکیت بل نسی واستذکروا القرآن

197

فانه اشد تفصيا من صدور الرجال من النعم ق ليس منا من
لم يتغن بالقرآن خ زينوا القرآن باصواتكم او جه ى من
قرء القرآن يتأكل به الناس جاء يوم القيامة ووجهه عظم
ليس عليه لحم ب كتاب الدعوات لا تدعوا على انفسكم ولا
تدعوا على اولادكم ولا تدعوا على اموالكم لا توافقوا من الله ساعة
يسأل فيها عطاء فيستجيب لكم م الدعاء مخ العبادة ت لا يرد
القضاء الا الدعاء ولا يزيد في العمر الا البر ت من لم يسأل الله
يغضب عليه ت ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابة واعلموا
ان الله لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه ت ان ربكم حيي كريم
يستحيي من عبده اذا رفع يديه اليه ان يردهما صفرا ت واسرع
الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب ت د ثلث دعوات مستجابة
لا شك فيهن دعوة الوالد ودعوة المسافر ودعوة المظلوم ت
د جه لا يقعد قوم يذكرون الله الا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة
ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده م مثل الذي يذكر
ربه والذي لا يذكر مثل الحي والميت ق ما جلس قوم مجلسا
لم يذكروا الله فيه ولم يصلوا على نبيهم الا كان عليهم ترة فان
شاء عذبهم وان شاء غفر لهم ت لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله
فان كثرة الكلام بغير ذكر الله
قسوة للقلب وان ابعد الناس من الله القلب القاسي ت
الشيطان جاثم على قلب ابن آدم فاذا ذكر الله خنس واذا
غفل وسوس خ تعليقا ان الله تعالى يقول انا مع عبدي اذا ذكرني

وتحرك لي شفتاه خ ان لله تعالى تسعة وتسعين اسما مائة
الا واحدة من احصاها دخل الجنة ق لأن اقول سبحان الله
والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر احب الي مما طلعت عليه الشمس م
من قال سبحان الله وبحمده في يوم مائة مرة حطت خطاياه و
ان كانت مثل زبد البحر ق كلمتان خفيفتان على اللسان
ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم ق والذي نفسي بيده لو لم تذنبوا لذهب
الله بكم ولجاء بقوم يذنبون فيستغفرون الله فيغفر لهم م ش
ان الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار
ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس من مغربها م ان العبد
اذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه ق ما اصر من استغفر وان
عاد في اليوم سبعين مرة ت د من لزم الاستغفار جعل الله
له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا
يحتسب د جه ان الله يحب العبد المؤمن المفتن التواب ا
لا يدخل احدا منكم عمله الجنة ولا يجيره من النار ولا انا الا برحمة
الله م عليك بتقوى الله والتكبير على كل شرف ت اللهم
اني اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة
نقمتك وجميع سخطك م اللهم اني اعوذ بك من الاربع من
علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا
يسمع د جه ت من سأل الله الجنة ثلاث مرات قالت الجنة
اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلاث مرات قالت النار

اقاله الله عثرته يوم القيامة وجب من سره ان ينجيه الله من
كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر او ليضع عنه م من انظر معسرا
او وضع عنه اظله الله في ظله م مطل الغني ظلم فاذا اتبع احدكم
على ملي فليتبع ق نفس المومن معلقة بدينه حتى يقضى عنه
فع ل ت حب ى من مات وهو برئ من الكبر والغلول و
الدين دخل الجنة ت حب مي ان الله عز وجل يقول انا
ثالث الشريكين ما لم يخن احدهما صاحبه فاذا خانه خرجت
من بينهما وجاء الشيطان د ز اد الامانة الى من ائتمنك ولا
تخن من خانك ت د ى من اخذ شبرا من الارض ظلما فانه
يطوقه يوم القيامة من سبع ارضين ق قال الله تعالى
ثلثة انا خصمهم يوم القيامة رجل اعطى بي ثم غدر ورجل باع
حرا فاكل ثمنه ورجل استاجر اجيرا فاستوفى منه ولم يعطه
اجره خ اعطوا الاجير اجره قبل ان يجف عرقه حب للسائل
حق وان جاء على فرس د لا حمى الا لله ولرسوله خ لا تمنعوا
فضل الماء لتمنعوا به فضل الكلاء ق المسلمون شركاء في
ثلاث في الماء والكلاء والنار د حب العائد في هبته كالكلب
يعود في قيئه ليس لنا مثل السوء خ فاتقوا الله واعدلوا بين
اولادكم ق من لم يشكر الناس لم يشكر الله ت من صنع
اليه معروف فقال لفاعله جزاك الله خيرا فقد ابلغ في الثناء
ت تهادوا فان الهدية تذهب وحر الصدر ولا تحقرن
جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة ت تمت الاربعون السابعة

والدهن واللبن ت اذا اعطى احدكم الريحان فلا يرده فانه
خرج من الجنة ت كتاب النكاح الدنيا كلها متاع
وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة م ما تركت بعدي فتنة
اضر على الرجال من النساء ق اياكم والدخول على النساء
الحديث ق اما علمت ان الفخذ عورة ت د لا يخلون رجل
بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان ت لعن الله الناظر و
المنظور اليه ب نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اجابة
طعام الفاسقين ب المتباريان لا يجابان ولا يؤكل
طعامهما ب لا يفرك مومن مومنة ان كره منها خلقا رضي منها
آخر م لا يجلد احدكم امرأته جلد العبد ثم يجامعها في آخر اليوم
لم يضحك احدكم مما يفعل ق خيركم خيركم لاهله وانا خيركم لاهلي و
اذا مات صاحبكم فدعوه ت مي ايما امرأة ماتت وزوجها عنها
راض دخلت الجنة ت لا تضربوا اماء الله الحديث د جه مي
ان من اكمل المومنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله ت
ابغض الحلال الى الله الطلاق د يا معاذ ما خلق الله شيئا
على وجه الارض احب اليه من العتاق ولا خلق الله شيئا
على وجه الارض ابغض اليه من الطلاق قط ان الله تعالى
يغار وان المومن يغار وغيرة الله ان لا يأتي المومن ما
حرم الله ق من ادعى الى غير ابيه وهو يعلم فالجنة عليه
حرام ق لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن ابيه فقد كفر ق
لا يحل لامرأة تومن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت

نوق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا ق
اخوانكم جعلهم الله تحت ايديكم فمن جعل الله اخاه تحت يده فليطعمه
مما ياكل وليلبسه مما يلبس ولا يكلفه من العمل ما يغلبه فان كلفه ما يغلبه
فليعنه عليه ق اتقوا الله في الصلوة وما ملكت ايمانكم لا يدخل الجنة سيء الملكة ت اعفوا عنه
كل يوم سبعين مرة ت اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة فاركبوها
صالحة واتركوها صالحة ولعن رسول الله صلى الله عليه وسلم
من فرق بين الوالد وولده وبين الاخ وبين اخيه جه قط

باب الايمان والنذور

من احلف بغير الله فقد اشرك
ت لا تنذروا فان النذر لا يغني من القدر شيئا وانما يستخرج
به من البخيل ق كفارة النذر كفارة اليمين م

باب القصاص

لا يحل لمسلم ان يروع مسلما د

كتاب الحدود

ان اخوف ما
اخاف على امتي عمل قوم لوط ت جه ملعون من عمل عمل قوم لوط
وفي رواية ان عليا احرقهما وابا بكر هدم عليهما حائطا د لا ينظر
الله عز وجل الى رجل اتى رجلا او امراة في دبرها ت
ما اسكر كثيره فقليله حرام ت د جه لا يدخل الجنة عاق ولا قمار
ولا منان ولا مدمن خمر مى ثلثة قد حرم الله عليهم الجنة مدمن
الخمر والعاق والديوث الذي يقر في اهله الخبث ا س
مدمن الخمر يلقى الله تعالى كعابد وثن احمد

كتاب الامارة

الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته الحديث
ق ما من عبد يسترعيه الله رعية فلم يحطها بنصيحته الا لم يجد

ر السحیۃ الجنۃ ق. لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق شرح السنۃ
لیسّروا ولا تنفّروا ولیسّروا ولا تعسّروا ق انّ الغادر ینصب له
لواء یوم القیامۃ فیقال ہذہ غدرۃ فلان بن فلان ق
لکل غادر لواء عند استہ یوم القیامۃ م الحدیث من شفع
لاحد شفاعۃ فاہدی له ہدیۃ علیہا فقبلہا فقد اتی بابا عظیما
من ابواب الربا د انّ ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم ق
من ادّعی ما لیس له فلیس منا ولیتبوّء مقعدہ من النار م باب
اداب السفر لو یعلم الناس ما فی الوحدۃ ما اعلم ما سار راکب
بلیل وحدہ خ لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب ولا جرس م
الجرس مزامیر الشیطان م السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم
نومه وطعامه وشرابه فاذا قضی نہمته من وجہه فلیعجل الی
اہله ق اذ دخل المسجد فصلی فیه رکعتین ق یہ جابر کو فرمایا
جب وہ حضرت کے ساتھ سفر سے مدینہ میں آئے خ. اللہم بارک
لامتی فی بکورہا ت دمی علیکم بالدلجۃ فان الارض تطوی
باللیل د الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلاثۃ
رکب مات دس انّ تفرقکم فی ہذہ الشعاب والاودیۃ انما
ذلکم من الشیطان الحدیث د لا تتخذوا ظہور دوابکم منابر
فان اللہ تعالی انما سخرہا لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ
الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فعلیہا فاقضوا حاجاتکم د
سید القوم فی السفر خادمہم الحدیث ب باب الصید لا
تتخذوا شیئا فیه روح غرضا م انّ اللہ تبارک وتعالی کتب الاحسان

على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا
الذبح وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته م من قتل عصفورا
فما فوقها بغير حقها سأله الله عن قتله قيل يا رسول الله وما
حقها قال ان يذبحها ويأكلها ولا يقطع رأسها فيرمي بها م لا
تسبوا الديك فانه يوقظ للصلوة ◦ كتاب الاطعمة ◦ اذا اكل
احدكم فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها ق ان المؤمن يأكل
في معى واحد والكافر يأكل في سبعة امعاء خ طعام الاثنين
كافي الثلاثة وطعام الثلاثة كافي الاربعة ق طعام الواحد
يكفي الاثنين وطعام الاثنين يكفي الاربعة وطعام الاربعة يكفي
الثمانية م .... نعم الادام الخل نعم الادام الخل م
الطاعم الشاكر كالصائم الصابر ت جه مے بركة الطعام الوضوء
قبله والوضوء بعده ت د ان كثرة الاكل شؤم ب سيد ادامكم
الملح جه من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه
ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ومن كان
يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت وفي رواية
بدل الجار ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليصل رحمه
ق والذي نفسي بيده لتسألن عن هذا النعيم يوم القيامة
م مثل المؤمن ومثل الايمان كمثل الفرس في آخيته يجول
ثم يرجع الى آخيته وان المؤمن يسهو ثم يرجع الى الايمان
حب اطعموا طعامكم الاتقياء واولوا معروفكم المؤمنين اب حليه
نعم الا من ثلث خرقة لف بها الرجل عورته او كسرة سد بها

٢٠٥

او حجر یدخل فیہ من الحر والقراب کلوا جمیعا ولا تفرقوا فان
البرکۃ مع الجماعۃ حہ الذی یشرب فی آنیۃ الفضۃ انما یجر
جر فی بطنہ نار جہنم ق اذا اکل احدکم طعاما فلیقل اللہم بارک
لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللہم بارک
لنا فیہ وزدنا منہ فانہ لیس شیٔ یجزی من الطعام و
الشراب الا اللبن ت د فراش للرجل وفراش لامرأتہ
والثالث للضیف والرابع للشیطان م ما اسفل من الکعبین
من الازار فی النار خ انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق
لہ فی الآخرۃ ق احل الذہب والحریر للاناث من امتی
وحرم علی ذکورہا ت س من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ
الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی
کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما
تقدم من ذنبہ وما تاخر د من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا
البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ د حبہ من تشبہ بقوم فہو
منہم د ت من ترک لبس ثوب جمال وہو یقدر علیہ د فی روایۃ
تواضعا کساہ اللہ حلۃ الکرامۃ الحدیث ت ان اللہ یحب
ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ ت مع کل جرس شیطان خالفوا
المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب ق من کان لہ
شعر فلیکرمہ د من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا
یوم القیامۃ ت س باب الکہانۃ من اتی عرافا فسالہ

عن شيء لم يقبل له صلوة اربعين ليلة م كتاب الرؤيا
الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان فاذا رأى
احدكم ما يحب ...... فلا يحدث به الا من يحب واذا
رأى ما يكره فليتعوذ بالله من شرها ومن شر الشيطان
وليتفل ثلاثا ولا يحدث به احدا فانها لن تضره ق اذا
رأى احدكم الرؤيا يكرهها فليبصق عن يساره ثلاثا وليستعذ
بالله من الشيطان ثلاثا وليتحول عن جنبه الذي كان عليه
م كتاب الآداب يا بني اذا دخلت على اهلك فسلم يكون
بركة عليك وعلى اهل بيتك ت البادي بالسلام بريء
من الكبر ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان الا غفر لهما
قبل ان يتفرقا ت جه من بات على ظهر بيت ليس عليه حجاب
فقد برئت منه الذمة د قال حذيفة رض ملعون على لسان محمد
صلى الله عليه وسلم من قعد وسط الحلقة ت د خير المجالس اوسعها
د اذا تثاوب احدكم فليمسك بيده على فمه فان الشيطان
يدخل م سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي الحديث ق ان احب اسمائكم
الى الله عبد الله وعبد الرحمن م اخنع الاسماء يوم القيامة
عند الله رجل يسمى ملك الاملاك خ لا يسب احدكم الدهر فان
الله هو الدهر م لا يقولن احدكم خبثت نفسي ولكن ليقل
لقست نفسي ق لا تقولوا للمنافق سيد فانه ان يك سيدا
فقد اسخطتم ربكم د ان من الشعر حكمة خ لان يمتلئ جوف رجل
قيحا يريه خير من ان يمتلئ شعرا ق هو كلام فحسنه حسن وقبيحه قبيح

من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنة خ
المستبان ما قالا فعلى البادي ما لم يعتد المظلوم م اذا
قال الرجل هلك الناس فهو اهلكهم م تجدون شر الناس
يوم القيامة ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه
ق لا يدخل الجنة قتات ق ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس
ويقول خيرا وينمي خيرا ق اذا رأيتم المداحين فاحثوا في وجوههم
التراب م من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة
ومن ترك المراء وهو محق بني له في وسط الجنة ومن
حسن خلقه بني له في اعلاها ت اتدرون ما اكثر ما يدخل
الناس الجنة تقوى الله وحسن الخلق اتدرون ما اكثر ما
يدخل الناس النار الاجوفان الفم والفرج ت جه من
صمت نجا ت مي ب اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء
كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانما نحن بك فان
استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا ت من حسن اسلام
المرء تركه ما لا يعنيه ما جه ت ب اذا كذب العبد تباعد عنه
الملك ميلا من نتن ما جاء به ت من كان ذا وجهين في الدنيا
كان له يوم القيامة لسانان من نار مي ليس المؤمن بالطعان
ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي ت ب لا يبلغني
احد من اصحابي عن احد شيئا فاني احب ان اخرج
اليكم وانا سليم الصدر د اذا مدح الفاسق غضب الرب
تعالى واهتز له العرش ب مقام الرجل بالصمت افضل

من عبادة ستين سنة الغيبة اشد من الزنا الحديث
ب ان من كفارة الغيبة ان تستغفر لمن اغتبته تقول اللهم
اغفر لنا وله دعوات كبير ضعيف الاسناد لينتهين قوم
يفتخرون بآبائهم الذين ماتوا انما هم فحم جهنم او ليكونن
اهون على الله من الجعل الذي يدهده الخراء بانفه ان
الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء انما هو
مؤمن تقي او فاجر شقي الناس كلهم بنو آدم وآدم من
تراب ت حبك الشيء يعمي ويصم د لا يدخل الجنة قا
ق ليس الواصل بالمكافي ولكن الواصل الذي اذا
قطعت رحمه وصلها خ رضى الرب في رضى الوالد و
سخط الرب في سخط الوالد ت هما جنتك ونارك حب ان العبد
ليموت والداه او احدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو
لهما ويستغفر لهما حتى يكتبه الله بارا لا يرحم الله من لا يرحم الناس
ق من ابتلى من هذه البنات بشيء فاحسن اليهن كن له
سترا من النار ق من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيمة
انا وهو هكذا وضم اصابعه م الساعي على الارملة والمسكين
كالساعي في سبيل الله الحديث ق انا وكافل اليتيم له ولغيره
في الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا
خ ما نحل والد ولده من نحل افضل من ادب حسن ت
من رأى عورة فسترها كان كمن احيى موؤدة ات
المؤمن مرآة المؤمن والمؤمن اخو المؤمن يكف عنه ضيعته ويحوطه

يكف

من وراء شق وانزلوا الناس منازلهم وليس المومن بالذي
يشبع وجاره جائع الى جنبه خيركم من يرجى خيره
ويؤمن شره وشركم من لا يرجى خيره ولا يؤمن شره
اول خصمين يوم القيامة جاران ان الله يقول
يوم القيامة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في
ظلي يوم لا ظل الا ظلي المرء مع من احب اذا احب
الرجل اخاه فليخبره انه يحبه لا تصاحب الا مومنا
ولا ياكل طعامك الا تقي لا يحل الكذب الا
في ثلث كذب الرجل امراته ليرضيها والكذب في الحرب
والكذب ليصلح بين الناس لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه
فوق ثلث فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار
اياكم والحسد فان الحسد ياكل الحسنات كما تاكل النار الحطب
ومن اعتذر الى اخيه فلم يعذره او لم يقبل عذره كان
عليه مثل خطيئة صاحب مكس راس العقل بعد الايمان التودد في كل شيء
خير الا في عمل الآخرة وان الهدي الصالح والسمت
الصالح والاقتصاد جزء من خمس وعشرين جزءا من النبوة
وان الله تعالى رفيق يحب الرفق ويعطي على الرفق
ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه الحياء لا ياتي
الا بخير وفي رواية الحياء خير كله من يحرم الرفق
يحرم الخير ان من احبكم الي احسنكم اخلاقا لا يدخل
الجنة الجواظ ولا الجعظري الحديث وان المومن ليدرك بحسن

خلقہ درجۃ قائم اللیل وصائم النہار و المسلم الذے
یخالط الناس ویصبر علی اذاہم افضل من الذی لا یخالطہم
ولا یصبر علے اذاہم خ لیس الشدید بالصرعۃ انما
الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب ق لا یدخل النار احد
فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان لا یدخل الجنۃ احد
فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر م یقول اللہ تعالے
الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا منہما ادخلتہ
النار م ما تجرع عبد افضل عند اللہ عزوجل من جرعۃ غیظ
یکظمہا ابتغاء وجہ اللہ تعالیٰ ا ان الغضب لیفسد الایمان
کما یفسد الصبر العسل ب من خزن لسانہ ستر اللہ عورتہ
ومن کف غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ یوم القیامۃ ومن
اعتذر الی اللہ قبل اللہ عذرہ ب ثلاث منجیات وثلث
مہلکات فاما المنجیات فتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ
والقول بالحق فی الرضا والسخط والقصد فی الغنی والفقر
واما المہلکات فہوی متبع وشح مطاع واعجاب المرء
بنفسہ وہی اشدہن ف آج کل عجب کی ہوا بہت چل
رہی عوام الناس اجتہاد کا دم بھرتی اور خواص مت
کو بے سمجھے جانتی ہیں ذرا اپنی نفسوں کا مطالعہ کرنا چاہیے
نعوذ باللہ من شرور انفسنا ان اللہ لیملی الظالم حتے
اذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ
القری وہی ظالمۃ الایۃ ق من التمس رضی اللہ بسخط الناس

٢١١

كفاه الله مؤنة الناس ومن التمس رضى الناس بسخط
الله وكله الله الى الناس ت من مشى مع ظالم ليقويه
وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام ب ما من رجل
يكون في قوم يعمل فيهم بالمعاصي يقدرون على ان يغيروا
عليه ولا يغيرون الا اصابهم الله منه بعقاب قبل ان يموتوا

كتاب الرقاق

الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر
حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمكاره خ تعس
عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد الخميصة ان اعطي رضي وان
لم يعط سخط تعس وانتكس واذا شيك فلا انتقش الحديث
خ اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا ق قد افلح من اسلم و
رزق كفافا وقنعه الله بما آتاه م ليس الغنى عن كثرة
العرض ولكن الغنى غنى النفس ق ان الله يقول يا ابن
آدم تفرغ لعبادتي املأ صدرك غنى واسد فقرك وان
لا تفعل ملأت يدك شغلا ولم اسد فقرك احمد اغتنم خمسا
قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك
قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك ت
من احب دنياه اضر بآخرته ومن احب آخرته اضر بدنياه
فآثروا ما يبقى على ما يفنى اب لو كانت الدنيا تعدل
عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ات حم
ما ملأ آدمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اكلات
يقمن صلبه فان كان لا محالة فثلث طعام وثلث شراب

وثلث النفس شارح اذا رأيت الله عز وجل يعطي العبد
من الدنيا على معاصيه ما يحب فانما هو استدراج الحديث
ابن ماجه عقبة كؤودة لا يجوزها المثقلون ب ان اخوف
ما اتخوف على امتي الهوى وطول الامل فاما الهوى
فيصد عن الحق واما طول الامل فينسي الآخرة الحديث
ب ان اولى الناس بي المتقون من كانوا وحيث كانوا
ا هل تنصرون وترزقون الا بضعفائكم خ اطلعت في
الجنة فرأيت اكثر اهلها الفقراء واطلعت في النار
فرأيت اكثر اهلها النساء ق اذا نظر احدكم الى من فضل
عليه في المال والخلق فلينظر الى من هو اسفل منه ق
يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمس مائة عام نصف
يوم ت اللهم احيني مسكينا وامتني مسكينا واحشرني في
زمرة المساكين فقالت عائشة لم يا رسول الله قال
انهم يدخلون الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفا يا عائشة
لا تردي المسكين ولو بشق تمرة يا عائشة احبي المساكين
وقربيهم فان الله يقربك يوم القيامة ب ابغوني
في ضعفائكم فانما ترزقون وتنصرون بضعفائكم ت
اذا احب الله عبدا حماه الدنيا كما يظل احدكم يحمي سقيمه الماء
ا ت اثنان يكرههما ابن آدم يكره الموت والموت
خير للمؤمن من الفتنة ويكره قلة المال وقلة المال
اقل للحساب ا اياك والتنعم فان عباد الله ليسوا بالمتنعمين

من جاع او احتاج فكتمه الناس كان حقا على الله عز وجل
ان يرزقه رزق سنة من حلال ب ان الله يحب عبده
المومن الفقير المتعفف ابا العيال حه من رضي
من الله باليسير من الرزق رضي الله منه بالقليل من
العمل ب يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان الحرص
على المال والحرص على العمر ق اعذر الله الى امرء
اخر اجله حتى بلغه ستين سنة خ كن في الدنيا كانك
غريب او عابر سبيل وعد نفسك في اهل القبور خ
اول صلاح هذه الامة اليقين والزهد واول فسادها
البخل والامل ب الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد
الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله
بت جه ان الرزق ليطلب العبد كما يطلبه اجله النعيم من
سمع سمع الله به ومن يرائي يرائي الله به ق من كانت
نيته طلب الاخرة جعل الله غناه في قلبه وجمع له شمله
واتته الدنيا وهي راغمة ذليلة ومن كانت نيته طلب
الدنيا جعل الله الفقر بين عينيه وشتت عليه امره ولا
ياتيه منها الا ما كتب له ت اي ان يسير الرياء شرك
ومن عادى لله وليا فقد بارز الله بالمحاربة الحديث
ب من صلى يرائي فقد اشرك ومن صام يرائي فقد اشرك
ومن تصدق يرائي فقد اشرك ا والذي نفسي بيده لو تعلمون
ما اعلم لبكيتم كثيرا ولضحكتم قليلا خ ما رايت مثل النار نام هاربها

ولا تسل الجنة نام طالبها انما القبر روضة من رياض
الجنة او حفرة من حفر النيران ف ما قبل لکا حدیث
طویل ہی عجیب مضمون کی یا عائشة ایاک ومحقرات
الذنوب فان لها من الله طالبا حدی ب کتاب الفتن
العبادة فی الهرج ... کهجرة الی م یطوی الله السموات یوم
القیامة ثم یاخذهن بیده الیمنی ثم یقول انا الملک این
الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین بشماله ثم یقول
انا الملک این الجبارون این المتکبرون م کیف انعم
وصاحب الصور قد التقمه واصغی سمعه وحنی جبهته ینتظر متی
یومر بالنفخ فقالوا یا رسول الله وما تامرنا قال قولوا حسبنا
الله ونعم الوکیل ت تحشر الناس یوم القیامة حفاة
عراة غرلا قلت یا رسول الله الرجال والنساء جمیعا
ینظر بعضهم الی بعض فقال یا عائشة الامر اشد من ان
ینظر بعضهم الی بعض ق یعرق الناس یوم القیامة حتی
یذهب عرقهم فی الارض سبعین ذراعا ویلجمهم حتی یبلغ
آذانهم ق حوضی مسیرة شهر وزوایاه سواء ماءه ابیض
من اللبن وریحه اطیب من المسک وکیزانه کنجوم السماء
من یشرب منها فلا یظمأ ابدا ق وترسل الامانة والرحم
فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا م موضع سوط فی الجنة
خیر من الدنیا وما فیها ق غدوة فی سبیل الله او روحة
خیر من الدنیا وما فیها ولو ان امرأة من نساء اهل الجنة

۲۱۵

اطلعت على الارض لاضاءت ما بينهما ولملأت ما بينهما
ريحا ولنصيفها على راسها خير من الدنيا وما فيها خ ان
اهل الجنة ياكلون فيها ويشربون ولا يتفلون ولا يبولون ولا
يتغوطون ولا يمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح
كرشح المسك يلهمون التسبيح والتحميد كما يلهمون النفس م ۔
ينادي منادي ان لكم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لكم
ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا
وان لكم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا م ان الحجر يلقى من شفة
جهنم فيهوي فيها سبعين خريفا لا يدرك لها قعرا والله
لتملان الحديث م ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم متحان
ق يقول الله لاهون اهل النار عذابا يوم القيامة لو ان
لك ما في الارض من شيء اكنت تفتدي به فيقول نعم
فيقول اردت منك اهون من هذا وانت في صلب آدم
ان لا تشرك بي فابيت ان لا تشرك بي ق منهم من تاخذه
النار الى كعبيه ومنهم من تاخذه النار الى ركبتيه ومنهم من
تاخذه النار الى حجزته ومنهم من تاخذه النار الى ترقوته
م ضرس الكافر يوم القيامة مثل احد وفخذه مثل البيضاء
ومقعده من النار مسيرة ثلث مثل الربذة ت الصعود جبل
من نار يتصعد فيه سبعين خريفا ويهوي به كذلك فيه ابدا
ت ان الحميم ليصب على رؤسهم فينفذ الحميم حتى يخلص الى
جوفه فيسلت ما في جوفه حتى يمرق من قدميه وهو الصهر

ثم لیاذ کما کان ت لوان ولوامن غساق یہراق سے
الدنیا لانتن اہل الدنیا ت ان فی النار حیات کامثال
البخت تلسع احداہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا وان
فی النار عقارب کامثال البغال الموکفۃ تلسع احداہن
اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا باب بدء الخلق کان
زکریا نجارا م ف کسی پیشہ حلال کو حقیر نجانا چاہیے
المومن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ جب ف یہ بزرگی
ایمان کی نہ قومیت کی انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا
علی اللہ تعالی ت جب سے قال ابو حنیفۃ رض اذا عجز عن
القعود صلی مستلقیا ورجلاہ الی الکعبۃ فان لم یستطع ان
یصلی مستلقیا صلی علی جنبہ تفسیر مظہری صـ ۲۰۵ صل قائما
فان لم یستطع فقاعدا وان لم یستطع فعلی جنب بخاری و
سنن اربعہ مظہری صـ ۵۰۳ العاری اذا کان بحضرتہ
من الکسوۃ فانہ لیبسہ فان لم یعطہ صلی عریانا ولو وجد
فی خلال صلوتہ ثوبا استقبل عالمگیریہ صـ ۱۲ ج ۲ صـ ۳۲ مریض
صاحب فراش لا یمکنہ ان یحول وجہہ ولیس بحضرتہ احد
یوجہہ یجزیہ صلوتہ الی حیثما شاء ف بعضے شخص باوجود
طاقت قیام کے اور نہ ضرر کرنی وضو کی مرض کے بہانہ سے
بیٹھ کر نماز پڑھتے اور تیمم کرتے ہیں ایسا ہرگز نچاہیے اور
مرض میں نماز چھوڑ دینے والو نکو بیماری کیا آئی حیض آیا
صـ ۱۹۱ و یجبر المولد الموسر علی نفقۃ الابوین المعسرین

۲۱۶

۲۱۷

مسلمین کا باپ او ومیدین قدرا علی الکسب و لم یقدر الخ "
والنفقة لکل ذی رحم محرم اذا کان صغیرا فقیرا وکانت
امرأة بالغة فقیرة او کان ذکرا فقیرا ازمنا او اعمی تجب
ذلک علی قدر المیراث ویجبر علیه کذا فی الهدایة ولعتبر اہلیة
الارث لا حقیقته الخ " کتاب الکراہیة صـ ۱۲۰ قراءة الکافرون
الی الآخر مع الجمع مکروہة لانہا بدعة لم ینقل عن الصحابة و
التابعین رضـ کذا فی المحیط اس سے معلوم ہوا کہ سوئم اور
چہلم وغیرہ ایام کو مقرر کرنا اور طعام وغیرہ پر ختم پڑہنا اور
عرس ور مولد شریف کی محفل کرنا جیسا کہ اس زمانہ مین مروج
ہے اور سوای اسکے اور جو امر کہ صحابہ اور تابعین رضـ سے
منقول نہو اور لوگ اوسکو دین کا کام جانین وہ بدعت ہے
اور یہ بڑا عمدہ اصول ہے مذہب حنفی کا اور اعتقاد واجب
ہونی تقلید مذہب معین کا بہی صحابہ اور تابعین سے منقول
نہین " کتاب الاکراہ صـ ۱۵ السلطان اذا اخذ رجلا و
قال لاقتلنک او لتشربن ہذا الخمر او لتاکلن ہذہ المیتة
او لتاکلن لحم ہذا الخنزیر کان فی سعتہ من تناوله بل افترض
علیه التناول اذا کان فی غالب رأیہ لو لم یتناول لقتل
الخ " ولو اکرہ الرجل علی ان یقتل فلانا المسلم او یتلف مال
الغیر کان له ان لا یاخذ مال الغیر ولا یتلفه آور مالا بدمین ہے
درحالت مخمصه اگرما کولی حلال نیابد میتة ومانند آن از
محرمات حلال شود بلکہ فرض شود خوردن آن نزد امام اعظم رحـ

ودر چنین حالت اگر مال غیر مقدار سد رمق خورد به نیت
ادای قیمت آن روا باشد لیکن اگر احتیاط کرده بمیرد
ماجور شود آثم نشود انتهی مختصرا ، خوردن انواع فواکه
واطعمه لذیذه جایز است لیکن اسراف دران وافراط
ممنوع است ، معصفر ومزعفر مردان را حرام است وپوشیدن
رنگ سرخ مردان را مطلقا مکروه است مگر مخلوط مثل سوسی
، پارچه که تار ویود آن ابریشم باشد مردان را حرام است
مگر مقدار چهار انگشت چون علم الخ ، زیور زر ونقره مرد را
جائز نیست مگر انگشتری نقره وکندن زرگر ونگینه ، طفل را
مرد را پوشانیدن حریر وزر حرام است ، مرد را از مرد ودیدن کم از یک مثقال
اززن ازناف تا زانو دیدن جائز نیست الخ اززنان محرم
سر وروی وساق وباز و دیدن ومس کردن جائز است اگر
از شهوت مامون باشد ، تفصیل مسائل بیع باطل وفاسد
در کتب فقه است ازین بیوع اجتناب واجب است ، اگر
گندم را عوض گندم یا نخود را عوض نخود یا جو را عوض جو یا
زر را عوض زر یا آهن را عوض آهن فروخته شود فضل
ونسیه هر دو حرام باشد واگر گندم را عوض نخود یا زر را عوض
سیم یا آهن را عوض مس فروخته شود فضل حلال باشد
لیکن نسیه حرام واگر پارچه گزی را بپارچه گزی یا اسپ را
عوض اسپ فروخته شود نیز فضل حلال است ونسیه حرام
ف ان مسائل سی معلوم ہوا کہ سنار وغیرہ سی زیور چاندی کا لیکر

اور غیرہ نقود کے سیم کے ۴

بعوض روپیون. ۵۹ اور سونی کا بعوض اشرفیون وغیرہ نقود زر کی جب جائز ہے کہ سودا دست بدست اور زیور اور نقود وزن مین برابر ہون یا جسطرف بہی وزن کم ہو اوسطرف کچہہ پیسے وغیرہ ملاکر دئی جاوین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ سودا از یورات کا اور گوٹہ کناری ٹہپک زری اور ٹوپی اور پگڑی اور جوتہ زری دار یا گوٹہ دار اور کمخواب اور جوتہ کا مدار اور ہتیار جن پر سونی یا چاندی کا کام ہو اور چارجامہ اور زین پوش زری دار وغیرہ ایسی چیز کہ جنمین سونی یا چاندی کا میل ہی بعوض نقود سونی اور چاندی کی دست بدست جائز ہے اور ادہار پر حرام ہے ہنڈوی برای خطرہ راہ مکروہ ہست اگر ہنڈاون درمیان نباشد و اگر باشد حرام است در ہوا ۶ از اجارہ فاسد احتراز واجب است چنانچہ یک من بخراسیان دہد تا از آرد آن ربع در اجارہ سائیدگے دہد وشتی آثار رسیدہ بگیرد یا ریسمان خام بسفید باف داد باین شرط کہ سیوم حصہ پارچہ در اجرت بافتن بدہد یا یک من گندم بر خر بار کرد تا دہلی باین شرط کہ ازان غلہ چہارم حصہ در دہلی در اجورہ حمالی بدہد این اجارہ فاسد ہست در اجارہ فاسد اجورہ مثل واجب شود لیکن زیادہ از مسمی مقرر ہوا ۷ نشود ۸ کم کردن پایل در وزن مبیع یا مشتری در ثمن حرام است ۹ دیر ادا کردن ثمن قیمت مبیع وغیرہ دیون بحیلہ و مزدوری مزدور

بعد تاخیر کردن حرام است زیاده بر دادن بی شرط مستحب است
غدر و فریب و کذب کسب حلال را حرام سازد از حق خود درگذر
کردن در بیع و شرا و ادای دین و تقاضای آن مستحب است
بایع بخاطر مشتری می اقاله بیع کند حق تعالی گناهان بایع را
بیامرزد مدح فاسق حرام است بر کجی زنان صبر باید نمود
صغیره را سهل انگاشتن و بران اصرار کردن کبیره است
کسی که مشفق نباشد ولی نباشد انتهی مختصرا کذا فی مالا بد
مسئله در مرقاة ہست ولا یجوز نحو عبد الحارث ولا عبد النبی
ولا غیره فیما شاع بین الناس مسئله ولا تحته التی تنعقد
فی مجالس الملاهی والمزامیر یکون مختلفا فیها الخ حماویه
خلوة ساتهه اجنبیه کے حرام ہی اشباه خلوت ساتهه محرم
کے مباح ہے مگر ساتهه دوده شریک بہن اور ساس جوان کے
نہین مباح ف مولف کہتا ہی چچی تائی ممانی اور چچا تایا
ماموں خالہ کی بیٹی اور بہابی اور بھتیجے اور بہانجے کی بیوی
اور سالی اور بیوی کی خالہ اور بیوی کی بہانجی اور سالی کی
بیٹی یہ سب عورتین نامحرم ہین مرد کو انکے ساتهه ایک مکان مین
ہونا یا انکے سر اور کان اور سینه اور ساعد اور ساق پر نظر
ڈالنا حرام ہے منع کیا جاوی عورتون کو پہننے چہاجن اور
کہنگرو کے سی سننے کہ چہوٹی لڑکی کو بہی مکروہ ہی اگر واسطے
فخر اور سنانی کے بجادین تو عورت اور نکے نہ قبول کیجاوی
ف مولف کہتا ہی چنانچه بہاجی اور نکاح سی اول کہانا تا ابرار کا

اور کسی کی مرنی کی رٹونی وغیرہ فخر کے کام ہلونڈی وغلام عرفی
حقیقت مین لونڈیان شرعی نہین ہین بعد وفات زوج کی چار
مہینے دس دن سوگ ہے اور اور قرابتی مرے تو بعد تین دن کے
درست نہین ذخیرہ مین ہے واذا قال الرجل لغیرہ حکم الشرع
فی ہذہ الحادثۃ کذا فقال ذلک الغیر من برسم کار میکنم لا بشرع
یکفر عند بعض المشایخ انتہی مختصرا کذا فی تحفۃ الزوجین مسئلہ
کسی بستی مین مسلمان سنی ذبح کرا کے کفار گوشت کو بیچتے ہین
اور خریدار کو ذبح کرنا مسلمان کا سوائی قول کفار کے یا عادت کے
معلوم نہین حکم اوسکا کیا ہے جواب حکم قرینہ وغیرہ پر نہین
ہوتا جبتک دلیل شرعی قائم نہو پس اس گوشت کا کھانا جائز
نہین درمختار مین ہے قول الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات
لا فی الدیانات اور مبسوط مین ہے فان اتاہ بذلک مجوسی
وذکر ان مسلما ذبحہ لم یصدق ولم یوکل واللہ اعلم بالصواب
انتہی مختصرا سید محمد نذیر حسین جواب صحیح ہے اور قرینہ
قاطعہ سے ثبوت حکم کا حلت اور حرمت مین نہین ہوسکتا
مختصرا محمد صدر الدین محمد قطب الدین نوازش علی رحمۃ اللہ
علیہ محمد کریم اللہ احمد علی کل حال فقیر احمد سعید احمدی حسبنا
اللہ بس حفیظ اللہ ایضا کھٹیک وغیرہ نی گوسفند وغیرہ کو
مسلمان سے ذبح کرایا پھر وہ ذبیحہ مسلمان کی نظر سے ایک لحظہ
غایب ہوا اوسکا خریدنا درست ہے یا نہین جواب جب تک مسلمان کے
سامنے رہے خریدنا اور کھانا درست ہے جب نظر سے غایب ہوا تو

کا مدکا قول اس باب مین معتبر نہین لم یصدق فیما ذکرہ ولم یوکل
لقولہ لانہ لیس من اہل الدیانات مل من ارباب الخلاع انتہیٰ
مختصرا شرح قاری بر موطا شجاع وقلی محمد روشن علی نوازش علی
مشتاق احمد ظہور حسن محمد حبیب اللہ فقیر محمد حسین جلیل الرحمن
مسئلہ مین یہ ہے کہ بعد ذبح کے مسلمان کی نظر سے اگر گوشت
ایک لحظہ بھی غایب ہو جاوے اوسکا لینا اور کہانا اور خریدنا
ہرگز درست نہین اور یہ گوشت حرام اور ناپاک ہوگا اگرچہ
مسلمان کے مکان مین ذبح ہوا ہو چاہیے کہ محافظ مسلمان دیندار
اوسکے پاس رہے اور غافل نہ رہے اور نظر سے غایب ہونے
نہ دے یہان گوشت سے صبر کرنا آسان ہے بہشت کے نعمتون سے
محروم رہنا اور دوزخ کی آگ پر صبر کرنا مشکل پڑیگا انتہیٰ
مختصرا مطبوعہ مطبع ہاشمی سنہ ۱۳ الفضا گوشت کہ از دست کافر
خریدہ شود حرام است الا بخبر مسلمانا خبر الواحد یقبل فی الدیانات
کالحل والحرمۃ والطہارۃ والنجاسۃ اذا کان مسلما عدلا الخ
ولا یقبل قول المستور فی الدیانات فی ظاہر الروایات وہو
الصحیح ولا یقبل قول الکافر فی الدیانات الخ کذا فی عالمگیریہ
کتاب الکراہیۃ صفحہ ۱۱ ان مسائل سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
مسلمان صالح خبر دے کہ یہ پانی یا کپڑا پاک یا ناپاک ہے اور
یہ گوشت میرے سامنے مسلمان نے ذبح کیا اور ابتک میری
نظر سے غایب نہین ہوا تو اس قول کا اعتبار کیا جاویگا اور اگر
کوئی مسلمان فاسق یا جسکا فاسق اور صالح ہونا معلوم نہو یا کوئی

۲۲۳

کافر ایسی خبر دی اور اسکا اعتبار نکیا جاوی اور وہ گوشت کہا یا
جاوی اور پانی کی نجاست کے خبر مین تحری جائز ہے بہر قول مستور
الحال اور فاسق کے نہ کافر کے اور ایک عادل خبر دی پانی
کے نجاست کے اور دوسرا عدل طہارت کے تو حکم طہارت کا ہے اور
ذبیحہ کے امر مین اگر دو عدل خبر مختلف دین تو حکم حرمت کا ہے
کذا فی معدن الجواہر تصنیف مولانا قطب الدین رحمہ اللہ
ما قولکم رحمکم اللہ تعالی فی ہذہ المسئلۃ ان فی بلاد الہند اقوام
من المجوس و عبدۃ الاصنام یبیعون لحم الذبیحۃ ولا سبیل
للمشتری المسلم علی الذابح ہل ہو مسلم ام کافر الا قول المجوس
البائع بان مسلما ذبحہا فقول المجوس فی ہذا الامر الذی ہو
من الدیانات یصدق و یشترام لا واللحم المذکور یحل ویطہر
ام لا بینوا الکم الثواب یا اولی الالباب الحمد للہ [illegible]
لکون استمد التوفیق والعون لا یقبل قول المجوس فی ذلک
بل لا یلتفت الیہ ولا یحل الاکل وہکذا ما ذکر قال فی الدر المختار
قول الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات لا فی الدیانات
انتہی و قال الامام محمد بن الحسن الشیبانی فی الموطا فان
اتی بذلک مجوسی ای عابد نار وفی معناہ الوثنی وہو عابد
الصنم او المرتد وذکر ان مسلما ذبحہ او رجل من اہل الکتاب
ذبحہ لم یصدق فیما ذکرہ ولم یوکل بقولہ لانہ لیس من اہل
الدیانات بل من ارباب الخداع والخیانۃ انتہی واللہ تعالی
اعلم رقمہ خادم الشریعۃ والمنہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ

سراج الحنفی مفتی مکہ المکرمہ حالا کان اللہ لہما حامداً مصلیاً
میلا المحتضے عذر اس گوشت کی شائقون کے قولہ کہٹیک
کہ ہندو ہین اونکو کیا غرض کہ ہمارا دین بگاڑینگے گوشت مردار
ہمارے ہاتہہ بیچین جواب برخلاف قول حضرات مجتہدین
اور فتوی مفتیون کے یہ قیاس تمہارا قبول نہین بعد معطلی
ہوجانے نواب محمد علیخان صاحب کے ریاست ٹونک سے کہ کہٹیکونکو
اجازت بیچنے گوشت کی ہوئی اونمین اکثر گدہونکی کہٹیکونکے
گہرون سے نکلے جنکا گوشت بیچتی رہی تہی اور ہماری بستیونمین بہی
کئی دفعہ ایسا معاملہ ہوا ہی قولہ ہندون کے دین مین جاندار
کا مارنا اور گوشت کہانا درست نہین تو وہ کہان سے حرام گوشت
لاکر ہماری ہاتہہ فروخت کرینگے جواب ہندون کی دین مین
گوشت کا کہانا یقیناً جائز ہے اور تفصیل اسکی تحفۃ الہند مین ہے
اور کہٹیک تو خود سب کہانیوالے گوشت کے ہین اور کتنی
مردار کیا دنیا مین تہوڑی ہین کہ اونکو میسر نہین آتی قولہ ہم تو
رشوت کا مال بہی کہا لیتی ہین کہٹیک کا گوشت کہا لیا تو کیا
جواب کان کے لئے کو ضرور نہین کہ ناک بہی کاٹ ڈالی اور سود
کہاؤگے تو تم سب مستحق جہنم کے ہوگے اور یہ گوشت جس برتن مین
پکیگا اور جس کپڑے اور برتن کو لگیگا سبکو ناپاک کریگا قولہ
کیا کرین ہمکو دال موافق نہین آتی جواب بڑی ناموافق غذا
زقوم اور ضریع اور غساق اور غسلین ہے اوس سے بچو اکثر ہمارا اوگ
ساری عمر گوشت نہین کہاتی تم ہمت مین اون سی کم تو مت ہو

قولہم تحصیلدار کا آدمی اپنی سامنی ذبح کراتا ہی ہمارا آدمی
اوسین اسے خرید لاتا ہی جواب وہ آدمی ذبح کرا کے کہنتک
کو کہہ کر چلا جاتا ہی کہ تو اسکا گوشت نکال مین ہی آتا ہون پہر سامنی
کہان رہا اور تمہارا آدمی جو جاتا ہی وہ بی نماز اور فاسق ہے
اوسکی قول کا کیا اعتبار قولہم فلانی شخص نے ذبح کیا اور
پاس بیٹہا رہا جواب فلانا شخص ذبح کر کے کبہی کپڑا سینی لگا
اور طرف دہیان لگا یا ٹہل کیا تو نظر مین کہان رہا قولہ
جب ہماری مکان مین ذبح ہو تو پہر کیا حاجت سامنی کی
جواب شریعت مین اپنی بیگانی مکان کا ذکر نہین بلکہ سامنے
ہونا شرط ہے مسئلہ پارچہ بدہ درم فروخت وقیمت وصول
نشدہ بود کہ ابتدا بائع از مشتری بپنج درم خرید یا آن پارچہ
یا پارچہ دیگر بدہ درم خرید بیع صحیح نباشد حکم ربو دارد حرام است
کہ کسی بدون قصد خرید خود را خریدار نمودہ قیمت مبیع زیادہ گفت
تا کسی دیگر مشتری فریب خوردہ مسلمانی چیزی بخرد یا پیغام زنی
دادہ دیگر کس بران پیغام خود داد مکروہ است تا کہ معاملہ خریدار
اول درست یا موقوف نشود بیع وقت اذان جمعہ مکروہ است
غیبت اگرچہ موافق نفس الامر باشد حرام است خواہ عیب در
دین او گوید یا در صورت یا در نسب یا بغیر آن الخ نمیمہ
نیز حرام است دشنام بزبان یا باشارہ چشم یا سر یا دست و
مانند آن یا خندیدن بہ بدی بہ نہجی کہ موجب ہتک حرمتش و
باشد حرام است دروغ حرام است مگر برای عیب جو حرام است

رشوت دہندہ وخورندہ ورد و وزخ باشند دادن رشوت برای
دفع ظلم جائز ست ٭ ہر کہ حکم بکند مطابق کتاب اللہ حق تعالی
آنہارا کافر گفتہ ٭ قضیہ کہ درمیان افتد واجب است کہ بشرع
رجوع کنند وانچہ شرع وزان حکم کند بطیب خاطر قبول کنند کروہ
داشتن آن کفر ست ٭ عجب وتکبر کردن ونفس خود را از دیگران
بہتر دانستن وغیر را حقیر دانستن حرام ست ٭ خاتمہ معلوم نیست
کہ چہ خواہد بود ٭ تفاخر بانساب وتکاثر بمال وجاہ حرام ست
کریم نزد خدا متقی است ٭ بازی بشطرنج وچوپڑ ومانند آن حرام
است واگر دران مال مشروط باشد قمار و حرام قطعی است ولعب
بپرانیدن کبوتر وجنگانیدن مرغ حرام است ٭ حرہ را سفر بے
محرم یا شوہر جائز نیست ٭ تراشیدن ریش پیش از قبضہ حرام
است وچیدن موی سفید مکروہ ٭ امر معروف ونہی منکر واجب
حسب مقدور الخ ٭ خالی بودن از مجلس ذکر ودرود مکروہ است
مرد را تشبہ بزنان وزن را بمردان ومسلم را بکفار وفساق
حرام ست ٭ دوست دارد برای مسلمانان آنچہ برای نفس خود
دوست دارد ومکروہ دارد درحق آنہا آنچہ برای خود نہ پسند ورد
سلام واجب است ٭ حقوق مسلمان بر مسلمان عیادت حضور
جنازہ قبول دعوت تشمیت عاطس خیر خواہی حاضر وغایب
انتہی مختصرا مسالا بد فلا یجوز الوظیفۃ بلفظۃ یا محمد یا محمد
انتہی مختصر ارشاد الناقصین تائید الکاملین مسئلہ یا رسول اللہ
کہنا اور یا ولی اللہ کہنا حاضر اور ناظر سمجھ کر درست ہے یا نہیں اور

اللہ کو چھوڑکر اوروں سی مدد مانگنا درست ہی یا نہین اور مسائل شرعی
کا جواب مثنوی مولانا روم اور زلیخا اور اشعار غیر تصنیف بعض
بزرگون سی دینا درست ہی یا نہین جواب بسوائی اللہ کی اور کسی کو
حاضر و ناظر اور عالم الغیب سمجہنا کفر اور شرک ہی ولی ہون یا نبی
یا اور کوئی یہ اللہ ہی کی شان ہی وھو بکل شئ علیم وان اللہ
قد احاط بکل شئ علما اور اوروں کی حقمین یون فرمایا ولا یحیطون
بشئ من علمہ الا بما شاء وما اوتیتم من العلم الا قلیلا تیسیر وغیرہ
مین ہی کہ جب حضرت نی یہ آیت پڑہی لوگون نی کہا کہ یہ
خطاب خاص ہمین کو ہی آپ نی فرمایا بل نحن وانتم یعنی
ہم بہی اور تم بہی اور فرمایا قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا
الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر تفسیر
کبیر مین تحت مین اس آیت کی لکہا ہی المسئلۃ الثانیۃ اعلم
ان القوم لما طلبوہ بالاخبار بالغیب وطلبوہ باعطاء الاموال
الکثیرۃ والدولۃ العظیمۃ فذکر ان قدرتہ قاصرۃ وعلمہ قلیل
والقدرۃ الکاملۃ والعلم المحیط لیس الا للہ یعنی لوگون نے جب
طلب کیا حضرت سے خبر دینا غیب کا اور طلب کی بخشش اموال
کثیر اور دولت عظیم کے تو فرما دیا کہ قدرت حضرت کی قاصر ہے
اور علم آپکا قلیل ہے اور قدرت کاملہ اور علم محیط خاص اللہ
ہی کو ہی اور شرح فقہ اکبر مین ہی اعلم ان الانبیاء لم یعلموا
المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالی احیانا وذکر الحنفیۃ
تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعلم الغیب

۲۲۷

یعنی انبیاء علیہم السلام نہیں جانتی تا غیب چیزوں کو مگر وہ کہ بتلاوے
اونکو اللہ جب کبھی اور ذکر کیا ہے علماء حنفیہ نے تصریحاً کفر
اوس شخص کا کہ اعتقاد کرے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جانتی ہیں غیب کو اور بعضی بزرگوں سی جو کبھی ندا لغیر اللہ
صادر ہوئی ہے تو یہ کلام عشقیہ ہے بدون اعتقاد حاضر ناظر ہونیکی
چنانچہ یہ مصابیح زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
زخاک ای لالہ سیراب برخیز بیرون آور سر اگر بردیمانی تا ادیم طائفی
نعلین پاکن ہ فرود آویز از سر گیسوان را ز حجرہ پای ور صحن
حرم نہ چنانچہ مصنف ان اشعار کا خوب جانتا ہے کہ حضرت
قیامت سے پہلے ہرگز قبر شریف سی نہ اوٹھینگے اور نہ نعلین پہنینگے
اور نہ صحن مسجد میں تشریف لاوینگی اور اسطرح کا کلام عشقیہ
اشعار میں بہت ہوتا ہے بدون اعتقاد سماع مخاطب کے چنانچہ
ای نسیم سحر آرامگہ یار کجاست ہ ان نامت یا ریح الصبا یوما الی
بیت الحرم اور مدد مانگنا غیر اللہ سے اگر زندوں سے ہے ایسی کاموں میں
کہ فعل اختیاری بندوں کے ہیں جیسے پانی مانگ لینا دوا پوچھنا
دعا کروانا اور یہ استمداد نزدیک سے ہے تو جائز ہی اور اگر کاموں
غیر اختیاری میں ہی جیسی اولاد اور رزق مانگنا وغیرہ جیسی صحت
مریض ورمینہ اور دفع بلاء و قحط و وبا طلب کرنا تو یہ مطلقاً
جائز نہیں اور موتی سی یوں کہنا کہ تم میری واسطے دعا کرو اگر
دور سی ہی باعتقاد حاضر ناظر اور عالم الغیب ہونیکی ہے تو کفر
اور شرک ہے اور بدون اس اعتقاد کے لغو بلکہ موہم بالشرک ہے ہرگز نہ چاہئے

اور اگر قبر کے پاس ہے فقہا نے اسپر بھی انکار کیا ہے اور سنت
سے ثابت نہین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین اس استمداد کا
رواج نہ تھا مسلمان کو چاہیے کہ قول فعل رسول کریم صلعم اور
صحابہ کرامؓ پر اکتفا کرے اور جواب مسائل شرعیہ کا کتاب
اور سنت اور اجماع مجتہدین اور قیاس صحیح مجتہد سے دیا جاتا ہے
کہ دلیلین شرعی یہی چار ہین اور اشعار خواہ کسیکے تصنیف ہون
داخل حجت شرعیہ نہین ہین اور اللہ تعالی نے رسول سے شعر کو
شریعت مین داخل نہین کیا یعنی صاحب شریعت علیہ السلام
کو شعر کہنا نہین سکھایا چنانچہ فرمایا وما علمناہ الشعر وما ینبغی
لہ اور جو کوئی مسئلہ شرعیہ مین ایسے اشعار کی دلیل لاتا ہے اون
لوگون مین داخل ہے جنکے حق مین حضرت نے فرمایا فافتوا بغیر
علم فضلوا واضلوا واللہ اعلم بالصواب کتبہ فقیر محمد عبد اللہ
مسئلہ رجل تزوج امرأۃ ولم یحضر الشہود قال خدایرا و رسول را
گواہ کردم او قال خدایرا و فرشتگان را گواہ کردم کفر ولو قال
فرشتہ دست راست را گواہ کردم و فرشتہ دست چپ را گواہ
کردم لا یکفر انتہی عالمگیریہ ف اسطرح کے الفاظ بولنا کہ خدا
ورسول گواہ ہین خدا ورسول جانتے ہین ہین جانون میرا رسول
ہین جانون میرا پیر خدا ورسول تجھ پر فضل کرے تیری مشکل آسان
کرے تجکو بیٹا دے تیری بیمار کو شفا بخشے حضرت پیر تیری مشکل
آسان کرے الہ داد پیرون نے یہ کام کر دیا حضرت رسول
نے بلا اور وبا کو دفع کر دیا یا حضرت مشکل آسان کیجیے باران کو

علم دیجیے اور سوای اسکی جتنی شرک یا شرک کا وہم ہو ہرگز
نچاہیے ایسی قدرت کہ جو چاہے کرڈالی اور ایسا علم کہ ہر چیز
کے ہر وقت خبر رکہے سوائی اللہ کے اور کسی کی شان نہیں
مسئلہ نکاح مطلق خواہ باکرہ خواہ بیوہ خواہ مطلقہ کا مشروع ہوا و
سنت تعبدی ہی بحر الرائق میں ہی وہو سنۃ وعند التوقان
واجب فالمراد بہ السنۃ الموکدۃ علی الاصح وصرح فی المحیط
ایضا بانہا موکدۃ الخ اور درمختار میں ہے لیس لنا عبادۃ
شرعت من عہد آدم علیہ السلام الی الآن ثم تستمر فی الجنۃ
الا النکاح والایمان اور جس کسیکو یہ سنت خوش نہ آوی بلکہ
اوسکی کرنیوالے سے بیزار ہو ایسا شخص کافر ہوتا ہے بسبب انکار
جانبی سنت کے سب فقہا کے نزدیک اور بیوی اوسکی اوسکے نکاح
سی نکل جاتی ہی عالمگیری میں ہے او لم یرض السنۃ من سنن
المرسلین فقد کفر اور ایسا ہی ہے فصول عمادیہ اور بحر الرائق
میں کہا شیخ ابن ہمام فی ہیچ حاشیہ ہدایہ کے فیقول ہذا فعل
النبی وانا لا افعلہ فح یکفر اور عالمگیری اور بحر الرائق میں ہے
ویکفر بتحسین امر الکفار اتفاقا الخ انتہی مختصرا عروس المومنین
کتبہ احمد علی السہارنپوری عفی عنہ علماء دہلی اور لکہنو اور
سہارنپور وغیرہ کے تیس مہرین اور دستخط اس فتوی پر ہیں
اور ایک فتوی مکہ معظمہ کا رسالہ رانڈوں کی شادی میں منقول
ہے اوسپر ایک سو پچیس علماء اور اشراف مکہ معظمہ کے مہرین ہیں
باین مضمون کہ جو کوئی بیوہ کی نکاح کرنیوالی کو حقیر جانیں فانہ

نکالین یا نکاح کرنیوالون کو روک دین نکرنی دین یا ایسی فساد کے
بات اوٹہا دین جن سی حکم خدا اور سنت رسول جاری نہو یا جاہلون
کے کہنے سنی سی خدا اور رسول کا حکم قبول نکرین سو یہ سب قسم کے
لوگ کافر ہوتی ہین عورتین اونکے نکاح سے باہر ہوجاتی ہین
نماز روزہ قبول نہین جب تک توبہ نکرین اونکے ساتھہ ایسا
معاملہ کرنا چاہیے جیسا مرتدون کی ساتھہ نعوذ باللہ منہا ف
بعضے دل کے روگی سنت نبوی کے مخالف سنت ابوی کے
قیدی رسول مقبول کے عاصی ابلیس لعین کے مطیع بموجب تلقین
اپنے مرشد ابلیس کے بعضے امور کو مانع رواج سنت کا جانتے ہین
ازانجملہ یہ کہ بیوہ کا نکاح کو دل نہین چاہتا ہے جب کنواری
تھی دل چاہتا تھا اب نہین چاہتا اسکا کیا سبب پیغمبر زادیون
کے دل چاہتے تھے اسکا نہین چاہتا تم تو نوی ۹ برس کے عمر تک
جورو کی خواہش رکہو اور اسکا دل نہین چاہتا اور چونکہ یہ امر عبادت
موکدہ اور احیای سنت ہے دل چاہے یا نچاہے بجالانا چاہیے
ہم کیا کرین بیوہ خود نکاح کو قبول نہین کرتی ہے اگر کنواری قبول
نکرتی تو کیا کرتے ،، اگر بیوہ کہے تو ہم اوسکا نکاح کردین ہے
آیا کنواری کا نکاح ہے اوسکے کہتے ہی کیا تہا ،، ایک عورت کے
کئی خاوند ہونا ڈنگرونکا کام ہے ہے سنت کو عیب لگانا مردود کا
کام ہے ،، عزت نہین رہتی ہے من کان یرید العزۃ فللہ العزۃ جمیعا
اور جہنم کے بہیڑیے اور ذلت کے مار کہانا کیون گوارا کرتے ہو
اشرافون مین نہین ہوتا ہے حضرت کے اہل بیت اور صحابہ نے کس لیے

۲۳۳

زیادہ اشراف تھی اونہیں ہوتا تھا بی بی ام کلثوم رض حسن رض اور حسین رض کی بہن
علی رض اور فاطمہ رض کے بیٹی عمر رض کی بیوی دختر سید الانبیاء کی نواسی ہونکا
چار مرتبہ نکاح ہوا وہ تھی زیادہ کون اشراف ہے ،، رسم نہیں ج زناکار
اور شراب خوار ایسا مقابلہ سنت کا نہیں کرتا جیسا یہ کم بخت رسم کا
پابند مقابلہ سنت کا بلکہ ایمان کا کرتا ہے وہ عین زنا کی وقت میں
زنا کو برا جانتا ہے اور اس رسم کو برا نہیں جانتا فرمایا ہے بعض مشایخ
صوفیہ رح نے الایمان ترک از رسوم و العادات انبیاء اولو العزم
کے شریعتوں کے اکثر احکام اس شریعت کے ساتھ منسوخ ہوگئی لیکن
تمہاری باپ دادا اور قوم کی رسمیں منسوخ نہوئی موسیٰ علیہ السلام
کہ جنکے شریعت پر قریب چار ہزار پیغمبرونکا عمل تھا اگر زندہ ہوتے
تو اپنے شریعت کو چھوڑ کر سنت اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
اتباع کرتے یہ بی تعصب رسمون کی پابند رسمونکو چھوڑ کر سنت کے
تابع نہیں ہوتی ہے رسم گر خوب ہو ویا ہو بری ہے پھیر دونونکی
تو گلے پہ چھری ہے ،، نکاح کرنے سے نماز روزہ میں مشغول ہونا بہتر ہے
ج فقہ میں ہی الاشتغال بالنکاح اولی من الاشتغال بالنوافل
اور خاوند والی عورتین کیا نماز روزہ نہیں کرسکتیں اور جو عورت
اس سنت کو ناپسند کرکے بیوہ بیٹھی رہے اوسکا نماز روزہ قبول
کب ہوتا ہے ،، اس بیوہ یا تارک کا شوہر تو قرآن مجید ہی ہے
اور بوریا ج اگر ان چیزون سے نکاح ہوا ہے تو وکیل اور گواہ سب کا کون
اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو توبہ کرو اللہ بہتی اعداد برلی سے شہوت
کیونکر دفع ہوگئی ہم اس سنت کو برا نہیں جانتی ج اگر برا نہیں جانتی ہو

توکیون نہین ہونی دیتی ہو اور کیون چاہتی ہو کہ ہوئی شادی اور
ہو جاتی ہین سے کیون نہین کرتے ہو بہات بہات حضرؐ کے سنت
کو رد کو اور آپ کے شفاعت اور جام کوثر کے امید بہی رکہو سہ رط
غیر دن کے رکہو بہی وفا چاہتی ہو دلمین سوچو یہ کیا کرتے ہو کیا
چاہیے تہا ہو ،، آدمی نہین ملتا ج کنواری کو کیونکر ملتا تہا تلاش کرو
انشاء اللہ تعالی مل جائیگا کنواری اور بیوہ اور مطلقہ کے نکاح مین
فرق ایسی کری اوتنا اوسکے دین مین خلل ہے ،، رانڈون کے
تنخواہ مقرر کردو تاکہ نکاح نکرین ج بڑی حاجت کی واسطے کیا
مقرر کروگی اور اگر کرتے ہو تو ابتدا اسی کنواریون کی تنخواہ مقرر
کر دیا کرو تاکہ پورا ثواب سنت کے مثانی کا تمکو حاصل ہو بقول
شیطان کے سہ گر گناہی نکنی در شب آدینہ بکن ؛ تاکہ از صدر
نشینان جہنم باشی ؛ ،، لوگون کی ملامت اور طعن کا خوف ہے ج
ہر وقت ہر امر مین ہمارا بال بال اللہ جلشانہ کا محتاج اور اوسکے
بیشمار احسانونکا ممنون ہے اور ہزارون مسائل دینی اوسکی رسول
مقبولؐ سے حاصل کیے اور اللہ نے ہماری بال بال کو رسول مقبولؐ
کی متابعت مین باندہ دیا اور قیامت مین کہ ہزارہا سال اور
ہزارہا خوف و خطر کا دن ہی اور بفحوای یوم یفر المرء کی بڑی
پیاری اپنی پیارون سی بہاگین گے اوسدن مین اللہ بخشنی والا
اور رسولؐ بخشوانی والا اور بموجب حدیث من احب سنتی کی سنت
کے طفیل سے انشاء اللہ تعالے جنت مین حضرؐ کے ساتہ ہونگے اتنی
مدت تک کہ اگر ہزار در ہزار سال گذر جاوین اوسمین سے ایک لحظہ

۲۳۴

کم ہو جملو تو ہزاروں اوقات مین اول ہمتکی پہراد سکی سول ہی ہی از روز
کام مین ملامت کرون سی مجہ کام اوز نہین ہے ہر سر موی مرا
با تو ہزاران کار ہست ÷ ما بحائیم و ملامت گر بیکار کجاست ÷ ہے
عرفی تو میندیش ز غوغای رقیبان ÷ آواز سگان کم نکند رزق گدارا
ع اور نہین چہیڑ ہمسے ملام ہے ہمین اپنی کام سی کام ہے ÷ مسئلہ
ایک شخص نے اپنی بیٹی یا بہن بیوہ کا نکاح کردیا اور ایک شخص
اپنے بیٹے یا بہن کا رشتہ اپنی قوم مین کردیا اور اس قوم مین ایسے
رشتہ ہونیکا رواج نہتا اور چند اشخاص نے واسطے رواج دینے
سنت اور مٹانی رسوم غیر مسنون کے باہم عہد کیا کہ بہاجی مروجہ
ہند کہ قبل نکاح ہوتی ہے موقوف کیجاوی اور طعام ولیمہ اور
عقیقہ اور شکریہ ختم سورۂ قرآن شریف کا بہائیون اور دوستون
اور مسکینون کو کہلایا جاوی چنانچہ بسبب ظہور ان امور کے ان اشخاص
مذکورہ سی انکی برادری کے لوگ بیزار ہوئی اور ان کا برتاو موقوف کیا
اور بعضون نی ان امور کو برا تو نہین جانا الا ان برا جاننی والون
کے خاطر اور موافقت سی اشخاص مذکورہ متبعان سنت سی برتاو
موقوف کیا آیا یہ لوگ رسوم کو موقوف کرنیوالی اور سنت کے رواج
دینی والی کیسے ہین اور انکو ترک اور علیحدہ کردینی والی کیسی
جواب علمای لودیانہ کا رسوم کفار کو موقوف کر کے سنت نبوی
کو جاری کرنیوالی اللہ کے محبوب اور رسول کے مقبول مین قال اللہ تعالی
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الایۃ ومن یطع اللہ
ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ فاولئک ہم الفائزون قال النبی صلی اللہ

علیه وسلم من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة
من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید اور اس باب میں
بہت آیات اور احادیث وارد ہیں اور ان لوگوں سے بیزار
اور الگ ہو جانیوالے دائرہ اسلام سے خارج ہوئے بسبب
تحقیر سنت کے قال الله تعالی ومن یشاقق الرسول الآیة قال
النبی صلی الله علیه وسلم من رغب عن سنتی فلیس منی ابغض
الناس الی الله ثلاثة ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنة
الجاهلیة الحدیث عالمگیریہ میں ہے ویکفر بتحسین امر الکفار اتفاقا
الخ اور روایات فقہی اس امر میں بیشمار ہیں اور جو لوگ کہ اجرائے
سنت کو برا نہیں جانتے لیکن بخاطر بدعتیوں منافقوں کی دوستی
رسوم قبیحہ میں شامل اور مستعان سنت سے انقطاع رکھتے ہیں
اندیشہ کفر سے وہ لوگ بھی خالی نہیں ہیں قال الله تعالی لا تجد
قوما یؤمنون بالله والیوم الآخر یوادون من حاد الله ورسوله
ولو کانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم الآیة وقال النبی
صلی الله علیه وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام
اور عالمگیریہ وغیرہ میں ہے یکفر بوضع قلنسوة المجوس علی رأسه
الی قوله وبخروجه الی نیروز المجوس لموافقته معهم الخ انتهی مختصر
اقل عباد الله محمد شاہ فقیر نور الدین عبد الله ولد مولانا عبد القادر
عبد العزیز ولد مولانا عبد القادر فقیر اسماعیل جواب علمائے لاہور
امرتسر وغیرہ کا مطابق کر جو الا الیسی سنتوں کا مصداق ہے
حدیث کا من احیا سنة من سنتی قد امیتت بعدی فان له

من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شئی

الحدیث من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید او ترک

اس سنت کا نفرت سے یہ مصداق ہے اس حدیث کا فمن رغب

عن سنتی فلیس منی ایسا ہی جو لوگ اس امر پر طعن کریں یا خفیف

و قبیح سمجھ کر عمل نہ کریں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں عالمگیریہ

وغیرہ مین ہے من لم یرض بسنۃ من سنن المرسلین علیہم السلام

فقد کفر انتہی لکفر تحسین امر الکفار اتفاقا ایسا ہی ان لوگوں کے

اس سنت کی طعن کرنیوالون کی موافقت اور خاطرداری کی اور

اون کی اس فعل پر راضی رہی وہ بھی انہیں کے شامل دائرہ اسلام

سی خارج مین شرح فقہ اکبر مین ہی ان الرضا بکفر غیرہ انما یکون

کفرا الخ اور یہ کہنا کہ عرفی بیاہی کا بجز فخر اور ریا اور سوا اس خیال

کے کہ لوگون مین بدنامی ہو نیکنامی حاصل ہو اور کچھ نہین کیا جاتا

اور حدیث شریف مین ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی

عن طعام المتباریین ان یوکل اور مرقاۃ مین ہے کہ حضرت عمر

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما دعوت مین بلائی گئے جب چلے

تو حضرت عمر رض نے حضرت عثمان رض سے کہا کہ مین جاتا ہون کہ

نہ جاؤن اسلئے کہ خوف کرتا ہون کہین یہ کہانا فخر کے واسطے ہو پس

بلا شبہ یہ کہانا بیاہی کا ریا اور فخر مین داخل ہے مرتکب اسکے

گنہگار اور معاون اور رضامند اوسکے معاون معصیت مین بحکم روایات

فقہ و احادیث صحیحہ کے قمقمہ ابو سعید ذی الحجہ ۱۲۷۹ محمد حسن بارک

اللہ حسام الدین احمد اللہ بہ طالب علی محی الدین رسوم جاہلیت کے

پابندی اور رسوم مسنون شرائع سے احتراز نہایت محل خطر ہے
عبدہ محمد علی الٰہی بخش فقیر ابو عبد اللہ المشہور بغلام العلی قصوری
لقد اصاب المجیب للہ درہ من ترک سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فہو کافر یجب علی جمیع المسلمین ان یترکوا رسوم الکفار بالمرۃ ویعملوا
بسنتہ علیہ السلام حررہ الفقیر سعد الدین لاہوری موطنا وحنفی مذہبا
فقیر اللہ لا اختلاف فی النکاح الثانی لاحد من العلماء و ترک رسوم بجا الجاہلیۃ
محمد مخدوم جنجانوی اہانت سنت اور اکرام بدعت بیشک کفر ہے اور تخصیص
معین پر جبتک تاویل صحیح ہو سکے حکم کفر کا نکرنا چاہیے نرمی ہی سمجھانا چاہیے
شریعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ چیز ہے کہ جسکے
آگے شریعت حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی ہا منسوخ ہوگئے بعضے
شخص باوجود دعوے مسلمانی اپنے جہالت کے رسموں کو شریعت کے آگے منسوخ
نہیں کرتے قیامت میں حضرت کو منہ دکہاینگے اللہم اہدنا الصراط
المستقیم فقیر محمد حسین بنت والہ؛ اگر جہنم سے بچنا اور جنت میں حضرت کا
ساتھ منظور ہے تو اپنے جمیع حالات میں جو کام کہ سنت سے ثابت نہیں
بلکہ رسوم کفر میں سب کو ترک اور ملیامیٹ اور سنت نبوی پر چلنا
کریں فتوح الغیب میں ہے السلامۃ مع الکتاب والسنۃ والہلاک مع
غیرہما فقیر محمد عبید اللہ عفی اللہ عنہ انتہی مختصرا مسئلہ ان ذکر حرف
مکان حرف ولم یغیر المعنے بان قرا ان المسلمون وان الظالمون
وما اشبہ ذلک لم تفسد وان غیر المعنے فان امکن الفصل بین الحرفین
من غیر مشقۃ کالطاء مع الصاد فقرا الطالحات مکان الصالحات
تفسد صلوتہ عند الکل وان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ

كالظاء مع الضاد والصاد مع السين والطاء مع التاء اختلف المشائخ
قال اكثرهم لا تفسد صلوته هكذا في فتاوى قاضيخان وكثير من المشائخ
افتوا به قال القاضي الامام ابو الحسن والقاضي الامام ابو عاصم ان
تعمد فسدت وان جرى على لسانه او كان لا يعرف التميز لا تفسد
وهو اعدل الاقاويل انتهى عالمگيريه صـ ٢٩ ف چونکہ اس زمانہ میں قرات
ضاد معجمہ میں اختلاف بہت ہے لہذا بعضے عبارتیں بعض کتب اور
رسائل سے مختصر کرکے یہاں منقول ہوتی ہیں امید کہ بنظر انصاف
بے رعایت کسی جانب کے اسمیں غور اور تامل اور حقتعالیٰ سے استمداد
کرکے جو امر حق معلوم ہو اوسپر عمل کریں اور اپنی مخالف سے تعصب
اور نزاع اور جدال نکریں احیاء العلوم کی ربع اول میں ہے صـ ٤٥
ويجتهد في الفرق بين الضاد والظاء الخ کیمیائے سعادت میں ہے فرق
میان ضاد و ظاء بجا آرد اگر نتواند روا باشد احیاء ربع سوم صـ ٢٤٩
وفرقة اخرى تغلب عليهم الوسوسة في اخراج حروف الفاتحة
وسائر الاذكار من مخارجها فلا يزال يحتاط في التشديدات والفرق
بين الضاد والظاء وتصحيح مخارج الحروف في جميع صلوته لا يهمه غيره
ولا يتفكر فيما سواه ذاهلا عن معنى القرآن والاتعاظ به وصرف الفهم
الى اسراره وهذا من اقبح انواع الغرور فانه لم يكلف الخلق في تلاوة
القرآن من تحقيق مخارج الحروف الا بما جرت به عادتهم في الكلام
الخ اور رسالہ تحقیق المحققین تصنیف مولوی محمد یوسف صاحب میں
ہے منقول مفصل سے صـ والبواقي مستهجنة وهي الكاف كالجيم
والجيم كالكاف والجيم كالشين والضاد الضعيفة وهي التي تقرب بالظاء

اور الذال الخ اور کفایہ شرح شافیہ سے والضاد الضعیفۃ وہی التی
بین الضاد والظاء اور جاربردی سے فکان بینہما انتہی یعنی الضاد
الضعیفہ ہے التی بین الضاد والظاء اور رضی سے قولہ والضاد
الضعیفۃ قال السیرافی انہا لغۃ قوم لیس فی لغتہم ضاد فاذا احتاجوا
الی التکلم بہا فی العربیۃ فربما اخرجوہا ظاء معجمۃ وربما تکلفوا فلم
یتأت لہم فخرجت بین الضاد والظاء انتہی اور نہایات الاعلام
اور قواعد القرآن سے ض دشوار ترین حروف بر زبانست باید
کہ نیک رعایت کند تا مشابہ بظاء یا ذال یا زای نشود جدا مخرج سے
ادا کرنا چاہیے نہ دال کے مخرج سے نہ ظاء کے مخرج سے الخ ایضا شرح
والضاد انفرد بالاستطالۃ ولیس فی الحروف بالعسیر علی اللسان
مثلہ فالسنۃ الناس فیہ مختلفۃ وقل من یحسنہ الخ ایضا تنبواسے
لوگ کہتے ہیں یہ حرف ضاد بائل بدال معجمہ ہے اور نہ یہ مائل خاص بظاء
معجمہ الخ ص ۱۳ جامع الصرف سے واما الکاف کالجیم والجیم کالکاف
والجیم کالشین والضاد الضعیفۃ ای کالظاء والصاد کالسین والطاء
کالتاء والفاء کالباء مستہجنۃ ص ۱۴ مفتاح الرحمن سے لولا الاطباق
لصارت الصاد سینا والطاء تاء والظاء ذالا والضاد دالا و
خرجت من جنسہا اور رسالہ شعلہ تصنیف مولوی حبیب اللہ صاحب میں
ہے وقول او بالضاد دالا محض غلط است بچند وجوہ مخالف کلام امام سیبویہ
ورضی است قال سیبویہ لولا الاطباق فی الصاد لکان الصاد سینا وفی
الظاء لکان ذالا وفی الطاء لکان دالا ولخرجت الضاد من الکلام لانہ
لیس شیء من الحروف من موضعہا غیرہا ۱۲ ہنگام رفتن اطبا قش در حلق

واستطالت نیز و در لین شدن جنبش ال مهمله کرشته بنموده قصیر است که صوت شدید

شده اینکه ضاد و دال تتشابه الصوت فی السمع اند مخالف کتب معتبره تجوید و صرف

است بلکه مصرح اند مشابهت دال با طاء و تاء الخ ۳ همین هنگام تفسیر خرا

شده شکل وال با طاء الخ متفق علیها است ۵ شدید خواهد شد تا نند دال و

رجا و تش اتفاق است الخ ۶ سهل لا و اخواهد بود حتی که بحکان [illegible] رکتب

قراء در شوند و بعسر ادای وی و اجماع علماء فن است ۷ این هنگام از حروف

قرآنی نخواهند کسی از علماء معتبر تجوید اشتراک و ابدال مهمله ذکر نکرده خاصه

بطاء و ذال ذکر کرده اند ف فقیر مولف کتاب که شاید مفتاح عین الغشا

فالا هو ساته ذال معجمه کذا فی المیزان ایضا و مجموعه سلطانیت سوال

اگر قل هو الله احد بکاف و بجای فلا تقهر فلا تکهر و بجای نصر الله نسر الله و بجای

الصمد السمد و بجای صراط سراط بخوانند و لا الضالین بظاء یا بدال یا بزاء

و در غیر المغضوب بجای ضاد ظاء میخوانند نماز وی تباه شود یا نی جواب

چون بکوشش زبانش راست نشود کذا فی السراجیه مع التجنیس المزید منه

مختصرا ایضا و فی المحیط سئل الامام الفضلی عمن یقرء الظاء المعجمة مکان الضاد

المعجمة الخ و تفصیل این مذکور و حکم کفر به تعمد قرارت ظاء بجای ضاد و بالعکس

تخصیص سوال سائل است از آن ورنه این حکم عام است در هر حرف که باشد

لوجود علة وهی الاستهزاء بالقرآن العظیم تغییرا لنزاله من الحروف ایضا وجهه

معقول است نقلا از رعایه ان هذه الثلث یعنی الضاد والظاء والذال تتشابه

فی السمع والضاد لا تفترق عن الظاء الا باختلاف المخرج وزیادة الاستطالة

فی الضاد ولولاهما لکانت احدیهما عین الاخری والا تفترق عن الذال الا بها

وبالاطباق ولازمه اعنی الاستعلاء والتفخیم ولولا هذه الامور لکانت احدیهما علیها

"فالضاد انسب الحروف بكلفاق المخرج واشدها صعوبة على اللافظ بها لا بد للقاري من التحفظ بلفظ الضاد حيث وقعت فهو امر يقصر فيه اكثر من رأيت من القراء الائمة لصعوبته على من لم يدرب به اي با عتادته فلا بد للقاري المجود ان يلفظ بالضاد مفخمة مستعلية مطبقة مستطيلة وتظهر خروج صوت الريح عند ضغط حافة اللسان لما يليه من الاضراس عند التلفظ بها ومتى فرط في ذلك اتى بلفظ الظاء او الدال المعجمتين ايضا ودر منهيه جهد بر قول وهو امر يقصر الخ سنة اقول ذلك التقصير في تاريخ اربعمائة وعشرين وهو تاريخ اتمام مكي كتاب الرعاية على ما صرح به في ذلك الكتاب فلو فرضنا ان حق اداء الضاد المعجمة ما هو كالطاء المهملة كما هو الشايع بين الناس في زماننا هذا القدر عليه المبتدى في اول نوبة بلا تكلف ولا التعب على احد فما اسعد زماننا بعد زمان صاحب الرعاية بسبع مائة سنة انتهى وانا اقول لو كان حق اداء الضاد المعجمة كالدال المهملة المطبقة او الدال الخالصة كما هو الذايع بين اكثر الناس من الخواص والعوام في زماننا هذا القدر عليه الشارع في اول الشروع ولا تعسر على احد فما اسعد زماننا بعد زمان صاحب الرعاية بثمان مائة وستين سنة ايضا و در رعاية هست الضاد حرف اشبه لفظه في السمع بلفظ الظاء و در اتقان هست نوع ٥٨ بدائع القرآن ومنها اي من انواع الجناس هو تشابه اللفظين في اللفظ بان يختلفا بحرف مناسب الآخر مناسبة لفظية كالضاد والظاء كقوله تعالى وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة ايضا جهد مقل ميں ہے فان لفظت بالضاد بان جعلت مخرجها من حافة اللسان مع ما يليها من الاضراس بدون كمال حصر الصوت وجعلت لها الاطباق وما لتفخيم الوسطيين والرخاوة والجهر والاستطالة والتفشي القليل

٢٤١

فبهذا انه یحق المومنین بکایات الائمة الى حسن التجوید انه غریب فى تقسیم ونسبه ومنهاج منهم
الظاء المعجمة بالضرورة وما قد العبد یحق الا الضلال انتهى ایضا وهذه نسبت ومنهم من یخرجه
بالدال التى تقربه بینه وبین الذال المعجمة ومنهم من یشمه الزاى التى یحیله بینه وبین الذال ایضا
در تمهید است وقد حکى ابن جنى فى کتاب التنبیه وغیره ان من العرب من یجعل الضاد
ظاء مطلقا فى جمیع کلامهم وهذا غریب فیه توسعة للعامة انتهى ایضا ودر بعضى
کتب فقه گمانم که ان سمرقند است که مجمع را ادا کردن ضاد و کما حققه فى یدین که از زبان
ومى وا کنند از ادا ال یا ظاء یا زاء انتهى مختصرا ودر تر غیب الصلوة محمد ابن احمد زاهد است
که در محیط میگوید آنچه بلوى عامست جنب ونماز نباشد چنانچه دضا واگر دال
یا زاى یا ظاء خوانند نماز شکسته نشود چنانکه بجاى ضالین ار یا بجاى ظاء ضاد خوانند ثنا
نشود انتهى مختصرا اور تحفه نذیریه اور نذیریه تصنیف مولوى عبد الرحمن صاحب پانى پتى
کسى ضا دو دال مفخمه فهمیده وکسى ظاء معجمه از مطلب بى و در واقع این مختصر است چنانچه ضاد
و دال مفخمه نیست ظاء معجمه هم مفهوم نمیشود و هم اهل علم وبلى ع مگر بن اه انصاف مسلک
اتفاق بر این امر کرده اند که تلفظ لفظ ضاد از مخرج حسن که کناره زبان ضاد طوا حسن است
و بجاى ضاد دال مفخمه ادا کردن غلط است چنانچه ظاء معجمه ادا کردن هم غلط است انتهى ایضا
ضاد و دشوار ترین حروف است الخ و بعض مردم دال مفخمه میگویند و بعض ظاء و بعض لام مفخم
و بعض مخلوط بزا و بعضى مخلوط بدال و بعضے طا و حروف اینها غلط و غیر جائز است انتهى مختصرا
حسن و نهایة ما یمکن ان یقال الضاد وشابهت بالظاء المعجمة فى التلفظ وشارکها فى صفة
الا المخرج والاستطالة الخ اور میزان حروف الهجا التصنیف مولوى امام الدین صاحب میں ضاد
ضاد ضعیفه مثل ضاد صحیحه کے ہے مخرج ضاد صحیحه ہى ہے مع اوسکى جمیع صفات کے مگر ہى
بغیر مخرج ظاء کى مگر اوسکے مخارج صفات مخرج میں کمى ہى ہے نہ اوس واسطے کے ہى جو
تو مینے کا ضعیف الجسم پیدا ہو مخرج صحیحه کا مقدار چهه ماہ کے اور ضعیفه کا چار ماه انتهى

۲۴۴

صلا خدا تعالی فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون صلا لقولہ
علیہ السلام لا تجتمع امتی علی الضلالۃ صلا تفسیر عزیزی میں نیچے وما ھو علی الغیب
بضنین کے لکھا ہے بدانکہ فرق میان مخرج ضاد و ظا بسیار مشکل است اکثر
خوانندگان این دیار ہر دو را یکسان میبر آرند الخ ص شرح جزریہ اور نشر
اور تمہید میں لکھا والضاد انفرد باستطالۃ ولیس فی الحروف ما یعسر علی
اللسان مثلہ والسنۃ الناس فیہ مختلفۃ وقل من یحسنہ فمنھم من یخرجہ ظاء
معجمۃ وھم اکثر الشامیین ومنھم من یخرجہ دالا مھملۃ او معجمۃ ومنھم من
یخرجہ طاء کالمصریین ومنھم من یجعلہ لاما مفخمۃ وھم الزیالعۃ ومن ضاھاھم
انتہی ملخصا ص۲۲ حاشیہ وما ھو علی الغیب بضنین بیضاوی مطبوعہ دہلی پر
الباعث علی ھذہ الاشارۃ ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان
الاول لا یعلمون الفرق بینھما انتہی مختصرا ایضا لکھا شرح منار اور نور الانوار
میں اہل الاجماع من کان مجتہدا صالحا الا فیما یستغنی عن الرای فانہ لا
یشترط فیہ اہل الاجتہاد بل لا بد فیہ من اتفاق الکل من الخواص والعوام
حتی لو خالف واحد منھم لم یکن اجماعا ص۲۷ منار میں ویشترط اجماع
الکل وخلاف الواحد مانع کخلاف الاکثر اور اسیطرح تنقیح اور توضیح میں
ف فقیر مولف کہتا ہے بموجب ان روایات گذشتہ و آئندہ کے حق سیطرح
پڑھنے جانے پر اجماع ثابت نہیں ہوتا واللہ اعلم ص۶۷ لکھا رضی میں
ولبعض الحروف اذا وقفت علیھا خرج معھا مثل النفخۃ ولم یضغطہا ضغط
الاول وھی الظاء والذال والضاد والزاء الخ ص شرح جزریہ میں
قولہ مستطیل والمراد منہ الامتداد من اول حافۃ اللسان الی آخرہا یہ بسبب
صعوبۃ تم سوا کہ ضاد قرآنی مستطیلہ ہے اور وہ دو او کہ جسکو تم الخ شدیدہ قلقلہ

نفخة قصيرة انيه غير منفوخة الخ نہ رخود ساکنہ منفوخہ مطبقہ مستعلیہ جیسا
قرآن مخرج ضاد عجمیہ سے اخر صنہ ۵ لکھا تفسیر کبیر من المختار عندنا ان
اشتباہ الضاد بالظاء لا یبطل الصلوۃ ویدل علیہ ان المشابہۃ بینہما حاصلۃ
جدا والتمیز عسیر فوجب ان لا یعتد التکلیف بالفرق الی ان قال وبہذا
السبب لقرب مخرجہ من مخرج الظاء فثبت بما ذکرنا ان المشابہۃ بین الضاد
والظاء شدیدۃ وان التمیز عسیر واذا ثبت ہذا فنقول لو کان ہذا الفرق
معتبرا لوقع السوال عنہ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او فی ازمنۃ
الصحابۃ لا سیما عند دخول العجم فی الاسلام فلما لم ینقل وقوع السوال عن
ہذہ المسئلۃ البتۃ علمنا ان التمیز بین ہذین الحرفین لیس فی محل التکلیف ۲۹
لکھا قاضیخان میں اما عند ابی حنیفۃ رح فانہ یجوز قراءۃ القرآن بای
لفظ کان ومحمد یجوز بلفظ العربیۃ ولا یجوز بغیرہا صہ ۲ ہ جمیع ائمہ
اہل سنت قرا وفقہاء مفسرین قائل مشابہت ضاد بالظا او ہیں
مرتبہ میں ہیں کہ ان میں فصل ہی ممکن نہیں مگر بمشقت صہ ۵ م
اور تم عبارات ائمہ کوئی دلیل زد کرتی جاتی ہو ,, جہد المقل من
الضاد والظاء والذال المعجمات الکل متشارکۃ فی الجہر والرخاوۃ
ومتشابہۃ فی السمع صہ ۰ اور اسی طرح فتح القدیر اور ردالمحتار وغیرہ
میں صہ ۹ ہ حدیث اقرؤ القرآن بلحون العرب واصواتہا سے
مراد عرب سابقین ہیں نہ لاحقین صہ ۱۰۷ تمہید سے ومن العرب
من یجعل الضاد ظاء اطلاقا فی جمیع کلامہم ہذا قریب فیہ توسع للعامۃ
الخ صہ ۳ ۹ جاربردی میں ہے ان الحروف المستہجنۃ انما تثبت
لمخالطۃ العرب غیرہم وذلک حین جاء الاسلام واقتضوا لجواز ...

۲۴۵

من غیر علیهم وبا برنهیم الاولاد فاخذوا حروفا من لغة امهاتهم وغلطوا بلغة العرب فقط مولف کہتا ہے ساری حدیث شریف یون ہے مشکوٰۃ مین ہے اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتها وایاکم ولحون اهل العشق ولحون اهل الکتابین وسیجی بعدی قوم یرجعون بالقرآن ترجیع الغناء والنوح لایجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم وقلوب الذین یعجبهم شانهم بہ تر ص ۹۴ پس بمقتضای انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کے قائم ہوئی جہابذہ امت اور لکہا واسطے تمیز حق اور باطل کے جو کچھ پہنچا تہا اونکو حضرت نبویہ سے بنقل تواتر جیسا کہ لکہا اتقان کے نوع ۲۰ معرفت حفاظ مین ثم لما اتسع الخرق وکاد الباطل یلتبس بالحق قام جہابذة الامة وبالغوا فی الاجتہاد وجمعوا الحروف والقراءات وعزوا الوجوہ والروایات ومیزوا الصحیح والمشہور والشاذ باصول اصلوها وارکان فصلوها الخ پس تصحیح حروف اون مخارج اور صفات پر واجب ہے جو ائمہ قرائت کو حضرت نبویہ سے بطور تواتر پہنچے ہین اور انہون نے اپنے کتب مین لکہے ہین ص ۹۵ اتقان مین ہے من المہمات تجوید القرآن وقد افرده جماعات کثیرون بالتصنیف الخ ص ۱۰۲ نشر مین فلیحذر من قلبه الی الظاء یعنی ہرگاہ ضاد اور ظاء مین بسبب مشابہت سخت کے اور اشکال تمیز کے ایسا اشتباہ واقع ہے کہ کسے مین نہین تو امر کیا کہ پرہیز کرے قاری قلب ضاد سے طرف ظاء کے ص ۱۰۷ تمہید مین فلولا الاستطالت واختلاف المخرج لکانت ظاء اگر ۔۔ فمثال الذی یجعل الضاد ظاء کالذی یبدل السین صادا الخ ملخصا ص ۱۰۸ لکہا ملا علی قاری نے منح الفکریہ شرح

والضاد یا سبدالہ وبخرج متمیز من الظاء وکلمہا تجیئی النون لما
کان تمیزہ عن الظاء مشکلا بالنسبۃ الی غیرہ امر الناظم بتمیزہ
عنہ لفظا الخ صـ۱۱ اور فتاوی تاتارخانی مین لکھا ہے فی الخانیہ لو
قرء الظالین بالظاء مکان الضاد او بالذال لا تفسد صلوتہ
ولو قرء الدالین بتشدید او بالضاد مکان الظاء فالقیاس ان تفسد
صلوتہ وہو قول عامۃ المشایخ الخ اور رسالہ البیان الجمیل
للترتیل تصنیف مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم مین ہے ادا کرنا
ض کا بہت مشکل ہے اور فرق ض اور ظ مین بہت مشکل ہے
اسلیے جزریہ وغیرہ قرارت کی کتابون مین اور کتب تفسیر مین
تفرقہ ض کا ظ سے باہتمام تمام بیان کیا ہے اگر آدمی قرییان
کرکے سیکھ لے تو آسان ہے مگر ایک بلای عام اس زمانہ مین
یہ ہوگئی ہے کہ ض کو بصورت دال کے پڑھتے ہین مشتبہ الصوت
دال کا اوسکو کر دیا ہے کہ دال پڑھین وہ بری ہے سو یہ بات
جملہ کتب قرارت اور تفسیر اور فقہ کے خلاف ہے ان کتابون مین
ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظ سے ثابت ہوتا ہے نہ دال سے
شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر فتح العزیز مین آیت وما ہو علی
الغیب بضنین کے تفسیر مین اور ایک مقام مین ض کا مشتبہ
الصوت ہونا ظ کے ساتھ لکھا ہے اور فتح القدیر اور فتاوی
قاضیخان اور اتقان اور بہت کتابون مین فقہ کے عین اسی بات
کے تصریح کے ہے اور رسالہ محاسن العمل تصنیف مفتی مرحوم مین
ہے صـ۲۲ ز ذ ظ ض مین فرق سیکھنا بہت ضروری ہے

ایضاً اکثر لوگ ض کو بصورت دال پر کے جو پڑھتے ہین غلط ہے
ض دال سے مشتبہ الصوت نہین ہے بلکہ ظ سے ہے انتہی ٭
ف فقیر مولف کہتا ہے کہ حاصل مضمون عبارات کتب فقہ اور
اور قراءت اور تفاسیر کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ادا کرنا اس حرف کا
بہت حرفون سے زیادہ مشکل اور دشوار ہے اور یہ حرف نہ دال
نہ ظا و بلکہ ضاد ہے لیکن ظا سے بہت مشابہ ہے اور دال سے
بہت مخالف ضاد اور ظا مین ایک ہی صفت کا اختلاف ہے ضاد
مستطیل ہے اور ظا قصیر اور ضاد اور دال مین سات صفتون کا
اختلاف ہے ض رخوہ ساکنہ مطبقہ مستعلیہ مفخمہ مستطیلہ منفوخہ ہے
اور دال شدیدہ قلقلہ منفتحہ مستفلہ مرققہ قصیرہ غیر منفوخہ ہے جتنی
عمر آپس کے نزاع اور تشنیع مین صرف ہوتی ہے اوسکو مشاقی حروف
اور تصحیح الفاظ قرآنی مین اور دوسرے امور ضروریہ دین مین صرف
کرنا چاہیے واللہ اعلم بالصواب سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان
لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین والصلوۃ والسلام علی الرسول خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین وعلی من تبعہم الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین ٭٭

ابیات

چو ما بسالہا این نظم و ترتیب	زما ہر ذرہ خاک افتد بجائی
غرض نقشی است کز ما باز ماند	کہ ہستی را نمی بینم بقائی
مگر صاحبدلی روزی برحمت	کند در کار این مسکین دعائی

۲۴۷

صورة ما حررہ السید السند المدقق المحقق العالم العامل مخدومنا مولانا محمد حسن الدہلوی سلمہ الله

قد رایت ہذہ الرسالة الجامعة التی الفہا المتخلص الذی لاینوی من تالیفہا الا الاصلاح فی ما بین عباد الله اعنی مکرمی محتری مولوی محمد عبید الله حسل الله ما تمناہ فوالله وجدت ما وجدت فیہا من الاعتدال المفضی الی الاصلاح وفق الله لی ولسایر المسلمین علی تلقیہا وما توفیقنا الا بالله وہذہ التواریخ التی افادہا من ہو محسن باحسان العبادات والمعاملات ومن ہو فی حالہ وقالہ متوافق المرضیات اعنی طالب حسنات الحسنیین مولوی محمد حسین صاحب مفتی المتخلص بفقیر سلمہ الله الکبیر

رایت کل قرطیس تحفة الاخوان ... وجدت فی کتب خیرہا واحوطہا
اذا تفکر فی عام طبعہ قلبی ... فجاء ردا انّ خیر الامور اوسطہا

ایضا فارسیہ

این کتابی است جان و دل آرا ... پئے ہر قلب مضمحل آرا
دید لنش چون نبات رویاند ... اندرین جسم آب و گل آرا
چون ز مخدومنا عبید الله ... شد بتحقیق متصل آرا
شد بتقلید معتدل قائل ... قول او قول منفصل آرا
بقبول ہدیة الاخوان ... کاش باشند مشتمل آرا
انطباعش چو عالم آرا شد ... شغل او گشت مشتغل آرا

ایضا ... بہر تاریخ انطباع فقیر / گفت تقلید معتدل آرا ... ہندیہ

کیا ہے انعام ذو الجلال ہوا ... اہل دین کو یہ اشتغال ہوا
کہ نہ تم تھے جو ایہ کے ... اونکے توضیح کا خیال ہوا

تذییل اغلاط تحفۃ الاخوان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۲	سرنبلالی	شرنبلالی	۱۰۲	۱۴	رسول	رسولہ	۱۵۲	۱۹	تقلیدکی	تقلید
۱۵	۴	یکن	لیکن	۱۰۶	۱۳	یجا	تجا	۱۵۳	۳۰	ابن حجر شافعی	شرف الدین
؍؍	۱۷	نی	سے	۱۰۷	۲۱	المجبود	المجہور	؍؍	۴	فلابد العنبان	فلابد حفظ والدین والتیسان
۴۷	۱۱	قول	قول پر	۱۰۹	۱۰	وسطے	نزد واسطے	۱۵۴	۱۸	الا	بالا
۴۸	۹	بجہ	جو بجہ	۱۱۰	۶	لیےہیں	لیتے ہیں	؍؍	۱۱	یعنی کفر	یعنی اکثر
۴۸	۱۱	لقضی	لتقضی	؍؍	۷	مسلہ	مسئلہ	؍؍	۲۱	بشہو	لشہود
۴۹	۱۳	توالہم	اور حدیث [illegible] ہیں یا اون [illegible]	۱۱۱	۱۸	الحنیفتہ	الحنیفتہ	۱۵۵	۴	احوثت	احنوث علیہ
ابتداء [illegible] کتاب [illegible] الحدیث ترمذی [illegible]				۱۱۲	۱۱	احدو	وجدو	؍؍	۹	مخطو	فی مخطو
۵۶	۳	یترب	یثرب	۱۲۱	۲۰	یت	بب	۱۵۶	۳	بن	بنی
۶۰	۳	سکی	نکی	۱۲۶	۱۵	بموجب اصل	فقہاء حنفی	؍؍	۹	اللہ	اللہ
تجی	۱۸	ذمتہ	ذمہ	مذہب حنفیہ [illegible] بات ضروری ہی کہ			کے نزدیک	؍؍	۱۱	برابر	برا
۷۲	۱۷	فیحکم	لیحکم	؍؍	۱۷	مسائل کرہنا	سند امام محمد	۱۵۷	۸	اختلاف فیان	اختلاف فین بین
۷۵	۱۶	النفہار	النضاد	حضرت ابوحنیفہ [illegible]			[illegible]	۱۵۹	۴	بتسلمہ	بسلمہ
۹۱	۱۲	یحیکم	یحیکم	جیسے [illegible]			[illegible]	؍؍	۵	اور	[illegible]
۹۴	۵	باصف	ناکلف	۱۳۶	۲۱	اور	او	؍؍	۶	سجتہ	سجترہ
؍؍	۹	بعضہا	بعضہا	۱۳۷	۱۴	ہو	بیان ہو	۱۶۰	۹	مشعر	معشر
؍؍	۱۵	فنقیہ	بفقیہ	۱۳۸	۲	رجل	اجل	۱۶۱	۳	اہتو	ہم ہتوا
؍؍	۱۷	بقی	ینبغی	۱۴۲	۱۶	مو	مون	؍؍	۴	لیتا	لیتا
۹۷	۶	کیسا	کہا	؍؍	؍؍	اماہم	عن الامہم	؍؍	۱۷	کنز	[illegible]
۹۹	۶	کو	کوقول	۱۴۳	۲۰	بہت	حست	؍؍	۱۰	مسکر	مسکر
۱۰۳	۹	الرجل	لرجل	۱۴۴	۱۸	مرجوع کو	مرجوع کو	؍؍	؍؍	نغد	نعد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	۱۱	خدا	جلد	۱۵	دہم	اوکتاب	او کتاب	۸۶	۳۰	نہی	نہیں
۱۲۵	۳۴	الیو	الولو	۱۸	۱۱	کرا	کراگر	۸۴	۶	اکید	ایکدت
″	۱۹	لیعلون	لیعملون	۱۹	۱۴	اگلون	اکلواہی پر	۸۶	۳	خیرخیرات	[illegible]
۱۲۶	۲	لیسبو	یلبسوا	″	۱۶	اتا	فرمایا	۸۹	۱۹	[illegible]	[illegible]
۱۴۰	۱۸	شرسشر حاشیہ	برشر	۲۰	۹	سونے	رونے	۹۰	۴	لا	لائے
۱۵۱	۵	احب العہد	احب الیہ	۲۵	۱۹	نظر	نذر	″	۲۰	کو	کونہ
″	۷	لیشب	لیشب	۲۷	۵۱	خفیہ سے	فتیہ سے	۹۱	۵۴	لا	لے
″	۱۱	وادا	واذا اذ	۳۰	۳۶	کسان	کہان	۹۲	۱۴	ہمنے آنکو	ہمنے
″	۱۲	قدمی	قلبی	″	۴۱	چہتا	چھنا	″	۹۴	تیرے	میرے
۱۸۷	۱۹	غشیہم	غشیتہم	″	۵۳	ام	ام کے	۹۳	۲۶	ناہین	ہین
۱۹۱	۱	وکم کبیر نسا	وکم کبیر ودنا	۳۲	۵۱	جو سمجھا لیا کہیلے	جو کہیلے	۹۸	۱۴	داوطا کرے	انتظار کر چکا
۲۰۰	۱۰	عشر	عشر	۳۳	[illegible]	معین مین	معین	″	۱۵	[illegible]	[illegible]
۲۰۱	۲۰	الامیر	لامر	″	۵۰	لیعنے لیعنون	لمغون	۹۵	۳۱	رد کرتا	پڑتا
۲۱۰	۱۱	غضہ	غضبہ	۴۰	۹	کیونکہ نہیں الانم	نالازم آدمی	″	۳۷	کہ لگاوہ خود ملامتی ہے	کری پڑا کری
۲۱۳	۱۲	لنعیم	ابونعیم	۴۲	۳۴	جانی مین	جانے مین	۱۰۰	۴۳	ہمارے	سارے
″	۱۴	سیمع	سمع	۴۳	۳۱	جبیا	جیتا ہی	۱۰۱	۹	کی حرمہ بزدی	سی درگذر
۲۲۸	۲۰	ہے تو	تو	۶۱	۰۲	یہ بہی	یہی	۱۰۲	۳۳	حدیث	حدیثا سی
۲۳۹	۱۹	مخالف	بول مخالف	۷۰	۳۲	ایسی ایک بات بھی	مجکو معلوم نہیں کہ شرح کے اوپر [illegible]	۱۰۳	۱۷	لڑکے	لڑکی
مذیل اغلاط حواشی تحفۃ الاخوان						کہ خود شرح جسکی فرمائی ہی		۱۰۶	۱۶	کسی	اور بس
				۷۱	۱۶	بنا	بڑا	۱۰۷	۱۴	سوزش	[illegible]
				۷۵	۲۲	کو	کی	۱۱۴	۳۶	ہے اگر	اگر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۴	۱۴	اسے	سے کہا	〃	۲۳	نیگنے	نیکی	〃	۱۹	کاوش	کھوٹ
۱۱۷	۳۵	لج	لع	〃	۳۰	جہل	جبل	۱۶۴	۲۴	بعضے بعضی	بعضے
۱۳۴	۱۳	جھگڑا	قوبل	〃	۳۷	امر	امرجو	〃	۲۸	امام	اماموں
۱۳۵	۶	لون	ل	۱۵۲	۳۱	جو	جھہ	〃	۳۳	فتوی ہی	[illegible]
۱۳۶	۱۹	امو	اسور	۱۵۳	۲۷	۱۲	۱۲ ص	〃	۳۴	ہے	آتا
۱۳۷	۹	باب	باپ کے	〃	۴۱	سوا	سوا	۱۶۵	۱۵	نکال	نکلا
〃	۱۰	روہیت	روہیتا ہی	۱۵۵	۲۱	انکا خود صحابؓ	اسکے خود [illegible]	〃	۱۸	ہے	یہی
۱۳۸	۱۲	اوکی	اودیکھو			مذہب کیجانب سے اکثر سے	پڑھی ہین	〃	۱۹	قصدار	فتہار
۱۳۹	۱۰	بیچنا	حرام ہونا بیچنا	〃	۳۵	قیامت	اور [illegible]	〃	۲۵	دودفع	[illegible]
۱۴۰	۱۹	مشہور	کہ مشہور			اور [illegible] ہوگی اور	قیامت کو	۱۶۶	۸	اور لوگ	[illegible]
〃	۳۱	لقین	تین	〃	۴۰	عیسیٰ	مہدی کے	۱۶۳	۲۸	تبع ہین	تبع
〃	۳۶	تابعت	بدعت	۱۵۶	۲۳	حسد	کینہ	۱۶۴	۳۵	علم سے	علم پر
۱۴۴	۳۴	جاہتے	جانتے	۱۵۹	۱۲	اورسے بکبر	اوسکو نہ	〃	۳۶	سی شرائط	پر غیرت کرتے
۱۴۹	۱۹	خضبون	حنفیون			کے طور پر سلام بجا سے	[illegible]	۱۸۱	۲	کہنا	کہتا
〃	۳۰	متعین	متبعین	〃	۳۶	البتہ	اللہ	۱۸۴	۳۰	ندیا	نہ دیا
۱۵۰	۱۲	ادیکھو	اور دیکھو	〃	۳۴	داخل	نہین داخل	۱۹۰	۱۳	تنک	تنک کہ
〃	۳	مشتلہ	اقوال کے مشتملہ	۱۶۱	۱۴	جانا	جانا وہ [illegible]	۱۹۱	۲۶	ہین	ہین اوس پر
〃	۳۶	حرام کردیا	محروم [illegible]	۱۶۳	۱	جو شخص الخ	ایک شخص [illegible]	۱۹۲	۲۹	ڈنانیوالی	قطع [illegible]
لوگون نے درجہ اجتہاد کو		اجتہاد سے	لوگ درجہ			کے ہٹی پر گذر کر اوراپنی [illegible]		۱۹۳	۳۷	البتہ	اللہ
[illegible]	۶	سی	کی			گردن [illegible]		۱۹۹	۳۱	جبر	جبر
۲۰۰	۱۳	او	اور			سوزہ دخل کیا گیا جنت مین		۲۰۰	۲۷	فرزدور	مزدور کو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۔۔	۲۹	نگاہ کا	نگاہ	۔۔	۱۳	ستوا	موت	۲۱۶	۲۰	تصحاح ستہ	بجائے
۲۰۵	۳۰	لیکے	اسکے	۔۔	۳۲	بیا	بیا	اخرجا ابو دون سنن			
۔۔	۲۳	جو واہی	واسطے	۲۱۲	۱۵	ساتھ	ساتھ میرے	۲۱۳	۲۳	اہل بجو	مجو
۲۰۷	۲۳	تا	نا	۔۔	۲۲	اوسکے	طرف اوسکی	۲۱۴	۳۰	صنا	خناد
۲۰۸	۱۷	ساتھ	ناتر	۲۱۳	۱۸	سو	ستو	تمت			
۲۰۹	۲۵	اوس سے	اوس نے	۲۱۵	۲	زمین ابن	زمین کے ابن جبیر	بالخیر			
۲۱۱	۲	محنت	ایذا	۔۔	۳	انین	انکی ابن جبیر				
۔۔۔۔۔۔				۔۔	۲۱	وہے	دیے				

التماس

مشکوۃ شریف مین صحیح مسلم سے منقول ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مسلمان کی واسطے بھائی اپنے کے غیبت مین قبول کیجاتی ہے نزدیک ہر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ معین ہوتا ہے جب اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے آمین و لک بمثل بعد آمین کے دعا کرنے والے کے طرف خطاب کر کے کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو نظر براین بخدمت ناظرین اس رسالہ کے گزارش ہے کہ درود شریف پڑھکر مصنف اور کاتب اور چھاپنے والے اور چھپوانے والے اور پڑھنے والے اور سننے والون اس رسالہ کے لیے اور کل مومنین اور مومنات کے لئے دعائے خیر کر کے فرشتہ کی سچی زبان سے اپنے واسطے دعا کروائین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ؁